جدید ایڈیشن مکمل تحقیق وتخریج کے ساتھ

حصن المسلم

تالیف

الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی حفظہ اللہ

اردو ترجمہ

الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

تحقیق وتخریج

ابو الفوزان کفایت اللہ السنابلی

ناشر: اسلامک انفارمیشن سینٹر، ممبئی

نام کتاب : حصن المسلم

تالیف : الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی رحمہ اللہ

ترجمہ : الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ

تحقیق وتخریج : ابوالفوزان کفایت اللہ سنابلی

ناشر : اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا، ممبئی

اشاعت : دوم 2022

تعداد : 1000

قیمت : 80/روپے

ملنے کے پتے :-

☆ اسلامک انفارمیشن سینٹر، کرلا ممبئی

☆ اسلامک انفارمیشن سینٹر، اندھیری

☆ مدرسہ تنویر الاسلام، سعداللہ پور، پوسٹ کسمھی، سدھارتھ نگر، (یو، پی)

کتاب منگانے کے لیے رابطہ نمبر:

8080801880 / 8080807836

فہرست مضامین

نوٹ :-مؤلف کی فہرست کتاب کے اخیر میں ہے۔

طھارت ونماز سے متعلق

روزہ سے متعلق

حج وعمرہ قربانی وعقیقہ سے متعلق:

سونے، جاگنے اور رات سے متعلق

رنج وغم اور مصائب ومشکلات سے متعلق

بیماری اور عیادت سے متعلق

سفر اور گھر سے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے سے متعلق

شادی ،بیاہ و نومولود سے متعلق

موسم اور مختلف اوقات سے متعلق

متفرقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ التخریج

اذکار ودعاؤں پر لکھی گئی مختصر کتاب ”حصن المسلم“ کو اللہ رب العزت نے جو مقبولیت عطا فرمائی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے، بحمد اللہ بہت ساری زبانوں میں ترجمہ ہوکر یہ کتاب پوری دنیا میں مشہور ہوچکی ہے، ترجمہ کے ساتھ ساتھ متعدد حضرات نے اس کی تہذیب اور تخریج پر بھی کام کیا ہے۔ اللہ رب العالمین مؤلف، مترجمین اور محققین کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

اسلامک انفارمیشن سینٹر ممبئی کی جانب سے ناچیز کو بھی اس کتاب کی تخریج کا کام سونپا گیا، اس طرح بحمد للہ مجھے بھی اس کتاب کے خادمین میں شامل ہونے کا موقع ملا، اس کتاب کی تخریج میں راقم الحروف نے جو طرز ونہج اپنایا ہے اس کی وضاحت پیش خدمت ہے:

❁ صحت وضعف کے لحاظ سے ہر حدیث کا درجہ متعین کرنے کے بعد ہر حدیث کے ساتھ علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم بھی درج کردیا گیا ہے، پہلے بھی بعض نسخوں میں بہت سی احادیث پر علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم درج کیا گیا ہے، لیکن ہماری ناقص معلومات کی حد تک اس سے قبل اس کتاب کا کوئی ایسا نسخہ نہیں ہے

جس میں ہر ہر حدیث پر علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم بتلایا گیا ہو۔ یہ امتیاز صرف ہمارے اس نسخہ کو حاصل ہے اور اس اعتبار سے یہ نسخہ پورے طور پر علامہ البانی رحمہ اللہ کی تخریج بھی اپنے ساتھ لیے ہوئے ہے۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ کی تصحیح یا تضعیف کا حوالہ حتی الامکان ان کی اس کتاب اور اس مقام سے دیا گیا ہے جہاں علامہ البانی رحمہ اللہ نے متعلقہ حدیث کے تمام طرق اور اسانید پر تفصیلی بحث کی ہے، مثلاً سلسلتین، ارواء، صحیح ابی داود مفصل، مشکاۃ کی تحقیق ثانی وغیرہ، تاکہ مراجعہ کرنے والے کو علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کے ساتھ ساتھ ان کے دلائل سے بھی آگاہی ہو جائے، جبکہ اس سے قبل کے نسخوں میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے بیشتر حوالے ایسے ہیں جہاں علامہ البانی رحمہ اللہ کا صرف اجمالی حکم ہی مل سکتا ہے، اس طرح ان حوالوں میں بھی ہمارا یہ نسخہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

❁ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں موجود جن احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے ان میں سے کوئی بھی حدیث ہماری نظر میں صحیح ثابت نہیں ہو سکی ہے، لہٰذا اس پہلو سے ہماری رائے پوری طرح علامہ البانی رحمہ اللہ کے موافق ہی ہے۔ جہاں تک تصحیح کی بات ہے تو صرف (٦) احادیث ایسی ہیں، جو علامہ البانی

رحمہ اللہ کی نظر میں صحیح ہیں، لیکن ہمارا حاصل مطالعہ انہیں ضعیف بتلاتا ہے۔ یعنی ان چھ احادیث کے علاوہ باقی پوری کتاب میں تصحیح وتضعیف کے اعتبار سے ہماری رائے علامہ البانی رحمہ اللہ کے موافق ہی ہے۔

البتہ ایک اور حدیث ایسی ہے جو علامہ البانی رحمہ اللہ کی نظر میں مرفوعاً صحیح ہے جبکہ ہماری نظر میں موقوفاً صحیح ہے، نیز مزید ایک حدیث ایسی بھی ہے جس پر ہم نے کوئی حکم نہیں لگایا ہے بلکہ صرف علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم ذکر کر دیا ہے کیونکہ اس کی اسانید وطرق پر ہمارا مطالعہ جاری ہے۔

❁ جو احادیث علامہ البانی رحمہ اللہ اور ہماری نظر میں صحیح ہیں لیکن بعض نے انہیں کمزور بنیاد پر ضعیف کہا ہے، ایسی احادیث کے ساتھ مخالف کے اہم اشکالات کا جواب بھی انتہائی اختصار کے ساتھ دیا گیا ہے، یا تفصیل کے لیے اپنی کسی دوسری کتاب کی طرف احالہ کر دیا گیا ہے۔

❁ تخریج میں اختصار سے کام لیا گیا ہے، مگر کتب ستہ کے حوالوں میں استیعاب کی کوشش کی گئی ہے، چنانچہ ایک حدیث کتب ستہ میں جہاں جہاں بھی پائی جاتی ہے ہر جگہ کا حوالہ حدیث نمبر کے ذریعہ درج کیا گیا ہے، اگر کسی حدیث کے ساتھ کتب ستہ کے علاوہ بھی کوئی حوالہ ہے تو اس کی وجہ حدیثی فوائد ہیں، مثلاً

مدلس کی طرف سے سماع کی صراحت، یا ضعیف راوی کی متابعت وغیرہ۔البتہ جو حدیث کتب ستہ کی نہیں ہے اس کے لیے دیگر کتب سے اہم حوالے درج کیے گئے ہیں۔

❁ کتبِ ستہ وغیرہ کی متعدد احادیث کے حوالوں کے ساتھ، اس بات کی بھی صراحت کردی گئی ہے کہ کتاب کے الفاظ کس حدیث کے ہیں، اگر کسی ذکر یا دعا میں متعدد احادیث کے الفاظ جمع کیے گئے ہیں تو ہر حصہ کے الفاظ کس حدیث کے ہیں اس کی بھی وضاحت کردی گئی ہے۔

❁ ''حصن المسلم'' کے جس ایڈیشن کو سامنے رکھا گیا ہے وہ ،مطبوعہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰۱۵ء ہے ،اصل (عربی) کتاب کی ترتیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے،البتہ اذکار ودعاؤں کے متون کا اصل احادیث کے متون سے تقابل کیا گیا ہے،بعض مقامات پر مؤلف کی کتاب میں کچھ ایسے اضافے ملے ہیں جو احادیث میں موجود نہیں ہیں، یا بعض جگہ تقدیم وتاخیر ہے، ایسے مقامات پر اصلاح کرنے کے بعد حاشیہ میں وضاحت کردی گئی ہے۔کتاب کی فہرست اخیر میں اصل کے مطابق ہی ہے،لیکن شروع میں دی گئی فہرست ہماری ہے،

جس میں ساری کتاب کو مقدمہ کے علاوہ تیرہ قسموں میں بانٹ کر ہر قسم کے تحت متعلقہ اذکار و دعاؤں کے حوالے ہیں تاکہ تلاش میں مزید آسانی ہو۔

❁ اصل کتاب کا ترجمہ فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ[1] کا ہے، ہم شیخ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے اپنا ترجمہ شامل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، جزاہ اللہ خیرا۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہزار کوشش کے بعد بھی ہر انسان سے کچھ نہ کچھ چوک ہو جاتی ہے، قارئین سے گزارش ہے کہ اپنے ملاحظات واستدراکات سے ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ رب العالمین مؤلف، مترجم اور راقم الحروف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین یارب العالمین۔

ابو الفوزان کفایت اللہ سنابلی

ممبئی ۲۷/ مارچ ۲۰۱۸م

---

[1] اب رحمہ اللہ، کیونکہ شیخ وفات پا چکے ہیں، رب العالمین آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے آمین!۔

ذکر کی اہمیت وفضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ [1]

"تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔"

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ [2]

"اے ایمان والو! تم اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔"

﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [3]

"اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"

---

[1] سورة البقرة ،رقم(٢)آیت (١٥٢) [2] سورة الأحزاب ،رقم(٣٣)آیت (٤١).

[3] سورة الأحزاب،رقم(٣٣)آیت (٣٥) .

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ [1]

”اور (اے نبی ﷺ!) اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام یاد کیجئے عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے، پست اور ہلکی آواز سے اور آپ غافلوں میں شامل نہ ہوں۔“

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ، وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ“ [2]

”اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور (اس کی) جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص۔“

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] سورة الأعراف، رقم(٧) آیت(٢٠٥).

[2] صحيح البخاری، رقم (٦٤٠٧) واللفظ له. صحیح مسلم رقم(٧٧٩) اور دیگر کتب احادیث میں یہ الفاظ ہیں: ”مثل البيت الذی يذكر الله فيه والبيت الذی لا يذكر الله فيه مثل الحی والميت“.

''اَلَآ اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ، وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ، وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْٓا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْٓا اَعْنَاقَکُمْ ط قَالُوْا بَلٰی قَالَ:((ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی)) [1]

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے شہنشاہ کے یہاں بہت زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے لیے سونا چاندی صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہارا مقابلہ تمہارے دشمن کے ساتھ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں! (ایسا عمل تو ضرور بتائیے) '' آپ نے فرمایا: ''(وہ ہے) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔''

---

[1] **صحیح** ، سنن الترمذی رقم (٣٣٧٧) واللفظ له ، سنن ابن ماجه رقم (٣٧٩٠) و صححه الألبانی فی تعلیقه علی ''هداية الرواة''(٢/٤٢٢)رقم(٢٢٠٩).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِىْ فَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِىْ نَفْسِىْ وَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِىْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَّاِنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِىْ يَمْشِىْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً“[1]

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہوں جو وہ میرے تعلق سے رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرے تو میں اسے ایسی محفل میں یاد کرتا ہوں جو ان کی محفل سے زیادہ بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں اس کے دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر قریب آتا ہوں اور اگر وہ چلتا

[1] **صحيح البخارى**، رقم (٧٤٠٥) واللفظ له، صحيح مسلم رقم (٢٦٧٥).

ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔''

۞ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

'' اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ شَرَآئِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ''[1]

''ایک شخص نے عرض کیا کہ: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کے احکام زیادہ ہونے کی وجہ سے مجھ پر بھاری ہوگئے ہیں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں (جو تھوڑی ہو اور ثواب میں زیادہ ہو) جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ'' تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''

۞ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مَنْ قَرَاَ حَرْفاً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ

---

[1] **صحیح**، سنن الترمذی رقم (٣٣٧٥) واللفظ له، سنن ابن ماجه (٣٧٩٣) وصححه الألبانی فی ''تخریج الکلم الطیب'' رقم (٣).

وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَآ اَقُوْلُ: الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ'' ①

''جس شخص نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا، اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا اجر اس جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی دس گنا اجر ملے گا)۔ میں نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے لیکن ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔''

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ

① **حسن**، سنن الترمذی رقم (٢٩١٠) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" رقم (٣٣٢٧).

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ"[1]

"رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے اور ہم "صفہ" میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: "تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحان اور عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے موٹی موٹی کوہان والی دو اونٹنیاں لائے، اس میں وہ کسی جرم کا ارتکاب کرے نہ قطع رحمی کرے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم (سب ہی) یہ پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے دو آیتیں جان لے یا پڑھ لے۔ یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں اس کے لیے تین (اونٹنیوں) سے بہتر ہے اور چار (آیتیں) اس کے لیے چار (اونٹنیوں) سے بہتر ہے اور (جتنی بھی آیتیں ہوں) اپنی تعداد کے اونٹوں سے (بہتر ہیں)۔"

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٨٠٣) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(١٤٥٦).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا [لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ] فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً“ [1]

”جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (نشست) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگی۔ اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ (لیٹنا) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگا۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ

[1] **حسن**، سنن أبی بو داود ،رقم (٤٨٥٦)،وحسنه الألبانی فی ”الصحيحة“رقم (٧٨) قوسین کی جگہ اصل کتاب میں ”لَمْ يَذْكُرِ“ ہے لیکن سنن اَبی داود میں ”لا يَذْكُر“ ہی ہے۔

عَذَّ بَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ ‘‘ [1]

’’لوگ جب کسی ایسی محفل میں بیٹھیں جس میں وہ نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ (محفل) ان کے لیے باعث نقصان ہوگی۔ پھر اگر (اللہ تعالیٰ) چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔‘‘

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مَا مِنْ قَوْمٍ يَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَّا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً‘‘ [2]

’’جب لوگ کسی ایسی محفل سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی، رقم (٣٣٨٠)، وصححه الألبانی فی ”الصحيحة“ (١/٢٣-٢٦)، ورقم(٧٤) ـ سفيان عن صالح، تابعه عمارة بن غزية عند ابن أبی عاصم فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ص٦٦) وإسناده صحيح.

صالح سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت عمارہ بن غزیہ نے کر دی ہے (الصلاة لابن أبی عاصم ص ٦٦) لہٰذا سفیان عن صالح کے طریق پر یا سفیان کے عنعنہ پر اعتراض کی سرے سے گنجائش ہی نہیں ہے۔

[2] **صحيح**، سنن أبی أبو داود، رقم (٤٨٥٥) و صححه الألبانی فی ”الصحيحة“ برقم(٧٧).

تو وہ مردہ گدھے کی بدبودار لاش جیسی چیز سے اٹھتے ہیں اور (یہ عمل) ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔"

نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں

۞ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ" [1]

"ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

۞ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٦٣١٤)، صحيح مسلم رقم (٢٧١١)، سنن أبی داود، رقم (٥٠٤٩)، سنن ابن ماجه، رقم(٣٨٨٠) واللفظ لهم، سنن الترمذی، رقم(٣٤١٧).

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ''[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور اللہ پاک ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور (برائی سے بچنے کی) ہمت ہے نہ (نیکی کرنے کی) طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

۞ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ''[2]

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم (١١٥٤) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم (٥٠٦٠)، سنن الترمذی، رقم (٣٤١٤)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٨١٨).
اصل کتاب کے الفاظ پوری طرح کسی بھی روایت کے موافق نہ تھے، اس لیے ہم نے بخاری کے الفاظ درج کیے ہیں، بخاری کی روایت میں آگے ہے کہ: آخر میں ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ'' (اے اللہ مجھے بخش دے) کہے، یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی، اور اس کے بعد اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

[2] **حسن**، سنن الترمذی، رقم (٣٤٠١) وحسنه الألبانی فی ''صحیح الجامع'' رقم (٧١٦)، وفی ''تخریج الکلم الطیب'' رقم (٣٤) وكذلك حسنه ابن حجر (نتائج الأفكار ١/١١٣)، تفصیل کے لیے دیکھیے: **أنوار النصیحة (ت ٣٤٠١)**

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے جسمانی عافیت دی اور مجھ پر میری روح لوٹا دی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔“

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا قف رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّيْ لَآ أُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَأُخْرِجُوْا مِنْ

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لا لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ [1]

[1] **صحیح البخاری**، رقم (۱۸۳) صحیح مسلم (۷۶۳) ،سنن أبی داود ، رقم (۱۳۵۳) سنن النسائی ،رقم(۱۶۲)، سنن ابن ماجة ،رقم(۱۳۶۳)، **آیات کے لیے دیکھیں**: آل عمران، رقم(۳) آیت ۱۹۰ تا آخر سورہ .

”بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں (ان لوگوں کے لیے) عظیم نشانیاں ہیں جو صاحب عقل و دانش ہیں وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں:) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس تو ہمیں قیامت کے دن عذاب دوزخ سے بچانا اے ہمارے پروردگار! بے شک جسے تو دوزخ میں ڈال دے، اسے یقیناً تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد گار نہیں ہوگا۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو ایمان کا اعلان کرتے ہوئے سنا کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس تو ہمارے گناہ معاف فرمادے اور ہم سے ہماری سب برائیاں دور کردے اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ موت دے۔ یا رب! ہمیں وہ کچھ عنایت فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے سے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا (یہ کہہ کر) قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا، مرد ہو یا عورت، تم سب

ایک دوسرے کے ہم جنس ہو لہٰذا جنہوں نے ہجرت کی اور جنہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور انہیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور وہ لڑے اور شہید کردیئے گئے تو میں ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور یقیناً انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے صلے کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین صلہ ہے۔ تمہیں کافروں کا شہروں میں گھومنا پھرنا ہرگز دھوکا نہ دے۔ یہ فائدہ تو معمولی ہے ان کا انجام دوزخ ہے اور وہ بدترین بچھونا ہے، تاہم جو لوگ اپنے رب سے ڈر گئے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ سب کچھ) اللہ کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے بہت بہتر ہے، اور یقیناً کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا اس پر ایمان لاتے ہیں وہ اللہ کے سامنے جھکنے والے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو معمولی قیمت کے عوض نہیں بیچتے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کے ہاں بہترین صلہ ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے اے ایمان والو! صبر کرو، (مقابلے کے وقت) ثابت قدم رہو اور مورچہ بند ہو کر تیار رہو اور اللہ

سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

لباس پہننے کی دعا

۞ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ“ [1]

”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔“

نیا لباس پہننے کی دعا

۞ ”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ“ [2]

”اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا میں

---

[1] **حسن**، سنن أبی داود، رقم (٤٠٢٣) وحسنه الألبانی فی تعلیقه علی ”هدایة الرواة“ (٤/٢٠٤) رقم (٤٢٧٠).

[2] **صحیح**، سنن أبی داود، رقم (٤٠٢٠) واللفظ له، سنن ترمذی، رقم (١٧٦٧) وصححه الألبانی فی تعلیقه علی ”هدایة الرواة“ (٤/٢٠٣) رقم (٤٢٦٩).

تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔"

نیا لباس پہننے والے کے لیے دعا

"تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰى" (1)

"تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ (تمہیں) اس کے عوض اور دے۔"

"اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَّعِشْ حَمِيْدًا وَّمُتْ شَهِيْدًا" (2)

"نیا لباس پہنو اور قابل تعریف زندگی بسر کرو، اور تم شہید بن کر فوت ہو۔"

لباس اتارتے وقت کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ" (3)

---

(1) **صحيح موقوف**، سنن أبی دود، رقم (٤٠٢٠) وصححه الألبانی فی تعليقه على "هداية الرواة" (٢٠٣/٤)رقم(٤٢٦٩) (2) **حسن**، سنن ابن ماجه، رقم (٣٥٥٨) وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (٣٥٢)، و حسنه ابن حجر فی "نتائج الأفكار" (١٣٨/١) تفصیل کے لیے دیکھئے: **أنوار النصيحة (جه/ ٣٥٥٨)**.

(3) **حسن لغيره**، سنن الترمذی(٦٠٦)،عمل اليوم والليلة لابن السنی(٢٧٤) و حسنه الألبانی فی "الإرواء" (٥٠)، مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: **أنوار النصيحة (ت/٦٠٦)**.

''اللہ کے نام کے ساتھ۔''

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

''[بِسْمِ اللّٰہِ] اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ''[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثنیوں سے۔''

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

''غُفۡرَانَكَ''[2]

''اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔''

وضو سے پہلے کی دعا

''بِسۡمِ اللّٰہِ''[3]

---

1. **صحیح البخاری**، رقم (١٤٢) صحیح مسلم، رقم (٣٧٥)، قوسین والے اضافہ کا ذکر ماقبل والی حدیث (سنن الترمذی رقم ٦٠٦) میں ہے۔
2. **صحیح**، سنن أبی داود، رقم (٣٠)، سنن الترمذی رقم (٧)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٠٠) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٥٩/١) رقم (٢٣).
3. **صحیح**، سنن أبی دؤد، رقم (١٠١)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٩٧) ←

"اللہ کے نام کے ساتھ۔"

وضو کے بعد کی دعائیں

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" [1]

"میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" [2]

سنن نسائی، رقم (٧٨) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (١/١٦٨) رقم(٩٠)، وانظر: صحیح ابن خزیمة (١٤٤) وصححه الألبانی فی التعلیق علیه.

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٢٣٤)، سنن أبی داود، رقم(١٦٩)، سنن الترمذی، رقم (٥٥) سنن النسائی، رقم(١٤٨)، سنن ابن ماجة، رقم(٤٧٠).

[2] **صحیح**، سنن الترمذی، رقم (٥٥) وصححه الألبانی فی "تمام المنة" (ص ٩٦-٩٧) وانظر "الإرواء" رقم(٩٦) تفصیل کے لیے دیکھئے: **أنوار النصیحة (ت/٥٥)**.

”اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے بہت زیادہ پاک رہنے والوں میں سے بنادے۔“

”سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ“ [1]

”پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں

” بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ [2]

---

[1] **صحیح** ، السنن الکبری للنسائی ،رقم (۹۸۲۹) ، شعب الإیمان (۴/۲۶۸) ، الفوائد المنتخبة (ق ۱/۱۵۰/أ) ولم یصب من أعله بالوقف ، وصححه الألبانی فی ”الإرواء“ (۳/۹۴).

[2] **صحیح** ، سنن أبی داود،رقم (۵۰۹۵)، سنن الترمذی،رقم(۳۴۲۶)المختاره للضیاء رقم (۱۵۴۰)وصرح ابن جریج بالسماع عنده ، وصححه الألبانی فی ”تخریج الکلم الطیب“ ، رقم (۵۹) اصل کتاب میں ”لَا حَوْلَ“ سے پہلے ”وَ“ ہے لیکن حدیث میں یہ موجود نہیں ہے۔

”(میں اس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔“

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ“ [1]

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، یا میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔“

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

”بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ

---

[1] **صحیح**، سنن أبی داود، رقم (٥٠٩٤) واللفظ له، سنن الترمذی، رقم (٣٤٢٧)، سنن النسائی، رقم (٥٥٣٩)، سنن ابن ماجه رقم (٣٨٨٤) و صححه الألبانی فی "الصحیحة" رقم (٣١٦٣)، تفصیل کے لیے دیکھئے: أنوار النصیحة (د/٥٠٩٤).

رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا“[1]

”اللہ کے نام کے ساتھ ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے توکل کیا۔“

مذکورہ کلمات پڑھنے کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کریں۔

مسجد کی طرف جانے کی دعا

۞ ” اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا “[2]

”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما دے، اور میری زبان میں بھی،

---

[1] **ضعيف لإنقطاعه**، سنن أبي داود، رقم (٥٠٩٦)، وتراجع الألباني عن تصحيحه في "الضعيفة" (١٢/٧٣١).
”صحیح مسلم رقم (۲۰۱۸) میں ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو شیطان کہتا ہے، یہاں نہ تمہارے لیے رات گزارنے کی گنجائش ہے نہ کھانا کھانے کی (مؤلف)۔“

[2] **صحيح مسلم**، (٢/٥٣٠) رقم (٧٦٣) ترقيم دارالسلام (١٧٩٩) ←

میرے کانوں میں بھی اور میری نگاہ میں بھی، میرے پیچھے بھی نور ہو اور میرے سامنے بھی، میرے اوپر بھی نور ہو اور میرے نیچے بھی، اے اللہ مجھے نور عطا کر۔''

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت سنت یہ ہے کہ سب سے پہلے دایاں پاؤں مسجد

← اصل کتاب میں متعدد احادیث کے حوالے سے مزید الفاظ ہیں، ہم نے صحیح مسلم کی صرف اس حدیث کے الفاظ درج کیے ہیں جس میں صراحت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے نماز کے لیے جاتے ہوئے انہیں پڑھا تھا۔

اس حدیث کے راویوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ دعا کب پڑھی تھی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ساری روایات میں جمع وتطبیق کی صورت یہ بتائی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہر اس موقع سے یہ دعا پڑھی تھی جس کا ذکر روایات میں ہے۔ دیکھئے: [نتائج الافکار لابن حجر (۱/۲۶۶)]

زبیر علی زئی صاحب نے لکھا ہے:

''یہ دعا مطلق ہے اس کا مسجد جانے سے کوئی تعلق نہیں ہے'' [حصن المسلم، تخریج زبیر علی زئی: ص (۴۰)]

عرض ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث میں صاف موجود ہے:

''فأذن المؤذن فخرج إلى الصلاة، وهو يقول: اللهم اجعل فى قلبى نورا....الخ''

''موذن نے اذان دی، پھر آپ ﷺ نماز کے لیے نکلے اور آپ کہہ رہے تھے: اللهم اجعل فى قلبى نورا ....'' [صحیح مسلم (۳/۵۳۰) رقم (۷۶۳)] نیز دیکھیں: [الجامع الکامل للأعظمی (۹/۵۳۴)]

لہٰذا یہ کہنا کہ ''اس کا مسجد جانے سے کوئی تعلق نہیں ہے'' غلط ہے۔

کے اندر داخل کیا جائے [1] اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

"[اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ] [2] [بِسْمِ اللّٰهِ] [3] [وَالصَّلٰوةُ] [4] [وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ] [5] [اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ] [6]

[1] **حسن** ، المستدرك للحاكم، ط الهند (١/٢١٨) وإسناده حسن، وحسنه الألبانى فى "الصحيحة" برقم (٢٤٧٨).

[2] **صحيح** ، سنن أبى داود،رقم (٤٦٦) وصححه الألبانى فى "صحيح أبى داود "(٢/٣٦٤)رقم(٤٨٥).

[3] **ضعيف** ، سنن ابن ماجه ،رقم (٧٧١)، فضل الصلاة على النبى ﷺ،رقم (٨٢) ، عمل اليوم والليلة لابن السنى، رقم (٨٨)، و تراجع الألبانى عن تصحيحه لهذا اللفظ فى "الضعيفة" برقم (٦٩٥٣).

[4] **ضعيف** ، سنن الترمذى،رقم (٣١٤) ، عمل اليوم والليلة لابن السنى، رقم (٨٨) ، فضل الصلاة على النبى،رقم (٨٢) ، وحسنه الألبانى فى "تخريج الكلم الطيب" رقم(٦٤) .

[5] **صحيح** ، سنن أبى داود،رقم (٤٦٥) ، سنن ابن ماجه، رقم (٧٧٢)، وصححه الألبانى فى "صحيح أبى داود" (٢/٣٦١)رقم(٨٤٨).

[6] **صحيح مسلم**، رقم (٧١٣) ،سنن أبى داود ،رقم(٤٦٥)سنن النسائى، رقم (٧٢٩)، سنن ابن ماجة،رقم(٧٧٢)واللفظ لهم.

”میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور درود وسلام ہو رسول اللہ ﷺ پر۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

مسجد سے نکلنے کی دعا

مسجد سے نکلتے وقت سنت یہ ہے کہ سب سے پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکالا جائے [1] اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

”[بِسْمِ اللّٰهِ] [2] [وَالصَّلٰوةُ] [3] [وَالسَّلَامُ عَلٰى

---

[1] **حسن**، المستدرك للحاكم، ط الهند (١/٢١٨) وإسناده حسن، وحسنه الألباني فی ”الصحيحة“ برقم (٢٤٧٨).

[2] **ضعيف**، سنن ابن ماجه، رقم (٧٧١)، فضل الصلاة على النبی ﷺ، رقم (٨٢)، عمل اليوم والليلة لابن السنی، رقم (٨٨)، و تراجع الألبانی عن تصحيحه لهذا اللفظ فی ”الضعيفة“ برقم (٦٩٥٣).

[3] **ضعيف**، سنن الترمذی، رقم (٣١٤)، عمل اليوم والليلة لابن السنی، رقم (٨٨)، فضل الصلاة على النبی، رقم (٨٢)، وحسنه الألبانی فی ”تخريج الكلم الطيب“ رقم (٦٤).

رَسُوْلِ اللّٰہِ][1] [اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ][2]، [اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیۡ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ][3]

"اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور درود وسلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچائے رکھ۔"

---

1. **صحیح**، سنن أبی داود، رقم (٤٦٥)، سنن ابن ماجه، رقم (٧٧٢)، وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٢/٣٦١) رقم (٨٤٨).

2. **صحیح مسلم**، رقم (٧١٣)، سنن أبی داود، رقم (٤٦٥) سنن النسائی، رقم (٧٢٩)، سنن ابن ماجة، رقم (٧٧٢) واللفظ لهم.

3. **مقطوع**، سنن ابن ماجه رقم (٧٧٣) یہ نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے نہ صحابی کا اثر ہے، بلکہ امام نسائی رحمہ اللہ کی تحقیق میں یہ کعب الأحبار کا قول ہے [عمل الیوم واللیلة للنسائی (ص ١٧٩)] اور یہی درست بات ہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی امام نسائی کی تائید کی ہے۔ [نتائج الأفكار لابن حجر: ١/٢٧٧]

علامہ مقبل رحمہ اللہ کی بھی یہی تحقیق ہے، دیکھیں: [أحادیث معلة ظاهرها الصحة (ص ٤٣٤)]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس علت پر کوئی بات نہیں کی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس پر آگاہ نہیں ہو سکے، اسی لیے مرفوعاً اس کی تصحیح کر دی ہے، واللہ اعلم۔

اذان کے اذکار

۞ اذان سن کر وہی الفاظ کہیں جو موذن کہتا ہے [1] البتہ "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" "آؤ نماز کی طرف ، آؤ کامیابی کی طرف" کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" (اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر کسی گناہ سے بچنے کی طاقت اور کوئی نیکی کرنے کی قوت نہیں) کہیں" [2] موذن کے شہادتین کہنے کے بعد [3] یہ دعا پڑھیں:

۞ " وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا " [4]

---

[1] **صحيح البخارى** ،رقم (٦١١) ، صحيح مسلم ، رقم (٣٨٣)، سنن أبى داود ، (٥٢٢)سنن الترمذى(٢٠٨)سنن النسائى،رقم(٦٧٣)،سنن ابن ماجة، (٧٢٠) .

[2] **صحيح البخارى** ، رقم (٦١٣).

[3] **صحيح** ، شرح معانى الآثار (١٤٥/١) صحيح ابن خزيمة ، رقم (٤٢٢) و صححه الألبانى فى "الثمر المستطاب" (ص١٨٣).

[4] **صحيح مسلم** ،رقم (٣٨٦)، سنن أبى داود(٥٢٥) واللفظ له، سنن ابن ماجة (٧٢١)،سنن النسائى (٦٧٩) **مذکورہ کلمات کی جگہ مختصراً صرف "وَأَنَا، وَأَنَا" کہنا بھی ثابت ہے** سنن أبى داود (٥٢٦)،وصححه الألبانى فى "صحح أبى داود" (٥٣٨) .

”اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں میں راضی ہوگیا اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔“

✧ موذن کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں ، [1] پھر یہ دعا پڑھیں:

✧ ” اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا ۨالْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا ۨ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، [2] [اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ] [3]

”اے اللہ اس کامل دعوت اور قائم نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور

---

[1] **صحيح مسلم** ، رقم (٣٨٤)،سنن أبی داود ،رقم(٥٢٣)،سنن الترمذی ،رقم (٣٦١٤) سنن نسائی ،رقم(٦٧٨).

[2] **صحيح بخاری** ، رقم (٦١٤) ، سنن أبی داود ،رقم(٥٢٩) سنن الترمذی، رقم (٢١١)،سنن ابن ماجة،رقم(٧٢٢) واللفظ لهم، سنن النسائی ،رقم(٦٨٠) .

[3] **ضعيف لشذوذ هذااللفظ** ، السنن الكبرى للبيهقی، ط الهند(١/ ٤١٠) وضعفه الألبانی فی "الضعيفة" (١١/ ٢٩٣).

فضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

۞ ''اذان اور اقامت کے درمیان اپنے لیے دعا کریں کیونکہ اس وقت دعا رد نہیں ہوتی۔''[1]

دعاء استفتاح

۞ '' اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ''[2]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے

---

[1] **صحیح**، سنن أبی داود، رقم (٥٢١)، سنن الترمذی، رقم (٢١٢) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (١٤/٣) رقم (٥٣٤).

[2] **صحیح البخاری**، رقم (٧٤٤) واللفظ له، صحیح مسلم، رقم (٥٩٨)، سنن أبی داود، رقم (٧٨١) سنن النسائی، رقم (٦٠)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٠٥) **اصل** کتاب میں مسلم کے الفاظ درج تھے، لیکن ہم نے بخاری کے الفاظ درج کیے ہیں۔

گناہوں سے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اے اللہ مجھ سے میرے گناہ پانی برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔"

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ "[1]

---

[1] **صحيح موقوف**، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثري، رقم (٢٤٠٨)
یہ روایت بعض صحابہ مثلاً عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ہی ثابت ہے، کئی روایات میں اسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مرفوعاً بیان کر دیا گیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے مرفوعاً صحیح بھی کہا ہے، لیکن مرفوع روایات تمام کی تمام منکر ہیں، اور منکر روایات آپس میں ایک دوسرے کو تقویت نہیں دیتیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۱) فرماتے ہیں:

"أما ما يفتتح به العامة صلاتهم بخراسان من قولهم :"سبحانك اللهم و بحمدك---" فلا نعلم في هذا خبرا ثابتا عن النبي صلى الله عليه وسلم عند أهل المعرفة بالحديث ، ولست أكره الافتتاح ---على ما ثبت عن الفاروق ---غير أن الافتتاح بما ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في خبر علي بن أبي طالب، وأبي هريرة، وغيرهما بنقل العدل عن العدل موصولا إليه صلى الله عليه وسلم أحب إلي، وأولى بالاستعمال إذ اتباع سنة النبي صلى الله عليه وسلم أفضل وخير من غيرها"[صحيح ابن خزيمة(١/٢٣٧- ٢٣٩)]

"خراسان میں عام لوگ جو نماز کے شروع میں یہ پڑھتے ہیں: "سبحانك اللهم و بحمدك---الخ"، تو اس سلسلے میں ائمہ حدیث کے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت صحیح حدیث ہم نہیں جانتے، چونکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یہ ثابت ہے اس لیے میں اسے مکروہ بھی نہیں کہتا تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث علی رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہما سے بسند صحیح و متصل مروی ہے، وہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، اور اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع افضل ہے، اور آپ کا طریقہ دوسروں کے طریقے سے بہتر ہے"

”اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

۞ ”وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ ط وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّآ اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ“[1]

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٧٧١) واللفظ له، سنن أبي داود، رقم (٧٦٠)، سنن الترمذي، رقم (٣٤٢١)، سنن النسائي، رقم (٨٩٧).

”میں نے یک سو ہو کر اپنا چہرہ اس ہستی کی طرف پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں اللہ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، پس تو میرے سب گناہ معاف فرما دے اور واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما تیرے سوا کوئی بھی بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کرسکتا اور مجھ سے برے اخلاق ہٹا دے کہ تیرے سوا کوئی بھی مجھ سے برے اخلاق نہیں ہٹا سکتا۔ میں حاضر ہوں اور تابع فرمان ہوں اور تمام تر بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہوسکتی، میری توفیق تیری ہی وجہ سے ہے۔ التجا بھی تیری طرف ہے تو بہت بابرکت اور بڑا بلند ہے، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

۞ ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ "[1]

"اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے، مجھے اپنے حکم کے ساتھ حق کی ان باتوں میں ہدایت دے جن میں اختلاف ہو گیا ہے یقیناً تو ہی جسے چاہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔"

" اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا "[2]

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٧٧٠)، واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(٧٦٧)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٢٠)، سنن النسائی(١٦٢٥)، سنن ابن ماجة، رقم (١٣٥٧).

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٦٠١) اصل کتاب میں یہاں سنن ابوداود، رقم (٧٦٤) وغیرہ کے حوالے سے یہی الفاظ مزید اضافے کے ساتھ ہیں، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان الفاظ والی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے [ضعیف أبی داود، رقم (١٣٢)] اس لیے بہتر یہی ہے کہ صحیح مسلم کے یہ الفاظ پڑھے جائیں۔

”اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ۔ اور میں صبح وشام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔“

۞ ”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ (1) اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ (2) لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآءُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ (3)، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ (2) اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (3) اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (4) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ (3)

---

(1) صحیح البخاری، رقم (٦٣١٧). (2) صحیح البخاری، رقم (٧٤٤٢).

(3) صحیح البخاری، رقم (١١٢٠). (4) صحیح البخاری، رقم (٧٤٩٩).

''اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور (ان چیزوں کا) جو ان میں ہیں۔ اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تو منتظم ہے آسمان اور زمین کا اور جو کچھ بھی ان میں ہے اور تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے تو ہی رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان میں موجود چیزوں کا اور تیرے لیے ہی سب تعریف ہے۔ تیرے لیے بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو ان میں ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمین کا اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔ تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری بات حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، آگ حق ہے، انبیاء حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! تیرے ہی لیے میں تابع ہوا اور تجھ ہی پر میں نے توکل کیا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا۔ تیری ہی مدد کے ساتھ میں نے (تیرے دشمنوں سے) مقابلہ کیا اور تیری ہی طرف میں فیصلہ لے کر آیا، پس تو مجھے معاف فرما دے جو کچھ میں نے پہلے کیا ہے اور جو کچھ بعد میں کیا، جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ سر عام کیا، اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک)

آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ اور اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر کسی گناہ سے بچنے کی طاقت اور کوئی نیکی کرنے کی قوت نہیں۔''

رکوع کی دعائیں

۞ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ''[1]

''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔'' اسے تین مرتبہ پڑھیں۔[2]

۞ ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ''[3]

''پاک ہے تو اے اللہ، اے ہمارے رب اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھے

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٧٧٢)، سنن أبي داود، رقم (٨٧٤)، سنن الترمذي، رقم (٢٦٢) سنن النسائي، رقم (١٦٦٥)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٨).

[2] **حسن لغيره**، سنن أبي داود، رقم (٨٨٥)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٨) وصححه الألباني في ''صحيح أبي داود''، رقم (٨٢٨)، تفصیل کے لیے دیکھئے: **أنوار النصيحة** (د/٨٨٥).

[3] **صحيح البخاري**، رقم (٧٩٤)، صحيح مسلم، رقم (٤٨٤)، سنن أبي داود، رقم (٨٧٧)، سنن النسائي (١١٢٢)، سنن ابن ماجه، رقم (٨٨٩) واللفظ لهم.

معاف فرمادے۔“

۞ ”سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ“ [1]

”بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبرئیل) کا رب۔“

۞ ” اَللّٰھُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ، [2] [وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ] [3]

”اے اللہ! میں تیرے لیے ہی جھکا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرماں بردار بنا اظہار عاجزی کیا میرے کانوں نے میری آنکھوں نے، میرے دماغ نے، میری ہڈیوں نے، میرے پٹھوں نے اور (میرے اس جسم نے) جسے اٹھایا ہوا ہے میرے قدموں (پاؤں) نے۔“

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٤٨٧)، سنن أبی داود، رقم (٨٧٢)، سنن النسائی، رقم (١٠٤٨).

[2] **صحیح مسلم**، رقم (٧٧١)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٢١) واللفظ لهما، سنن أبی داود، رقم (٧٦٠)، سنن النسائی، رقم (١٠٥٠).

[3] **صحیح**، مسند أحمد ط الميمنية (١١٩/١)، صحیح ابن حبان مع التعلیقات الحسان للألبانی رقم (١٨٩٨)، وصححه الألبانی فی التعلیق علیه.

۞ "سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ" [1]

"پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا۔"

رکوع سے اٹھنے کی دعائیں

۞ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" [2]

"اللہ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔"

۞ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" [3]

"اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریفیں ہیں، تعریف

---

(1) سنن أبی داود ،رقم (٨٧٣)، سنن نسائی ،رقم (١١٣٢) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود "(٤/٢٧)رقم(٨١٧).

(2) **صحیح البخاری** ، رقم (٧٩٦) ، صحیح مسلم ،رقم (٤٠٩)،سنن أبی داود ، رقم(٦٠٣)،سنن الترمذی (٢٦٧)،سنن النسائی(٩٢١)، سنن ابن ماجه(١٢٣٩).

(3) **صحیح البخاری** ،رقم (٧٩٩) ، سنن النسائی،رقم(١٠٦٢) واللفظ لهما ، سنن أبی داود ،رقم (٨٧٠)،سنن الترمذی،رقم(٤٠٤).

بہت زیادہ، پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے۔‘‘

”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“[1]

’’اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے اتنی کہ جس سے آسمان بھر جائیں اور جس سے زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی جب کہ ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ) اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔‘‘

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٤٧٧) واللفظ له، سنن أبي داود، رقم (٨٤٧) سنن النسائي، رقم (١٠٦٨)۔ اصل کتاب میں صحیح مسلم ہی کے حوالے سے یہ ذکر منقول ہے لیکن الفاظ پورے طور سے مسلم کی روایت سے نہیں ملتے، ہم نے مسلم کے الفاظ ہی درج کیے ہیں۔

سجدے کی دعائیں

۞ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" [1]

"پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔"، اسے تین مرتبہ پڑھیں [2]

۞ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ" [3]

"پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھے معاف فرمادے۔"

۞ "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ" [4]

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٧٧٢)، سنن أبی داود، رقم (٨٧١)، سنن الترمذی، رقم (٢٦٢) سنن النسائی، رقم (١٠٠٨)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٨).

[2] **حسن لغیره**، سنن أبی داود، رقم (٨٨٥)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٨) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود"، رقم (٨٢٨)، تفصیل کے لیے دیکھئے: **أنوار النصیحة** (د/٨٨٥).

[3] **صحیح البخاری**، رقم (٧٩٤)، صحیح مسلم، رقم (٤٨٤)، سنن أبی داود، رقم (٨٧٧) سنن النسائی، رقم (١١٢٢)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٨٩).

[4] **صحیح مسلم**، رقم (٤٨٧)، سنن أبی داود، رقم (٨٧٢) سنن النسائی، رقم (١١٣٤).

”نہایت پاکیزگی والا، نہایت مقدس، فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب۔“

۞ ” اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ “ [1]

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا، تیرے لیے ہی فرمانبردار ہوا، میرا چہرہ اس ہستی کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اسے شکل وصورت دی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔“

۞ ”سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ“ [2]

”پاک ہے انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا۔“

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٧٧١)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٢١) واللفظ لھما، سنن أبی داود، رقم (٧٦٠).

[2] **صحیح**، سنن أبی داود، رقم (٨٧٣)، سنن النسائی، رقم (١١٣٢) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٤/٢٧) رقم (٨١٧).

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ"[1]

"اے اللہ میرے تمام گناہ معاف فرمادے، چھوٹے، بڑے، پہلے، اور بعد والے ظاہر اور پوشیدہ۔"

"اَللّٰھُمَّ [اِنِّیْ] اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ"[2]

"اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے، میں تیری پوری تعریف نہیں کرسکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔"

---

1. **صحیح مسلم**، رقم (٤٨٣) ، سنن أبی داود ،رقم (٨٧٨).
2. **صحیح مسلم**، رقم (٤٨٦) والسیاق له ، سنن النسائی،رقم (١١٠٠) ومابین المعکوفتین له، سنن أبی داود ،رقم (٨٧٩) ، سنن الترمذی،رقم (٣٤٩٣).

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

"رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ" (1)

"اے میرے رب مجھے معاف کردے، اے میرے رب مجھے معاف کردے۔"

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، [وَاجْبُرْنِيْ]، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، [وَارْفَعْنِيْ]" (2)

"اے اللہ! مجھے معاف فرمادے مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرا نقصان پورا کردے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے، اور مجھے بلندی عطا فرما۔"

(1) **صحيح**، سنن أبي داود ،رقم (٨٧٤)، سنن النسائي (١١٤٥)، سنن ابن ماجه (٨٩٧)، صححه الألباني في "صحيح سنن أبي داود "(٤/٢٨)رقم (٨١٨).

(2) **ضعيف**، سنن أبي داود ،رقم (٨٥٠)،والسياق له ،سنن الترمذي،رقم (٢٨٤) و الزيادة الأولى عنده ، حبيب عنعن وهومدلس ، سنن ابن ماجه (٨٩٨) والزيادة الثانية عنده ، وحسنه الألباني في "صحيح أبي داود "(٣/٤٣٦)رقم(٧٩٦).

صحیح ابن خزیمہ وغیرہ کی حدیث ہے کہ مرد وعورت نبی ﷺ کے پاس آتے اور کہتے: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ "اے اللہ کے رسول ﷺ: جب ہم نماز پڑھیں تو (دعاء میں) کیسے کہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ" یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے: صحیح ابن خزیمۃ ،رقم (۷۴۴)۔اسی مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے، دیکھئے: صحیح مسلم (۴/۲۰۷۳) رقم (۲۶۹۷) ترقیم دار السلام (۶۸۵۰)۔اس حدیث سے عمومی طور پر نماز میں اس دعاء کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے،لہٰذا اس عموم کے پیش نظر اگر اسے کوئی بین السجدتین میں بھی پڑھ لے تو ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ہے، واللہ اعلم۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

۞ "سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ﴿فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾" [1]

---

[1] **صحيح**، المستدرك للحاكم، ط الهند(۱/ ۲۲۰) واللفظ له، سنن الترمذی،رقم(۵۸۰) ، سنن النسائی،رقم (۱۱۲۹)وصححه الألبانی خلا الآية فی "صحيح أبی داود" (۵/ ۱۵۷)رقم(۱۲۷۳) .

ایک وضاحت:

امام احمد رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱) نے کہا: "**ما أرى خالدا الحذاء سمع من أبي العالية شيئا**"، "مجھے نہیں لگتا کہ خالد الحذاء نے ابوالعالیہ سے کچھ سنا ہے" [مسائل أحمد رواية أبی داود : ص(۴۴۶)]

امام احمد رحمہ اللہ کے اس قول کی بنیاد پر تقریباً دس سال قبل راقم الحروف نے اس حدیث کو ضعیف کہا تھا، کیونکہ امام احمد رحمہ اللہ نے گرچہ بالجزم سماع کا انکار نہیں کیا تھا لیکن چونکہ دوسرے کسی محدث سے اس کے خلاف پختہ ثبوت بھی نہیں مل رہا تھا اس لیے ہم نے امام احمد رحمہ اللہ کی طرف سے صیغہ گمان میں کہی گئی اس بات کو بھی حجت مان لیا تھا۔ لیکن حالیہ دنوں میں ہمیں اس بات کا علم ہوا کہ امام شعبہ رحمہ اللہ جیسے ناقد و امیر المؤمنین نے، ابوالعالیہ سے خالد الحذاء کے سماع کا ثبوت فراہم کیا ہے، چنانچہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے وہب بن جریر کے طریق سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا:

"**نا شعبة، عن خالد الحذاء ، عن رفيع أبي العالية، قال: إذا حدثت عن رسول الله ﷺ فازدهر**" [الجامع لأخلاق الراوی(۲/ ۹) من طريق وهب بن جرير عن شعبه به، وإسناده صحيح ، وأخرجه ابن بطه فی الإبانة (۱/ ۴۱۰) من طريق ←

''میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اس نے

عمرو بن مرزوق ، وأخرجه الرامهرمزی فی المحدث الفاصل (ص ٥٨٥) من طريق الحسن بن حبيب، وأبی داود ،وأخرجه البيهقی فی شعب الإيمان(١٥٤/٣) من طريق مسكين بن بكير الحرانی، وأبی داود ، ومن طريق البيهقی أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق (١٧٨/١٨) ، كلهم (وهب بن جريروعمرو بن مرزوق والحسن بن حبيب و أبو داود و مسكين بن بكير) عن شعبة به]

اس سند میں امام شعبہ رحمہ اللہ نے خالد الحذاء سے روایت کیا ہے، اورانہوں نے ابوالعالیہ سے، یہ اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ خالد الحذاء نے ابوالعالیہ سے سنا ہے، کیونکہ امام شعبہ رحمہ اللہ صرف اسی سے کوئی چیز روایت کرتے ہیں جس نے اپنے استاذ سے سن کر بیان کیا ہو، چنانچہ امام شعبہ رحمہ اللہ کے معاصر اور ان کو بہت قریب سے جاننے والے امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ نے کہا:

''كل شیء يحدث به شعبة عن رجل فلا تحتاج أن تقول عن ذاک الرجل أنه سمع فلانا، قد كفاک أمره''

''شعبہ کسی راوی سے جو چیز بھی بیان کریں، تو تمہیں اس راوی کے بارے میں یہ جاننے کی ضرورت نہیں کہ وہ جس سے روایت کررہا ہے اس سے سنا ہے کہ نہیں، کیونکہ شعبہ کا اس سے روایت کردینا ہی اس کے ثبوت کے لیے کافی ہے'' [الجرح والتعديل لابن أبی حاتم، ت المعلمی(١٦٢/١) وإسناده صحيح]

ثبوت سماع کے اس زبردست حوالے کے مقابلے میں امام احمد رحمہ اللہ کی جانب سے صیغہ گمان والے اظہار خیال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یادرہے کہ ثانوی درجے کے حوالے مثلاً تہذیب وغیرہ میں امام احمد رحمہ اللہ کے اس صیغہ گمان کو جزم کے ساتھ نقل کیا گیا ہے جو غلط ہے کیونکہ یہ اصل مرجع کے خلاف ہے۔

اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے بڑا ابابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو بہترین خالق ہے۔"

"اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ"[1]

"اے اللہ! میرے لیے اس (سجدے) کے عوض اپنے ہاں اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا دے اور اس (سجدے) کو میری طرف سے قبول فرما جیسے تو نے یہ (سجدہ) اپنے بندے داود (علیہ السلام) کی طرف سے قبول کیا تھا۔"

تشہد

"التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ

← تاہم اگر یہ بالجزم بھی ثابت ہوتا تو امام شعبہ رحمہ اللہ جیسے متخصص فی السماع کے مقابلے میں ناقابل التفات ہوتا۔

رہی بات یہ کہ ایک روایت میں "رجل" کا واسطہ ہے تو عرض ہے کہ یہ واسطہ والی روایت مضطرب وشاذ ہے، لہٰذا ثابت ہی نہیں، اس کی وضاحت اور اس بحث کی تکمیل کے لیے دیکھئے: أنوار النصیحة (د/۱۴۱۴)

[1] **حسن**، سنن الترمذی، رقم (٥٧٩) واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم (١٠٥٣) وحسنه الألبانی فی "الصحیحة" تحت الرقم (٢٧١٠).

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ''[1]

''(میری) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود

۞ '' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٨٣١)، صحيح مسلم، رقم (٤٠٢)، سنن أبی داود، رقم (٩٦٨)، سنن الترمذی، رقم (٢٨٩) سنن النسائی، رقم (١١٦٢)، سنن ابن ماجة، رقم (٨٩٩).

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ‘‘ {1}

’’اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔‘‘

۞ ’’ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ‘‘ {2}

{1} **صحيح البخارى**، رقم(٣٣٧٠) واللفظ له ، صحيح مسلم،رقم (٤٠٦) ،سنن أبى داود ، رقم(٩٧٦)،سنن الترمذى،رقم(٤٨٣)سنن النسائى،رقم(١٢٨٧)،سنن ابن ماجة، رقم(٩٠٤).

{2} **صحيح البخارى**،رقم (٣٣٦٩) ، صحيح مسلم ، رقم (٤٠٧) واللفظه له، سنن أبى داود ،رقم (٩٧٩)، سنن الترمذى،رقم(٣٢٢٠) ، سنن نسائى رقم ، (١٢٨٥) ، سنن ابن ماجه (٩٠٥).

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر یقیناً تو قابل تعریف بڑی شان والا ہے۔''

آخری تشہد کے بعد سلام سے پہلے کی دعائیں

۞ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَالۡمَمَاتِ وَمِنۡ شَرِّ فِتۡنَةِ الۡمَسِيۡحِ الدَّجَّالِ'' [1]

''اے اللہ! بلاشبہ میں جہنم کے عذاب، اور قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

۞ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُ

[1] صحيح البخاری، رقم (١٣٧٧)، صحيح مسلم، رقم (٥٨٨) ، ترقيم دار السلام (١٣٢٤) واللفظ له، سنن النسائی، رقم (٥٥١٤) .

اصل کتاب میں ''عَذَابِ الْقَبْرِ'' کے الفاظ ''عَذَابِ جَھَنَّمَ'' سے پہلے ہیں، جبکہ ایسا مذکورہ سیاق کے ساتھ کسی حدیث میں ہمیں نہیں ملا، البتہ اس ترتیب کی تبدیلی کے ساتھ حدیث کے سارے الفاظ صحیح مسلم کی محولہ حدیث کے عین مطابق ہو جاتے ہیں۔

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ"[1]

"اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

۞ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"[2]

"اے اللہ! بلا شبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرمادے

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم(۸۳۲) ، صحیح مسلم ، رقم (۵۸۹) ترقیم دارالسلام (۱۳۲۵) ، سنن أبی داود ،رقم(۸۸۰) سنن النسائی ،رقم(۱۳۰۹).

[2] **صحیح البخاری**،رقم (۸۳٤) ، صحیح مسلم ، رقم (۲۷۰۵)، سنن الترمذی، رقم (۳۵۳۱)سنن النسائی،رقم(۱۳۰۲)،سنن ابن ماجة،رقم(۳۸۳۵) .

اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو بہت بخشنے والا، انتہائی مہربان ہے۔"

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ" [1]

"اے اللہ! تو مجھے معاف کر دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور بعد میں کیا، جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے سر عام کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے تو ہی (ہر چیز کو اس کے مقام تک) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (اس سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

"اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٧٧١)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٢١).
مسلم اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں صراحت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعاء سلام پھیرنے سے قبل نماز کے اندر ہی پڑھتے تھے، لیکن عین یہی حدیث سنن أبي داود، رقم (٧٦٠) میں ہے اور اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ یہ دعاء سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے تھے یہ راوی کا وہم ہے صحیح بات وہی ہے جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہے۔

عِبادَتِكَ "[1]

"اے اللہ! تو اپنی یاد پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت بجالانے پر۔"

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ [مِنْ] اَنْ اُرَدَّ اِلٰیۤ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ"[2]

"اے اللہ! بلاشبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں عمر کے ناکارہ ترین حصے کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

---

[1] **صحيح**، سنن أبو داود، رقم (١٥٢٢) سنن النسائى، رقم (١٣٠٣) وصححه الألباني فى "صحيح أبى داود" (٢٥٣/٥) رقم (١٣٦٢).
سنن النسائی میں "فی كل صلاة" یعنی نماز کے اندر پڑھنے کی صراحت ہے، جس سے سنن ابی داود کے الفاظ "دبر كل صلاة" کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس سے مراد نماز کے اندر کا آخری حصہ ہے۔

[2] **صحيح البخارى**، رقم (٢٨٢٢) والسياق له، ورقم (٦٣٩٠) ومابين المعكوفتين فيه، سنن النسائى، رقم (٥٤٧٨) وعنده اللفظ كله.

۞ " اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ "[1]

" اے اللہ بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آ گ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ "

۞ " اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَ قُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِیْ، [اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ] خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَةِ وَ اَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَ اَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی وَ اَسْئَلُكَ نَعِیْماً لَّا یَنْفَدُ وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَ اَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

---

[1] **صحيح** ، سنن أبو داود ، رقم (٧٩٢) و اللفظ له ، سنن ابن ماجه،رقم (٩١٠) ورقم (٣٨٤٧) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داود "(٣٧٧/٣)رقم(٧٥٧) ، عنعنة الأعمش عن أبی صالح مقبولة ، تفصیل کے لیے دیکھئے : أنوار النصيحة (د/٧٩٢).

وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ'' [1]

''اے اللہ! اپنے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے باعث مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے جب تیرے علم کے مطابق میرے لیے موت بہتر ہو۔ اے اللہ! بے شک میں حاضر اور غائب (دونوں حالتوں) میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے خوشنودی اور ناراضی (دونوں حالتوں) میں کلمۂ حق کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے مال داری اور تنگ دستی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم

[1] **صحيح**، سنن النسائی، رقم (١٣٠٥) والسياق له، صحيح ابن حبان، رقم (١٩٧١) والزيادة التى بين المعكوفتين عنده، مسند أحمد (٤/٢٦٤) وصححه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم (١٠٦).

اصل کتاب میں "فِی الْغِنَی وَالْفَقْرِ" ہے جو کہ مستدرک حاکم (۱/۵۲۴) وغیرہ کے الفاظ ہیں، لیکن سنن نسائی، صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں "فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَی" کے الفاظ ہیں، لہٰذا انہیں الفاظ کو درج کیا گیا ہے۔

نہ ہو اور تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور تجھ سے تیرے فیصلوں پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا (جو) بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے (حاصل) ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنا دے۔"

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" [1]

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے۔ (میں سوال کرتا ہوں) کہ میرے گناہ بخش دے، یقیناً

---

[1] **صحيح**، سنن النسائی، رقم (١٣٠١) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم (٩٨٥)، و صححه الألبانی فی "صحيح أبی داود" (٤/١٤٠) رقم (٩٠٥).

تو بہت زیادہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“

۞ ” اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الۡحَمۡدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ[وَحۡدَكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ] الۡمَنَّانُ[يَا] بَدِيۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَا ذَا الۡجَلَالِ وَ الۡاِكۡرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ ، [الۡجَنَّةَ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ النَّارِ]“[1]

”اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کررہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی حصے دار نہیں۔ (تو) بے حد احسان کرنے والا ہے۔ اے آسمان اور زمین کے بے مثل پیدا کرنے والے، اے صاحب جلال اور عزت والے! اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم! اے اللہ! بے شک میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

---

[1] **صحيح** ، سنن النسائی،رقم (١٣٠٠) ، والسياق له ،سنن ابن ماجه،رقم (٣٨٥٨) و الزيادة الأولى عنده ، الأدب المفرد للبخاری، ت عبد الباقی (ص٢٤٦) والزيادة الثانية عنده ، المستدرك للحاكم، ط الهند(٥٠٤/١)،والزيادة الأخيرة عنده سنن الترمذی، رقم (٣٥٤٤) وصححه الألبانی فی ”أصل صفة الصلاة“ (١٠١٧/٣) .

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِاَنِّیۡ اَشۡھَدُ اَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"[1]

"اے اللہ! بلا شبہ میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہیں۔"

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار

"اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰـهَ (میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں) تین مرتبہ کہیں، اس کے بعد یہ پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ [یَا] ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ"[2]

---

[1] **صحیح**، سنن الترمذی، رقم (٣٤٧٥) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم (١٤٩٣) سنن ابن ماجه (٣٨٥٧) وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٥/٢٢٩) رقم (١٣٤١).

[2] **صحیح مسلم**، رقم (٥٩١) والسیاق له، سنن أبی داود، رقم (١٣١٥) سنن الترمذی، رقم (٣٠٠) سنن النسائی، رقم (١٣٣٧)، سنن ابن ماجه، رقم (٩٢٨) والزیادة عندهم، و صححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٥/٢٤٦) رقم (١٣٥٥)

” اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، تو بہت بابرکت ہے اے بڑی شان اور عزت والے!۔“

۞ یہ الفاظ تین مرتبہ پڑھیں:

” لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ “[1]

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔“

اس کے بعد یہ پڑھیں:

۞ ” اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ “[2]

”اے اللہ! اس چیز کو کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا کرے اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم (٦٤٧٣)، سنن النسائی، رقم (١٣٤٣)، مسند أحمد (٤/ ٢٥٠). تین مرتبہ کے الفاظ پوری جماعت کے خلاف صرف عامر شعبی نے بیان کیا ہے۔

[2] **صحیح البخاری**، رقم (٨٤٤)، صحیح مسلم، رقم (٥٩٣)، سنن أبی داود، رقم (١٥٠٥) سنن النسائی، رقم (١٣٤١).

تیرے ہاں فائدہ نہیں دے سکتی۔''

''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ''[1]

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی طرف سے انعام ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے بہترین ثناء ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے لیے بندگی کو خالص کرنے والے ہیں خواہ کافر (اسے) ناگوار سمجھیں۔''

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٥٩٤) واللفظ له ،سنن أبی داود ، رقم (١٥٠٦) سنن النسائی،رقم (١٣٣٩)،ورقم (١٣٤٠) .

✿ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" (اللہ پاک ہے) [۳۳ مرتبہ کہیں]

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" (تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں) [۳۳ مرتبہ کہیں]

" وَاللّٰهُ اَكْبَرُ " (اللہ سب سے بڑا ہے) [۳۳ مرتبہ کہیں]

اس کے بعد یہ پڑھیں:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "[1]

" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"

✿ ہر نماز کے بعد درج ذیل سورتیں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ ﴾

[1] صحیح مسلم، رقم (۵۹۷)، سنن أبی داود، رقم (۱۵۰۴).

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦ ﴾ [1]

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذي، رقم (٢٩٠٣) الأربعون لابن عساكر (ص٨٣)، الأوسط لابن المنذر (٣/٢٧٧) من حديث عقبة بن عامر، وصححه الألباني في "الصحيحة" برقم (١٥١٤)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ترمذی، ابن عساکر اور ابن المنذر کے یہاں صرف "معوذتین" کے ساتھ ذکر ہے، یعنی صرف سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا تذکرہ ہے۔

لیکن یہی حدیث بعض کتب میں لفظ "معوذات" کے ساتھ ہے، [سنن أبي داود، رقم ١٥٢٣] اس سے کچھ لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس میں سورہ اخلاص بھی شامل ہے اور معوذات میں اس کی شمولیت تغلیباً ہے، حالانکہ اسی حدیث کے دوسرے طرق میں "معوذتین" کی صراحت آ گئی ہے ←

’’اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔‘‘

﴿آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے﴾

← جو اس بات کی دلیل ہے کہ ’’معوذات‘‘ سے مراد صرف ’’معوذتین‘‘ ہیں یعنی دو پر جمع کا اطلاق ہوا ہے۔

اگر اس حدیث میں معوذات صیغہ جمع میں تغلیباً سورہ اخلاص بھی شامل ہوتی تو پھر اسی حدیث کے دوسرے طریق میں جب خالص ’’معوذتین‘‘ کا ذکر ہوا تو اس کے ساتھ ’’سورہ اخلاص‘‘ کا بھی ذکر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں معوذتین سمیت سورہ اخلاص پر بھی تغلیباً معوذات کا اطلاق ہوا ہے [صحیح بخاری، رقم ٦٣١٩] لیکن اس کے دوسرے طرق میں جب خالص ’’معوذتین‘‘ کا ذکر ہوا تو ساتھ ہی الگ سے ’’سورہ اخلاص‘‘ کا بھی ذکر ہوا، الفاظ ہیں: ’’بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ‘‘ [صحیح بخاری، ٥٧٤٨]

لہٰذا اگر سنن ابی داود کی مذکورہ حدیث میں ’’معوذات‘‘ بول کر تغلیباً سورہ اخلاص کو بھی اس میں شامل مانا گیا تھا تو جب دوسری مفصل حدیث میں خالص ’’معوذتین‘‘ کا ذکر ہوا تو اس کے ساتھ الگ سے سورہ اخلاص کا بھی ذکر ہونا چاہیے، لیکن معاملہ ایسا نہیں ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں دو پر جمع کا اطلاق کرتے ہوئے، صرف معوذتین ہی کو ’’معوذات‘‘ کہا گیا ہے۔

☆ واضح رہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کو بعض رواۃ نے ’’عبداللہ بن خبیب‘‘ کی حدیث بنا دیا ہے، اور اس میں یہ بیان کر دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بارش والی رات انہیں معوذتین اور سورہ اخلاص پڑھنے کی تعلیم دی۔ [سنن أبی داود، رقم (٥٠٨٢) سنن الترمذی، رقم (٣٥٧٥) سنن النسائی، رقم (٥٤٢٨)]

یہ روایت ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سے قوی تر روایت کے خلاف بھی ہے، کیونکہ اسے ←

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔"

﴿آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکنے والی ہیں۔اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے﴾

← "اُسید بن اَبی اَسید" نے بیان کیا ہے جو معمولی درجہ کے ثقہ ہیں جبکہ ان کے مقابلہ میں اعلیٰ درجہ کے ثقہ اور صحیحین کے راوی "زید بن اسلم" نے اسی حدیث کو بیان کیا تو اس میں صرف معوذتین کا ذکر کیا اور سورہ اخلاص کا نام تک نہیں لیا، دیکھئے:[سنن النسائی ، رقم ٥٤٢٩،السنن الکبری للنسائی، رقم ٧٨٠٩، الأوسط للطبرانی ،رقم ٢٧٩٦، معرفة الصحابه، رقم٤٠٩٦ وغيره]

لیکن یہ دونوں روایات ضعیف ہیں کیونکہ اس کے سند اور متن کے بیان میں شدید اضطراب ہے، متن میں کبھی سورہ اخلاص اور معوذتین کا ذکر ہے اور کبھی صرف "معوذتین" کا ذکر ہے، کما مضیٰ، اور سند کا حال یہ ہے کہ کبھی اسے "عبداللہ بن خبیب" کا واقعہ بتایا جارہا ہے[سنن أبی داود ،رقم ٥٠٨٢ وغيره] اور کبھی اسے "عقبہ بن عامر" کا واقعہ بتایا جارہا ہے [سنن النسائی ،رقم ٥٤٣٠ وغيره]۔

اور تمام طرق کو سامنے رکھنے کے بعد نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ حقیقت میں یہ واقعہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی کا ہے اور اس کا صحیح سیاق وہی ہے جو عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے دیگر شاگردوں سے صحیح اسانید کے ساتھ مروی ہے، اور اس میں صرف معوذتین ہی کا ذکر ہے دیکھئے:[سنن أبی داود ،رقم١٤٦٢،سنن نسائی ،رقم ٩٥٣، ورقم ٥٤٣٦،ورقم٥٤٣٧،ورقم٥٤٣٨ وغيره]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی متعدد مقامات پر اسے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی کا واقعہ قرار دیا ہے۔[نتائج الأفكار ٣٤٧/٢،تهذيب التهذيب ط الهند٨٩/٦، النكت الظراف ٣١٧/٤] ←

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔''

﴿آپ کہہ دیجیے! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے﴾

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

← الغرض یہ کہ یہ اصلاً عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور ان کی حدیث کے کسی بھی صحیح وثابت طرق میں سورہ اخلاص کا ذکر نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نتائج الافکار میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سورہ اخلاص کی شمولیت کی سختی سے تردید کی ہے اور اس حدیث کے مختلف طرق نقل کرتے ہوئے یہ حقیقت منکشف کردی ہے کہ اس میں صرف معوذتین ہی کا بیان ہے۔[نتائج الأفكار لابن حجر ٢/٢٩١، ٢٩٢، یہ کتاب ابن حجر رحمہ اللہ کی آخری تصنیفات میں سے ہے]

واضح رہے کہ طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہے اس میں صراحت کے ساتھ سورہ اخلاص پڑھنے کا ذکر ہے[المعجم الكبير للطبراني (٨/١١٤)]

لیکن اس کی سند میں ''محمد بن ابراہیم بن العلاء الدمشقی'' ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے حدیث گھڑنے والا کہا ہے[(المجروحین (٢/٣٠١)]

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے،[سؤالات البرقانی للدارقطنی (٥٨)]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے موضوع و من گھڑت کہا ہے، (الضعیفہ رقم (٦٠١٢) نیز دیکھیں: (الضعیفہ ١٣/٣٣)

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴾ [1]

﴿اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم و دائم ہے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی

---

[1] سنن النسائی الکبری، رقم (۹۹۲۸)، عمل الیوم واللیلة للنسائی، رقم (۱۱۰) وصححه الألبانی فی "الصحیحة" (۲/۶۹۷).

اس روایت کے صحیح وضعیف ہونے میں اہل علم کا اختلاف ہے، حتیٰ کہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوع ومن گھڑت کہا ہے، اس کی اسانید اور طرق پر ہمارا مطالعہ جاری ہے ان شاء اللہ تفصیلات ہماری کتاب "فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار" میں ملے گی۔

اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے﴾

✿ نماز مغرب و نماز فجر کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"[1]

"اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی زندگی دیتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"

✿ فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اسے پڑھیں:

" اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا

---

[1] **ضعيف**، سنن الترمذی، رقم (٣٤٧٤)، وضعفه الألبانی، ثم حسنه بالشاهد أنظر: "الصحيحة" (٦/٣٥٤).

یہ روایت سند و متن میں شدید اضطراب کے سبب ضعیف ہے، دیکھئے: [تمام المنة للألبانی، ص ٢٢٩] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا تھا، لیکن پھر طبرانی کی ایک روایت کو اس کا شاہد بتا کر اسے حسن قرار دیا ہے (الصحيحة ٦/٣٥٤)۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ طبرانی کی یہ روایت بھی شاہد بننے کے قابل نہیں، کیونکہ ایک تو اس کے الفاظ الگ ہیں اور دوسرے اس کی سند میں "ابو غالب حزور الباہلی" ہے جس پر سخت جرح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: "فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار"

وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ''[1]

''اے اللہ ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو قبول کرلیا جائے۔''

نماز استخارہ کی دعا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی ایسے ہی تعلیم دیتے جیسے قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے، آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرنا چاہے تو فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

۞ '' اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَاَسۡتَقۡدِرُكَ

---

[1] **ضعيف**، سنن ابن ماجه ،رقم (٩٢٥) وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (٣/٣٥) .

اس کی سند میں ''مولیٰ ام سلمہ'' نامعلوم ہے، جس کے سبب یہ سند ضعیف ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی ابن ماجہ کی سند کو ضعیف ہی تسلیم کیا ہے [ہدایۃ الرواۃ (٣/٣٥)، تمام المنۃ (ص ٢٣٣)] لیکن المعجم الکبیر للطبرانی سے ایک شاہد پیش کر کے اس کو صحیح کہا ہے (أیضا) لیکن یہ شاہد شاذ ہے لہذا اس کی بنیاد پر اس حدیث کی تصحیح درست نہیں ہے تفصیل کے لیے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: ''فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار''

بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ‘‘ [1]

’’اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کر دے اور اسے میرے

[1] **صحيح البخاری**، رقم(٦٣٨٢)، سنن أبي داود، رقم(١٥٣٨)، سنن الترمذی، رقم(٤٨٠)، سنن النسائی، رقم(٣٢٥٣)، سنن ابن ماجة، رقم(١٣٨٣).

لیے آسان کردے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کردے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کردے۔“

جو شخص اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور مومن مخلوق سے مشورہ کرے اور پھر ثابت قدمی سے وہ کام سرانجام دے، اسے ندامت نہیں ہوتی ۔فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ [1]
”اور ان سے اہم کام میں مشورہ کریں، اور پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر توکل کریں۔“

صبح وشام کے اذکار [2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ

[1] سورة آل عمران، رقم (٣) آیت (١٥٩).

[2] انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو فجر سے لے کر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتی ہو میرے نزدیک اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ امر ہے، اور میرا ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر و اذکار میں منہمک رہتی ہو میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔[سنن أبی داود، رقم (٣٦٦٧) وحسنه الألبانی فی ”الصحیحة“ برقم (٢٩١٦) وهو كذلك وله شواهد] ←

بَعْدَهُ : (1)

ساری تعریف صرف اللہ کے لیے ہے اور درود وسلام ہو اس نبی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں:

← وقت صبح سے مراد :

☆ نماز فجر کے بعد سے لے کر طلوع شمس تک افضل وقت ہے۔(سورۃ ق ۳۹، سنن أبی داود ، رقم ۳٦٦٧ و حسنه الألبانی والأرنؤوط وهو كذلك وله طرق ولم يصب من ضعفه)

☆ طلوع شمس کے بعد سے لے کر ظہر تک بھی جائز ہے لیکن یہ مفضول وقت ہے۔(مستفاد از: سنن أبی داود رقم ۱۵۰۳ واسنادہ صحیح)

☆ اگر ظہر تک بھی نہ پڑھ سکے تو صبح کا وقت تو نہیں رہ گیا لیکن اگر وقت شام سے قبل جب ممکن ہو پڑھ لے تو بعض اہل علم کے بقول اس کی بھی گنجائش ہے واللہ اعلم۔

وقت شام سے مراد :

☆ نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب شمس تک افضل وقت ہے۔(سورۃ ق ۳۹، سنن أبی داود ، رقم ۳٦٦٧ و حسنه الألبانی والأرنؤوط وهو كذلك وله طرق ولم يصب من ضعفه)

☆ غروب شمس کے بعد سے لے کر آدھی رات تک بھی جائز ہے لیکن یہ مفضول وقت ہے۔(مستفاد از: بخاری، رقم ۳٦۰۳، صحیح ابن حبان، رقم ۱۲۳۴۱ واسنادہ حسن، الصحیحۃ ٦/ ۱۳۵)

☆ اگر آدھی رات تک بھی نہ پڑھ سکے تو شام کا وقت تو نہیں رہا لیکن اگر وقت صبح سے قبل جب ممکن ہو پڑھ لے تو بعض اہل علم کے بقول اس کی بھی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم۔

(1) یہ مؤلف کے الفاظ ہیں۔

"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [1]

[1] **سورة البقرة، رقم(۲) آیت (۲۵۵).**
صبح وشام کی دعاؤں میں آیت الکرسی پڑھنے سے متعلق کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔ اس بارے میں جو حدیث ہے کہ: جس نے اسے صبح پڑھا وہ شام تک محفوظ رہے گا، اور جس نے شام کو پڑھا وہ صبح تک محفوظ رہے گا، تو یہ حدیث، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [السنن الکبری للنسائی رقم (۱۰۷۳۱)، المستدرک للحاکم، ط الہند (۱/ ۵۶۱) وغیرہ] لیکن اس میں ''ابن اُبی'' غیر متعین ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اس کا تعین نہیں ہو پا رہا ہے اس کے ساتھ اس کی سند اور متن میں اضطراب ہے۔ نیز اسی مفہوم کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے (سنن الترمذی، رقم ۲۸۷۹) لیکن اس کی سند میں ''عبدالرحمٰن الملیکی'' ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں راقم الحروف کی کتاب: ''فرض نمازوں کے بعد مسنون اذکار''

واضح رہے کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے متعلقہ روایات میں سے بعض کو صحیح کہا ہے لیکن جن الفاظ ←

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔﴿ ''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم ودوائم ہے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے﴾

'' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤﴾

'' اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔''۔﴿اے نبی کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے﴾

← میں آیت الکرسی کو صبح وشام پڑھنے کا بیان ہے ان الفاظ کو شاذ کہا ہے۔ دیکھئے: (الصحیحۃ ۷/۷۴۳) البتہ صحیح الترغیب (۱/۴۱۷) میں ان الفاظ کے ساتھ اس روایت کو صحیح کہا ہے اور حاشیہ میں کوئی وضاحت نہیں کی ہے، ظن غالب ہے کہ یہاں ان الفاظ پر علامہ موصوف دھیان نہیں دے سکے، واللہ اعلم۔

"بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝١ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۝٤ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔" ﴿آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھپ جائے۔ اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکنے والی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے﴾

"بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔"

﴿آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ

کی، لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے جو آنکھوں سے اوجھل ہے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔"

مذکورہ سورتوں کو صبح وشام تین تین بار پڑھیں [1]

"اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ [2] الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ [3] ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا

---

[1] **ضعيف**، سنن أبی داود، رقم (٥٠٨٢) ، سنن الترمذی، رقم (٣٥٧٥) ، سنن النسائی، رقم (٥٤٢٨) وحسنه الألبانی فی "تخریج الکلم الطیب" رقم (١٩).

یہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی وہی حدیث ہے جس کے بارے میں وضاحت ہو چکی ہے کہ اس میں سورہ اخلاص کا اضافہ ثابت نہیں ہے دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (٧٩)۔

اسی طرح تین کی عدد اور صبح وشام والی بات بھی ثابت نہیں ہے، البتہ اس حدیث کے جن طرق میں فرض نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کی تعلیم ہے وہ ثابت ہے۔ دیکھئے: [سنن الترمذی، رقم (٢٩٠٣) الأربعون لابن عساکر (ص٨٣)، الأوسط لابن المنذر (٣/٢٧٧) وصححه الألبانی فی "صحیح سنن الترمذی" (٣/١٦١) رقم (٢٩٠٣)].

[2] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ "اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى" پڑھیں۔

[3] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ "مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا" پڑھیں۔

الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ[1] رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ [وَسُوْءِ الْكِبَرِ]، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ"[2]

''ہم نے صبح کی اور اللہ کے سارے ملک نے صبح کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری جو اس کے بعد آنے والی ہے اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے، اے میرے رب! میں کاہلی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

" اَللّٰھُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا

---

[1] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ''مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا'' پڑھیں۔

[2] **صحيح مسلم**، رقم(٢٧٢٣) ، سنن أبی داود ، رقم(٥٠٧١)، واللفظ له عداما بين المعكوفتين فهو لمسلم ، سنن الترمذی، رقم(٣٣٩٠).

وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ" [1]

"اے اللہ! تیری ہی حفاظت میں ہم نے صبح کی اور تیری ہی حفاظت میں شام کی اور تیرے ہی نام پر ہم زندہ ہوتے ہیں اور تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"

۞ " اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْٓءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" [2]

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا

---

[1] **صحيح** ، سنن الترمذى،رقم (٣٣٩١) ،سنن أبى داود ،رقم (٥٠٦٨) ،سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٦٨) ،الأدب المفرد للبخارى،رقم (١١٩٩) واللفظ له، وصححه الألبانى فى "الصحيحة" برقم (٢٦٢).

شام کو یہ پڑھیں: " اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ"

[2] **صحيح البخارى** ، رقم (٦٣٠٦) واللفظ له ، سنن النسائى،رقم (٥٥٢٢)،سنن الترمذى(٣٣٩٣).

حدیث میں اسے "سید الاستغفار" کہا گیا ہے، اور اس کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جو صبح یا شام اسے پڑھنے کے بعد فوت ہو جائے، اسے جنت نصیب ہوگی۔

فرمایا،اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا، میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہوا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں لہٰذا تو مجھے معاف کر دے۔ واقعہ یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔“

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَصۡبَحۡتُ [1] اُشۡهِدُكَ وَاُشۡهِدُ حَمَلَةَ عَرۡشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتِكَ وَجَمِيۡعَ خَلۡقِكَ اَنَّكَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ وَحۡدَكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ“ [2]

”اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے، تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا

[1] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ”اِنِّیۤ اَمۡسَيۡتُ“ پڑھیں۔

[2] **ضعیف**، سنن أبی داود، رقم (٥٠٧٨) واللفظ له، سنن الترمذی، رقم (٣٥٠١) وضعفه الألبانی فی "الضعيفة" برقم (١٠٤١).

بعض کا اسے ”حسن“ کہنا غلط ہے کیونکہ اس کی سند میں ”مسلم بن زیاد“ مجهول ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہی ہے جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے کہا ہے دیکھئے: الضعیفۃ، رقم (١٠٤١)۔

ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“
مذکورہ کلمات کو چار مرتبہ پڑھیں [1]

”اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ [2] مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ“ [3]

”اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی

---

[1] **ضعیف**، سنن أبی داود ،رقم (٥٠٦٩) ، ورقم(٥٠٧٨) الأدب المفرد للبخاری ، رقم(١٢٠١) و ضعفه الألبانی فی "الضعيفة" برقم(١٠٤١) .
اس کی سند میں ”عبدالرحمٰن بن عبدالمجید“ غیر معروف اور ”مسلم بن زیاد“ مجہول ہے۔

[2] شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ ”مَا أَمْسٰى بِيْ“ پڑھیں۔

[3] **ضعیف**، سنن أبی داود ،رقم (٥٠٧٣) ،الدعاء للطبرانی ،رقم(٣٠٦) و اللفظ له، وضعفه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم(٢٦).
اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس شخص نے صبح اسے پڑھا اس نے دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جس نے رات کو پڑھا اس نے رات کا شکریہ ادا کر دیا۔ یہ روایت ضعیف ہے، اس میں ”عبداللہ بن عنبسہ“ ہے جس کی معتبر توثیق موجود نہیں۔

لیے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''

✿ درج ذیل کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

'' اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ [اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ] اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ''[1]

''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! یقیناً میں کفر اور غربت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے اللہ! یقیناً میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

✿ ذیل کے کلمات سات مرتبہ پڑھیں:

''حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

---

[1] **حسن** ، سنن أبی داود ،رقم (٥٠٩٠) وحسنه الألبانی فی "صحیح الأدب المفرد" (ص ٢٦١) قوسین کے الفاظ اصل کتاب میں نہیں ہیں، مگر حدیث میں موجود ہیں۔ اس کی سند حسن ہے، سند میں موجود ''جعفر بن میمون'' حسن الحدیث ہے، جمہور نے بھی اس کی توثیق ہی کی ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے : أنوار النصیحة (د/٥٠٩٠)۔

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ"[1]

"مجھے اللہ ہی کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔"

"[اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ] فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ"[2]

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال

---

[1] **ضعيف**، سنن أبى داود ،رقم (٥٠٨١) وعنده موقوف، عمل اليوم والليلة لابن السنى، رقم (٧١) عنده مرفوع ، وضعفه الألبانى موقوفا ومرفوعا فى ضعيف الترغيب والترهيب(١/١٩).

[2] **صحيح**، سنن أبى داود ،رقم (٥٠٧٤) والسياق له ، سنن ابن ماجه،رقم (٣٨٧١) وما بين المعكوفتين عنده ،سنن النسائى،رقم (٥٥٢٩)، وصححه الألبانى فى تعليقه على "هداية الرواة"(٢/٤٧٣)رقم(٢٣٣٤).

کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے میرے دائیں طرف سے میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے۔ اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔"

"اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّ مَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ"[1]

[1] **صحيح**، سنن الترمذی، رقم (٣٥٢٩)، من حديث عبدالله بن عمرو وصححه الألبانی، وانظر: الصحيحة (٦/٦٢٣).

یہ حدیث الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھیں: سنن الترمذی، رقم (٣٣٩٢) سنن أبی داود رقم (٥٠٦٧)، مؤلف نے اسی حدیث کے الفاظ نقل کیے ہیں، لیکن آخر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ٹکڑا شامل کر دیا ہے، جو کہ بالکل ہی الگ حدیث ہے۔ ہم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی کے الفاظ درج کیے ہیں، کیونکہ اس میں ایک ساتھ تمام الفاظ موجود ہیں۔

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غائب وحاضر کو جاننے والے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔''

۞ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

'' بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ '' [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمانوں کی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

۞ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

'' رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ

---

[1] **حسن**، سنن الترمذی، رقم (٣٣٨٨)، سنن أبی داود، رقم (٥٠٨٨)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٦٩) وصححه الألبانی فی "تخریج الكلم الطیب" رقم (٢٣).
اس حدیث میں اس کی فضیلت یہ بیان ہوئی ہے کہ: جس نے صبح اور شام اسے تین بار پڑھ لیا، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

نَبِيًّا ''(1)

''میں اللہ کے ساتھ (اس کے) رب ہونے پر راضی ہو گیا، اسلام کے ساتھ (اس کے) دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ (ان کے) نبی ہونے پر۔''

۞ ''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ ''(2)

''اے زندہ جاوید! اے قائم و دائم! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے مدد

---

(1) **ضعیف**، سنن الترمذی، رقم (٣٣٨٩)، من حدیث ثوبان، واللفظ له، وضعفه الألبانی فی "الضعیفة" برقم(٥٠٢٠) سنن أبی داود، رقم (٥٠٧٢) من حدیث رجل خدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وضعفه الألبانی فی "الضعیفة" برقم(٥٠٢٠).

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ: جس نے اسے صبح و شام تین بار پڑھا تو اللہ پر لازم ہو گا کہ قیامت کے دن اس سے راضی ہو۔

بعض نے سنن أبی داود، رقم (٥٠٧٢) کی حدیث کو حسن کہہ دیا، حالانکہ اس کی سند میں ''سابق بن ناجیہ'' ہے اس کی کوئی معتبر اور صریح توثیق نہیں ہے، اور امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس سے صرف ایک ہی راوی نے روایت کیا ہے (میزان الاعتدال: ٢/١٠٩) ایسے راوی کی شخصیت بھی مجہول مانی جاتی ہے، اسی لیے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے مجہول العین کہا ہے (الضعیفة ١١/٣٠)، لہٰذا مبنی بر وہم تصحیحات کے سہارے اسے ''حسن الحدیث'' بنانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(2) **حسن**، المستدرك للحاکم(١/٥٤٥) وحسنه الألبانی فی "الصحیحة" برقم (٢٢٧).

طلب کرتا ہوں تو میرا کام سنوار دے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔"

"اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ (1) الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (2)" (3)

"ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے سارے ملک نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں اور اس کی فتح و نصرت اس کا نور اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور میں اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

"اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ

---

(1) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ "اَمْسَيْنَا وَ اَمْسٰى" پڑھیں۔
(2) شام کو خط کشیدہ الفاظ کی جگہ "خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا" پڑھیں۔
(3) **ضعيف**، سنن أبي داود، رقم (٥٠٨٤) وضعفه الألباني في "الضعيفة" برقم (٥٦٠٦).

وَ دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ مِلَّةِ اَبِيْنَآ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" ①

''ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو یک رخ (اور) فرماں بردار تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں نہیں تھے۔''

ذیل کے کلمات سو مرتبہ پڑھیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ②

''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ۔''

ذیل کے کلمات دس مرتبہ پڑھیں:

---

① **صحيح**، سنن الدارمی ،رقم (٢٧٣٠)واللفظ له، مسند أحمد (٤٠٧/٣) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (٢٩٨٩).
یہ صرف صبح کے اذکار میں سے ہے، بعض روایات میں شام کے وقت کا بھی ذکر ہے لیکن یہ شاذ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: الصحيحة للألبانی(١٢٣١/٦) .

② **صحيح مسلم**، رقم (٢٦٩٢) واللفظ له، سنن أبی داود ،رقم (٥٠٩١)، سنن الترمذی،رقم (٣٤٦٩).
اس حدیث میں اس کی یہ فضیلت بیان ہوئی ہے کہ جو شخص صبح و شام سو بار اسے پڑھے گا، قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال والا کوئی نہ ہوگا۔

”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ“ [1]

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔“

✿ سستی کے وقت مذکورہ کلمات ایک مرتبہ بھی کہے جا سکتے ہیں [2]

✿ ذیل کے کلمات صبح کے وقت سو مرتبہ پڑھیں:

”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

---

[1] **صحيح** ، مسند أحمد (٣٦٠/٢) السنن الكبرى للنسائی ،رقم (٩٧٧٠) وصححه الألبانی علی شرط الشيخين فی "الصحيحة" (١٣٧/٦).

یاد رہے اس سند میں ”سہیل بن ابی صالح“ نہیں ہیں، اور یہ سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اس حدیث میں اس کی فضیلت یہ بیان ہوئی ہے کہ جو شخص اسے صبح دس بار پڑھے گا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو غلطیاں مٹا دی جائیں گی، اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، نیز اس دن اس کی حفاظت کی جائے گی، اور جو شام کو اسے دس بار پڑھے گا تو اس کے بعد بھی یہی ثواب ملے گا۔

[2] **صحيح** ، سنن أبی داود ،رقم (٥٠٧٧) ،سنن ابن ماجه ،رقم (٣٨٦٧) وصححه الألبانی فی تعليقه علی "هداية الرواة" (٤٧٢/٢)رقم(٢٣٣٢).

اس سند میں ”سہیل بن ابی صالح“ ہیں، لیکن ان کا اختلاط محض معمولی تغیر کی حد تک ہے اس لیے جب تک کسی خاص روایت میں دلائل یا قرائن سے ان کی غلطی ثابت نہ ہو جائے، ان کی روایت رد نہ ہوگی۔

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ‘‘ [1]

’’اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔‘‘

ذیل کے کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھیں:

’’سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ‘‘ [2]

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم (٣٢٩٣) صحیح مسلم، رقم (٢٦٩١).
اس کی فضیلت یہ ہے کہ جو شخص دن میں سو بار اسے پڑھے گا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو خطائیں مٹائی جائیں گی، اور پورے دن شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اس آخری بات سے مستفاد ہوتا ہے کہ اسے دن شروع ہوتے ہی یعنی صبح پڑھنا چاہیے تا کہ پورے دن تک شیطان سے حفاظت ہو سکے۔ اور شام کے اذکار سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

[2] **صحیح مسلم**، رقم (٢٧٢٦)، سنن أبی داود، رقم (١٥٠٣).
بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ تسبیح کو مذکورہ ہر کلمہ کے ساتھ الگ الگ تین بار پڑھنا چاہیے، اس طرح:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

دیکھیے: سنن النسائی، رقم (١٣٥٢)، سنن الترمذی (٣٥٥٥) سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٠٨) وصححه الألبانی فی ”الصحیحة“ برقم (٢١٥٦).

''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات کی رضا کے برابر، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

ذیل کے کلمات صبح کے وقت پڑھیں:

'' اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا''[1]

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور ایسے عمل کا جو قبول کرلیا جائے۔''

ذیل کے کلمات دن میں سو مرتبہ کہیں:

'' اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''[2]

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

---

[1] **ضعیف**، سنن ابن ماجه، رقم (٩٢٥) وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة" (٣/٣٥).

اس کا تعلق نماز فجر کے بعد پڑھنے سے ہے، یہ روایت پیچھے گزر چکی ہے دیکھئے اسی کتاب کا (ص ٨٥) وہاں سند کی وضاحت ہو چکی ہے۔

[2] **صحیح بخاری**، رقم (٦٣٠٧)، صحيح مسلم، رقم (٢٧٠٢)، سنن الترمذی، رقم (٣٢٥٩)، سنن ابن ماجة، رقم (٣٨١٥) واللفظ له.

ذیل کے کلمات شام کے وقت تین مرتبہ پڑھیں:

”اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ [1]

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔“

دس مرتبہ ان الفاظ میں درود پڑھیں:

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ“ [2]

”اے اللہ! رحمت وسلامتی نازل فرما ہمارے نبی محمد (ﷺ) پر۔“

---

[1] **صحيح مسلم** ، رقم (٢٧٠٩) سنن ابن ماجه،رقم(٣٥١٨)، سنن الترمذی، تحقيق دكتور بشار(٥/٥٥٥)رقم (٣٦٠٤م١) وعنده "ثلاث مرات" وصححه الألبانی فی "صحيح الترغيب" (٤١٢/١).

اس حدیث میں اس کی فضیلت یہ بیان ہوئی ہے کہ جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے گا، اس رات اسے کوئی زہریلی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

[2] **ضعيف منقطع** ، الصلاة على النبی لابن أبی عاصم(ص٤٨)، المعجم الكبير للطبرانی كمافی جلاء الأفهام (ص١٢٧) وضعفه الألبانی فی "الضعيفة" برقم(٥٧٨٨) وفی "ضعيف الترغيب"(١/٢٠٠) .

مؤلف کی کتاب میں اس کے لیے علامہ البانی کی صحیح الترغیب والترہیب (۱/۲۷۳) کا حوالہ ہے، حالانکہ یہ حدیث ضعیف الترغیب والترہیب (۱/۲۰۰) میں ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔

سونے کے وقت کے اذکار ودعائیں

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶﴾ [1]

اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کریں، پھر مذکورہ سورتیں (سورۃ الاخلاص،

---

[1] صحیح البخاری، رقم (٥٠١٧) سنن أبی داود ،رقم(٥٠٥٦)، سنن الترمذی،رقم(٣٤٠٢).

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر ان پر پھونک ماریں۔ پھر سر، چہرے اور جسم کے سامنے سے شروع کرتے ہوئے طاقت کے مطابق سارے بدن پر پھیریں، اس طرح تین مرتبہ کریں

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴾ (البقرۃ ۲۵۵) [1]

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ جاوید (اور) قائم و دائم ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

[1] **صحيح**، صحيح ابن خزيمة ،رقم (٢٤٢٤)، السنن الكبرى للنسائى رقم (١٠٧٢٠) ورواه البخارى تعليقا برقم (٢٣١١) وصححه الألبانى فى "صحيح الترغيب"(١/٣٩٢).

اس حدیث میں آیت الکرسی پڑھنے کی یہ فضیلت وارد ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹنے سے قبل اسے پڑھ لے، اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک محافظ متعین کر دیا جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آ سکتا۔

زمین میں ہے کون ہے وہ جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے۔''

۞ ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ☆ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ ﴾ [سورة البقرة ۲۸۵ تا ۲۸۶] [1]

''رسول اللہ (ﷺ) اس ہدایت پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، (وہ کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے حکم سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! جو بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سب کو درگزر فرما اور ہمیں بخشش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس تو کافروں کے مقابلے میں

---

[1] **صحيح بخاری**، رقم(٤٠٠٨) صحيح مسلم ،رقم(٨٠٧) ، سنن أبی داود ،رقم (١٣٩٧) ،سنن الترمذی،رقم(٢٨٨١) سنن ابن ماجه ،رقم(١٣٦٨).
اس حدیث میں ان آیات کی یہ فضیلت وارد ہے کہ جو شخص کسی رات میں انہیں پڑھ لے گا اس کے لیے یہ آیات کافی ہوں گی۔

ہماری مدد فرما۔“

۞ ”بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ“ [1]

”اے میرے رب میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا، لہٰذا اگر تو میری روح روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

۞ ” اَللّٰهُمَّ [اِنَّكَ] خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ“ [2]

---

[1] **صحيح البخاري**، رقم(٦٣٢٠) ،واللفظ له ،صحيح مسلم ،رقم(٢٧٤١)، سنن أبي داود (٥٠٥٠)سنن الترمذي،رقم(٣٤٠١)،سنن ابن ماجه ،رقم (٣٨٧٤)
اس حدیث میں ان کلمات کو پڑھنے سے پہلے یہ تعلیم ہے کہ آدمی بستر کو تین بار جھاڑ لے اس کے بعد مذکورہ کلمات پڑھے۔ تین بار جھاڑنے والی بات سنن الترمذی، رقم (۳۴۰۱) میں ہے۔

[2] **صحيح مسلم** ، رقم (٢٧١٢) والسياق له ، مسندأحمد (٧٩/٢) ومابين المعكوفتين عنده .

”اے اللہ! تو نے میری روح پیدا فرمائی اور تو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے ہی لیے (تیرے ہی قبضے میں) اس کی موت اور حیات ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اسے موت دے تو اسے معاف فرمانا۔ اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

” اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ“ [1]

”اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“

” اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا“ [2]

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی، رقم (٣٣٩٨) من حديث حذيفة و اللفظ له، سنن أبی داود (٥٠٤٥) من حديث حفصة، و صححه الألبانی فی ”الصحيحة“ برقم (٢٧٥٤).

سنن أبي داود (٥٠٤٥) کی حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا میں اسے تین بار پڑھنے کا ذکر ہے، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے تین بار کی عدد کو شاذ قرار دیا ہے دیکھئے: الصحيحة (٦/٥٨٧).

حدیث میں اس دعاء کے پڑھنے کی کیفیت یہ وارد ہوئی ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعاء پڑھتے۔

[2] **صحيح البخاری**، رقم (٦٣١٤) و رقم (٦٣٢٥)، سنن الترمذی، رقم (٣٤١٧) و اللفظ لهم، سنن أبی داود، رقم (٥٠٤٩).

اور بخاری کی ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا“ [صحيح البخاری، رقم ٦٣٢٤]۔

مؤلف نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں لیکن ہم نے اکثر روایات کے پیش نظر مذکورہ الفاظ درج کیے ہیں، جو کہ خود صحیح بخاری میں دو مقامات پر ہیں۔

”اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔“

۞ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے) ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

” اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ (تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں) ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔

”اَللّٰهُ اَكْبَرُ “ (اللہ سب سے بڑا ہے) ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔ [1]

۞ ” اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ [السَّبْعِ] وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ“ [2]

---

[1] **صحيح بخاری**،رقم (۳۷۰۵) ، صحيح مسلم ،رقم (۲۷۲۷)،سنن أبی داود، رقم(۵۰٦۲)،سنن الترمذی،رقم(۳٤۰۸).

اس حدیث میں ان اذکار کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ اگر کوئی بستر پر آتے وقت انہیں پڑھ لے تو اس کے لیے یہ ایک خادم سے بہتر ہے۔

[2] **صحيح مسلم**،رقم،(۲۷۱۳)، والسياق له ، سنن الترمذی ،رقم (۳٤۸۱) و ما بين المعكوفتين عنده،سنن أبی داود ،رقم(۵۰۵۱)،سنن ابن ماجه،رقم(۳۸۷۳).

”اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب! اور زمین کے رب! اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے! اور اے تورات وانجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل کرنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو ہی اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی غالب ہے پس تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے پس تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے ہم سے (ہمارا) قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی بنا دے۔“

۞ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ“ [1]

”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانا دینے والا۔“

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٢٧١٥)، سنن أبي داود ،رقم (٥٠٥٣) سنن الترمذي،رقم (٣٣٩٦).

۞ " اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّ مَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ "[1]

"اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غائب وحاضر کو جاننے والے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف کسی برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔"

---

[1] **صحیح**، سنن الترمذی، رقم (٣٥٢٩)، من حدیث عبداللہ بن عمرو وصححه الألبانی، وانظر: الصحیحة (٦/٦٢٣).

یہ حدیث الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھیں: [سنن الترمذی، رقم (٣٣٩٢)، سنن أبي داود رقم (٥٠٦٧)] مؤلف نے اسی حدیث کے الفاظ نقل کیے ہیں، لیکن آخر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ٹکڑا شامل کر دیا ہے، جو کہ بالکل ہی الگ حدیث ہے۔ ہم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی کے الفاظ درج کیے ہیں، کیونکہ اس میں ایک ساتھ تمام الفاظ موجود ہیں۔

یہ دعاء سونے کے وقت سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق صبح وشام کی دعاؤں سے ہے، جیسا کہ پہلے اس موضوع کے تحت یہ دعا گزر چکی ہے، اسی کتاب کا (صفحہ ٩٩) دیکھئے۔

﴿1﴾ " سورۃ الم تنزیل السجدہ اور سورۃ الملک پڑھیں۔ ﴿1﴾

﴿1﴾ **صحیح**، سنن الترمذی، رقم (٣٤٠٤)، ورقم (٢٨٩٢) السنن الكبرى للنسائی، رقم (١٠٤٧٤) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (٥٨٥)

لیث بن ابی سلیم کی متابعت مغیرہ بن مسلم نے کردی ہے، مزید دیکھیں: [الأدب المفرد، رقم (١٢٠٧) عمل اليوم والليلة للنسائی رقم (٧٠٦)]

اس لیے لیث پر اعتراض کرنا غلط ہے۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ ابوالزبیر نے اس روایت کو جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے، لیکن پوچھنے پر انہوں نے اپنے استاذ کا نام بتادیا ہے کہ وہ صفوان ہیں اور یہ ثقہ تابعی ہیں، دیکھئے [مسند ابن الجعد (ص ٣٨٢) رقم (٢٦١١) عمل اليوم والليلة للنسائی رقم (٧٠٩) المستدرك للحاكم، ط الهند (٤١٢/٢)]

امام ابوالزبیر کو تدلیس سے تو متصف کیا گیا ہے اور وہ بھی کتاب سے روایت کے معنی میں، لیکن ان پر تدلیس تسویہ کا الزام کسی نے بھی نہیں لگایا ہے، اس لیے جب ابوالزبیر نے اپنے استاذ کا نام صفوان بتادیا تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ صفوان نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے ہی سنا ہے اور اس بیچ کوئی اور راوی نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ابوالزبیر نے جب اپنا استاذ صفوان کو بتایا ہے تو اب یہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں رہ گئی بلکہ یہ یا تو صفوان کا ارسال ہے یا صفوان نام کے یہ کوئی صحابی ہیں۔ حالانکہ اس سے ابوالزبیر پر یہ خطرناک الزام لگتا ہے کہ جب یہ حدیث سرے سے جابر رضی اللہ عنہ کی مسند میں سے تھی ہی نہیں، تو انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے کیسے بیان کردیا؟ ابوالزبیر ایک زبردست ثقہ امام ہیں، آپ تدلیس تو کر سکتے ہیں لیکن کسی بھی حدیث کو اپنی مرضی سے کسی صحابی کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔

مزید یہ کہ ابوالزبیر سے حدیث جابر ہی کی بابت سوال ہوا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ حدیث جابر کو آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے خود سنا ہے؟ یا کسی اور کے واسطے سے سنا ہے؟ اس کے جواب میں ان کا صفوان کا نام لینا یہی ظاہر کرتا ہے کہ حدیث جابر ہی کو انہوں نے صفوان سے سنا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے یہی بات کہی ہے جسے بعض لوگ سمجھ نہیں سکے دیکھئے: [الصحيحة (١٣٠/٢)] علامہ البانی رحمہ اللہ کی بات کی تائید ←

"اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّ رَھْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ آمَنْتُ

← اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جابر رضی اللہ عنہ کا صحیفہ تھا جس سے وہ روایت کرتے تھے اور اس کے بارے میں پوچھنے پر انہوں نے کہا: "منه ما سمعت، ومنه ما حدثت عنه" اس میں سے بعض وہ احادیث ہیں جن کو میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور بعض کو کسی اور نے مجھے جابر کے حوالے سے بیان کیا ہے۔[الضعفاء للعقیلی، ت د مازن(٣٨٢/٥) وإسناده صحیح]

ابوالزبیر کے اس بیان کو سامنے رکھ کر غور کریں، کہ جب زیر بحث حدیث کو انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور پوچھنے پر اپنے استاذ کا نام صفوان بتایا، تو یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو انہوں نے صفوان کے واسطے ہی روایت کیا ہے، اور صحیفہ میں اس کی موجودگی کے باعث انہوں نے اسے براہ راست جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کردیا ہے۔ نیز دیکھیں: **أنوار النصیحة** (ت/٣٤٠٤).

① **صحیح البخاری**، رقم (٦٣١٣)، واللفظ له، ورقم(٦٣١١) ورقم (٦٣١٥)، صحیح مسلم، رقم(٢٧١٠)، سنن أبی داود، رقم(٥٠٤٦)، سنن الترمذی، رقم (٣٥٧٤) سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٧٦)

اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ جب تم سونے چلو تو نماز کی طرح وضو کرلو پھر دائیں کروٹ لیٹ کر مذکورہ کلمات پڑھو۔ آگے بیان ہے کہ اگر اسی حالت میں فوت ہوگئے تو فطرت پر موت واقع ہوگی۔

بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ“ [1]

”اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی (ثواب میں) رغبت کرتے ہوئے اور (تیرے عذاب سے) ڈرتے ہوئے تیرے بارگاہ کے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ جائے نجات میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔“

رات کو کروٹ بدلتے وقت کی دعا

”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ“ [2]

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٦٣١٣)، واللفظ له، ورقم (٦٣١١) ورقم (٦٣١٥) صحيح مسلم، رقم (٢٧١٠)، سنن أبی داود، رقم (٥٠٤٦)، سنن الترمذی، رقم (٣٥٧٤) سنن ابن ماجه، رقم (٣٨٧٦).

اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ جب تم سونے چلو تو نماز کی طرح وضوء کر لو پھر دائیں کروٹ لیٹ کر مذکورہ کلمات پڑھو۔ آگے بیان ہے کہ اگر اسی حالت میں فوت ہو گئے تو فطرت پر موت واقع ہوگی۔

[2] **صحيح**، صحيح ابن حبان، رقم (٥٥٣٠) السنن الكبرى للنسائی (٧٦٤١)، المستدرك للحاكم (١/٥٤٠) وصححه الألبانی فی الصحيحة برقم (٢٠٦٦).

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، زبردست ہے، رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور (ان کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔“

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت کی دعا

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ“[1]

[1] **حسن لغيره**، مسند أحمد(٤/٥٧)، واللفظ له، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم (٢٥١٤٥) من حديث الوليد، السنن الكبرى للنسائی، رقم (١٠٥٣٣) وعمل اليوم والليلة للنسائی، رقم (٧٦٥)، الرد على الجهمية للدارمی (ص١٧٥) الدعاء للطبرانی (ص٣٣٣) من حديث عبدالله بن عمرو، وحسنه الألبانی فی ”الصحيحة“ برقم(٢٦٤).

اصل کتاب میں ”التامة“ کی جگہ ”التامات“ ہے بعض روایات میں یہی ہے، لیکن ہم نے مسند احمد کے الفاظ درج کیے ہیں کیونکہ حدیث ولید کی اکثر روایات میں یہی ہے۔ اس روایت کی دونوں سندیں ضعیف ہیں، حدیث ولید صحیح الاسناد مرسل ہے، اور حدیث عبداللہ بن عمرو، ابن اسحاق کے عنعنہ کے سبب ضعیف ہے، لیکن دونوں میں مذکورہ متن منقول ہے لہٰذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ واضح رہے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی جو روایت امام نسائی، امام دارمی، امام طبرانی نے نقل کی ہے اس میں صرف مرفوع حصہ ہے، لیکن بعض نے اس مرفوع حصہ کے ساتھ آخر میں موقوفاً یہ بھی نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مذکورہ دعا لکھ کر اپنے بعض بچوں کی گردن میں لٹکا دیتے تھے۔ چونکہ اس حصہ کی روایت میں ابن اسحاق منفرد ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں لہٰذا یہ حصہ ثابت نہیں ہے۔

’’میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں اس کی ناراضی اور اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔‘‘

اچھا یا برا خواب آئے یا اچانک آنکھ کھل جائے تو کیا کریں؟

۞ تین دفعہ اپنے بائیں طرف تھوکیں [1]

۞ برا خواب آئے تو شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین دفعہ اللہ کی پناہ مانگیں [2]

۞ اپنے محبوب لوگوں کے سوا کسی کو وہ خواب نہ بتائیں [3]

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم (٦٩٩٥) صحیح مسلم، رقم (٢٢٦١)، سنن أبی داود، رقم (٥٠٢١)، سنن الترمذی، رقم (٢٢٧٧)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٩٠٩).

[2] **صحیح مسلم**، رقم (٢٢٦٢)، سنن أبی داود، رقم (٥٠٢٢)، سنن ابن ماجه، رقم (٣٩٠٨) من حدیث جابر، السنن الکبری للنسائی، رقم (١٠٦٦٤) من حدیث أبی قتادة.

[3] **صحیح مسلم**، رقم (٢٢٦٣)، السنن الکبری للنسائی، رقم (١٠٦٧٢)، سنن أبی داود، رقم (٥٠١٩)، سنن الترمذی، رقم (٢٢٧٠).

جس پہلو لیٹے ہوں اسے بدل دیں (1)

" اگر چاہیں تو اٹھ کر نماز پڑھیں۔" (2)

قنوت وتر کی دعائیں

" اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، [وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ] ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ" (3)

(1) **صحیح مسلم**، رقم(٢٢٦٢) ، سنن أبی داود ،رقم(٥٠٢٢) ، سنن ابن ماجه رقم (٣٩٠٨)السنن الکبری للنسائی،رقم (٧٦٠٦).

(2) **صحیح البخاری**، رقم(٧٠١٧) ،صحیح مسلم ،رقم (٢٢٦٣) ، سنن أبی داود،رقم (٥٠١٩)،سنن الترمذی، رقم(٢٢٨٠)،سنن ابن ماجه،رقم (٣٩٠٦).

(3) **صحیح** ، سنن الترمذی ،رقم (٤٦٤ والسیاق له،سنن أبی داود ، رقم (١٤٢٥) سنن النسائی،رقم(١٧٤٦) سنن ابن ماجه ،رقم (١١٧٨) ، السنن الکبری للبیهقی، ط الهند (٢٠٩/٢) والزیادة التی بین المعکوفتین عنده ، وصححه الألبانی فی "أصل صفة الصلاة"(٩٧٣/٣) اصل کتاب میں " إنـه" سے پہلے "و" نہیں ہے،بعض روایات میں ایسا ہی ہے لیکن ہم نے ترمذی کے الفاظ نقل کیے ہیں، جو کہ سب سے بہتر اور جامع سیاق میں ہیں۔ نیز دیکھیں:أصل صفة الصلاة للألبانی (٩٧٣/٣)۔

”اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے کر ان میں (داخل کر) جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان میں (شامل کر) جنہیں تو نے عافیت دی اور میری سرپرستی فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے سرپرستی فرمائی اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کیے اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے (فیصلے کے) خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست بن جائے اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس سے تو دشمنی کرے اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔“

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ“ [1]

”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے ذریعے سے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود

[1] **صحيح**، سنن أبی داود ،رقم(١٤٢٧)، سنن الترمذی،رقم(٣٥٦٦)، سنن النسائی،رقم(١٧٤٧)، سنن ابن ماجه،رقم(١١٧٩) وصححه الألبانی فی ”صحيح أبی داود (١٦٩/٥)رقم(١٢٨٢).

اپنے آپ کی تعریف کی۔"

"اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِیْنَ مُلْحَقٌ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْضَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ مَنْ یَّكْفُرُكَ" [1]

"اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف کوشش اور جلدی کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور ہم تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور ہم تیرے لیے عاجزی اختیار کرتے ہیں اور ہم اس سے علیحدہ ہوتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔"

---

[1] **صحيح موقوف**، السنن الكبرى للبيهقي، ط الهند(٢/٢١١) وصحح إسناده البيهقي، وصححه الألباني في الإرواء(٢/١٧١)، یہ دعاء عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نماز فجر میں پڑھنا منقول ہے یعنی قنوت نازلہ سے متعلق ہے۔

وتر سے سلام پھیرنے کے بعد کی دعا

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" (پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزہ)

یہ کلمات تین دفعہ پڑھیں۔ تیسری دفعہ بآواز بلند کہیں، آواز کو لمبا بھی کریں [1]

آخر میں آپ یہ بھی پڑھتے: "رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ"، "فرشتوں اور روح (جبریل امین) کا رب۔" [2]

فکرمندی اور غم سے نجات کی دعائیں

" اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ ، وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ

---

[1] **صحيح** ، سنن النسائی ،رقم (١٦٩٩) ورقم (١٧٣٢) واللفظ له ، سنن أبی داود،رقم(١٤٣٠)وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داود "تحت الرقم(١٢٨٤).

[2] **صحيح** ، سنن الدارقطنی، ت الارنؤوط(٢/٣٥٥)رقم (١٦٦٠) السنن الكبری للبيهقی، ط الهند(٣/٤٠)، المعجم الأوسط ،رقم (٨١١٥) وعنده طريق آخر.

فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ‘‘[1]

[1] **صحيح** ، مسند أحمد(١/٤٥٢) ، المعجم الكبير(١٠/٢١٠) واللفظ له ، صحيح ابن حبان ، رقم (٩٧٢) وصححه الألباني في الصحيحة برقم (١٩٩).

اس روایت پر دو اعتراضات کیے جاتے ہیں، ایک یہ کہ ’’ابوسلمۃ الجہنی‘‘ مجہول ہے، دوسرے یہ کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ہے۔ جہاں تک پہلے اعتراض کی بات ہے تو عرض ہے کہ ابوسلمہ سے مراد ’’ابوسلمہ موسیٰ بن عبداللہ الجہنی‘‘ ہیں اور یہ ثقہ اور صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اس سند میں ان کے استاذ قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں، اور قاسم بن عبدالرحمٰن کی بعض سندوں میں صراحتاً ’’موسیٰ بن عبداللہ الجہنی‘‘ کا ذکر ہے، جو واضح دلیل ہے کہ قاسم سے روایت کرنے والے یہی ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: [الصحيحة (١/٣٨٤)] امام ابن معین رحمہ اللہ نے بھی یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ’’ابوسلمہ الجہنی‘‘ یہ ’’موسیٰ الجہنی‘‘ ہی ہے، [تاريخ ابن معين، رواية الدوري (٣/٤٤٢)]

مسند احمد کے معلقین کا کہنا ہے کہ بعض ائمہ نے ’’ابوسلمہ الجہنی‘‘ اور ’’موسیٰ الجہنی‘‘ کو الگ الگ ذکر کیا ہے، لہٰذا یہ دونوں الگ الگ ہیں، عرض ہے کہ جن لوگوں نے بھی ان دونوں کو الگ الگ ذکر کیا ہے، انہیں اس بات کا علم نہیں ہوسکا کہ ’’موسیٰ الجہنی‘‘ کی کنیت ’’ابوسلمہ‘‘ بھی ہے، جبکہ امام مقدسی و امام مزی نے موسیٰ الجہنی کی کنیت ’’ابوسلمہ‘‘ ذکر کی ہے [الکمال للمقدسی: ٩/٦٣، تہذیب الکمال للمزی ٢٩/٩٦]

رہی یہ بات کہ امام مزی نے قاسم بن عبدالرحمان کے شاگردوں میں ’’موسیٰ الجہنی‘‘ اور ’’ابوسلمہ الجہنی‘‘ کو الگ الگ ذکر کیا ہے، تو ظاہر ہے کہ اپنے سے پیش رو بعض مصنفین کی پیروی میں انہوں نے ایسا کیا ہے لیکن جب انہوں نے خود یہ معلومات دے دی ہے کہ موسیٰ الجہنی کی کنیت ابوسلمہ ہے، تو مذکورہ دلائل کے پیش نظر ان دونوں کو ایک مان لینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہونی چاہیے۔

جہاں تک دوسرے اعتراض کی بات ہے تو عرض ہے کہ جن لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے ←

”اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری ہی کنیز کا بیٹا

← عبدالرحمٰن کے سماع کا انکار کیا ہے، ان کے مقابلے میں جن لوگوں نے سماع کا اثبات کیا ہے ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے، نیز مثبتین کے پاس ٹھوس دلائل بھی ہیں، مزید یہ کہ مثبت کا قول نافی پر مقدم ہوتا ہے۔

تنبیہ: - اس حدیث پر اہل علم کی بحث دیکھیں تو سب کا کلام، مذکورہ دونوں امور سے متعلق ہی ہے لیکن بعض نے یہ نکتہ آفرینی کی ہے کہ اس سند میں ”عبدالرحمٰن بن مسعود“ مدلس ہیں اور عن سے روایت کیا ہے، حالانکہ ابن حجر رحمہ اللہ سے قبل کسی نے انہیں مدلس نہیں کہا ہے، اور خود ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی طبقات کے علاوہ جہاں بھی عبدالرحمٰن کا ذکر کیا یا ان کی سند پر بحث کی ہے، کہیں بھی ان کی تدلیس کا حوالہ نہیں دیا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ابن حجر رحمہ اللہ کے اس قول کی بنیاد یہ بات ہے کہ عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے بعض احادیث سنی ہیں اور ان کی بعض احادیث کسی اور سے سن کر خود ان سے روایت کر دیا ہے۔ اور یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔

دراصل عبدالرحمٰن کے اپنے والد سے سماع سے متعلق اہل علم کا تین موقف ہے۔ اول: مطلقاً سماع کا انکار۔ دوم: مطلقاً سماع کا اثبات، یہی راجح ہے۔ سوم: جہاں عبدالرحمٰن نے سماع کی صراحت کی ہے وہاں سماع کا اثبات، ورنہ سماع کا انکار، اس تیسرے موقف سے ہی ان پر تدلیس کا الزام لگتا ہے لیکن یہ موقف سراسر غلط ہے، کیونکہ اس بات کی دلیل یہ نہیں ہے کہ، عبدالرحمٰن نے کسی واسطے سے اپنے والد کی روایت سن کر واسطے کو حذف کر کے، براہ راست اپنے والد سے روایت کر دیا ہے، بلکہ اس کی دلیل محض یہ قیاس آرائی ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے وقت بہت چھوٹے تھے تو ان سے زیادہ احادیث کیسے سن سکتے ہیں، عرض ہے کہ اگر وہ ایک بھی حدیث سن سکتے ہیں، تو ساری احادیث سننے کا امکان ہوگیا، لہٰذا بغیر کسی خاص دلیل کے محض ان کی عمر دیکھ کر دیگر احادیث میں ان کے سماع کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ الغرض یہ کہ عبدالرحمٰن کو مدلس کہنے کی بنیاد جس موقف پر استوار ہے وہ موقف نہ صرف جمہور ائمہ کے خلاف ہے بلکہ غلط بھی ہے۔ اس حدیث کے دفاع میں یہ چند باتیں انتہائی اختصار کے ساتھ رکھی گئی ہیں، ان شاء اللہ کسی اور موقع سے ہم اس پر مزید تفصیل کے ساتھ بات کریں گے۔

ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا ہی حکم جاری وساری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ مبنی برانصاف ہے، میں تیرے ہر اس خاص نام کے ذریعے سے تجھ سے درخواست کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس (رکھنے کو) خاص کیا ہے، (میں درخواست کرتا ہوں) کہ تو قرآن مجید میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور، میرے غموں کا علاج اور میری فکروں کا تریاق بنادے۔''

۞ '' اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَالۡعَجۡزِ وَالۡكَسَلِ وَالۡبُخۡلِ وَالۡجُبۡنِ وَضَلَعِ الدَّیۡنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ''[1]

''اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعے سے پریشانی اور غم سے عاجز ہوجانے اور کاہلی سے بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔''

[1] **صحیح البخاری**،رقم (٦٣٦٣) واللفظ له ، صحیح مسلم ، رقم(٢٧٠٦)، سنن أبی داود ،رقم(١٥٤٠)،سنن الترمذی،رقم(٣٤٨٤)سنن النسائی،رقم(٥٤٥٠) .

بے قراری اور اضطراب کے وقت کی دعائیں

۞ ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ“[1]

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) بہت عظمت والا ہے، بڑا بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔“

۞ ” اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ“[2]

”اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں پس تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی

---

[1] **صحيح البخارى**، رقم(٦٣٤٦)،صحيح مسلم،رقم(٢٧٣٠) ، سنن الترمذى، رقم(٣٤٣٥)،سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٨٣).

[2] **حسن** ، سنن أبى داود ،رقم(٥٠٩٠)واللفظ له ، مسند أحمد(٤٢/٥) صحيح ابن حبان،رقم(٩٧٠) وحسنه الألبانى فى "تخريج الكلم الطيب" (ص١١٨).

جعفر بن میمون حسن الحدیث راوی ہے، لہٰذا اس کے سبب اس حدیث کو ضعیف کہنا درست نہیں ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے : **أنوار النصيحة** (د/٥٠٩٠).

مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے سب کام سنوار دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

"لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ" [1]

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں۔"

"اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا" [2]

"اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"

دشمن اور صاحب سلطنت سے ملتے وقت کی دعائیں

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" [3]

"اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں

---

[1] **صحيح**، سنن الترمذی (٣٥٠٥) المستدرك للحاكم (١/٥٠٥) و صححه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم(١٢٣) وفی "الصحيحة" برقم(١٧٤٤).

[2] **صحيح** ،سنن أبی داود (١٥٢٥)،سن ابن ماجه (٣٨٨٢) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داود (٥/٢٥٥)" رقم(١٣٦٤) "الصحيحة" برقم (٢٧٥٥).

[3] **صحيح** ، سنن أبی داود ،رقم(١٥٣٧)،المستدرك للحاكم(٢/١٤٢) وصححه و وفقه الذهبی ،صحيح ابن حبان،رقم(٤٧٦٥) ، مسند الرويانی ، ←

سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔“

۞ ” اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ [اَنْتَ] نَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ “[1]

← رقم (٤٦١) وصححه الألباني فی ”صحیح أبی داود “(٢٦٣/٥)رقم(١٣٧٥)
قتادہ نے مسند رویانی، رقم (۴۶۱) کی روایت میں تحدیث کی صراحت کردی ہے، لہٰذا انقطاع اوران کے عنعنہ پر اعتراض کی بات درست نہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: أنوار النصیحة (د/١٥٣٧)

[1] **صحیح** ، سنن أبی داود، رقم(٢٦٣٢) والسیاق لـه ، سنن الترمذی، رقم (٣٥٨٤) و الزیادة التی بین المعکوفتین عنده ، صحیح ابن حبان، رقم(٤٧٦١) وصححه الألبانی فی ”صحیح أبی داود (٣٨٣/٧)“ رقم (٢٣٦٦)

اس سند میں قتادہ کا عنعنہ ہے، لیکن مسند الحارث کی روایت میں ”ابومجلز لاحق بن حمید“ نے قتادہ کی متابعت کردی ہے۔ بعض نے ابومجلز سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے، اور مسند الحارث کے بھی بعض نسخوں میں یہ روایت مرسلاً ہی ہے، لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک نسخہ میں اسے موصولاً بھی دیکھا ہے اور اس پر اعتماد ظاہر کیا ہے، [المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة(٤٠٦/٩)]

چونکہ ابومجلز ارسال کرنے والے راوی ہیں، اس لیے عین ممکن ہے کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسے سن رکھا ہو اور کبھی اختصار کرتے ہوئے اسے مرسلا بھی بیان کیا ہو۔ تاہم اگر اسے مرسل ہی مان لیں، تو مرسلاً اس کی سند صحیح ہے لہٰذا اس سے استشہاد کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، ایک دوسری صحیح حدیث میں ”اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ“ کے الفاظ ثابت ہیں، دیکھئے: [مسند أحمد ط المیمنیة(٣٣٢/٤) وإسناده صحیح علی شرط مسلم]

ان شواہد کی روشنی میں یہ حدیث بالکل صحیح ثابت ہوتی ہے۔ والحمدللہ، مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: أنوار النصیحة (د/٢٦٣٢)

”اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، تیری ہی توفیق سے میں چلتا پھرتا اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیرے ساتھ ہی (دشمن سے) لڑتا ہوں۔“

✧ ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ“ [1]

”ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

بادشاہ کے ظلم سے خوف کی دعائیں

✧ ” اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَاَحْزَابِهٖ مِنْ خَلَائِقِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ يَطْغٰى عَزَّ

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٤٥٦٣)، السنن الكبرى للنسائی، رقم (١٠٣٦٤)، التوكل على الله لابن أبی الدنيا، رقم (٣١).

صحیح بخاری میں صاف موجود ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”**وقالها محمد** صلی اللہ علیہ وسلم“ ”یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کہے ہیں“ اس سے واضح ہے کہ یہ روایت صریحاً مرفوع ہے، لہٰذا بعض کا اسے صحیح بخاری ہی کے حوالے سے موقوف بتلانا غلط ہے۔

واضح رہے کہ سنن ابی داود، رقم (٣٦٢٧) مسند احمد (٦/٢٤) وغیرہ میں ”**حسبی الله ونعم الوكيل**“ کے الفاظ کے ساتھ ایک اور قولی مرفوع حدیث ہے، لیکن اس کی سند میں بقیہ مدلس ومسوی ہے اور سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ“[1]

”اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب، اور عرش عظیم کے رب! تو میرا فلاں بن فلاں سے اور اس کے گروہوں سے جو بھی تیری مخلوق میں سے ہیں پناہ دینے والا بن جا، اس بات سے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے۔ تیری پناہ مضبوط ہے، اور تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

ذیل کے کلمات تین مرتبہ پڑھیں:

”اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّىْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ“[2]

[1] **صحيح**، الأدب المفرد للبخاری، رقم (٧٠٧) واللفظ له، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم (٣١١٣٤) وصححه الألبانی فی صحيح الأدب المفرد، (ص٢٦٣).

[2] **صحيح**، الأدب المفرد للبخاری، رقم (٧٠٨)، واللفظ له، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم (٣١١٣٦) وصححه الألبانی فی صحيح الأدب المفرد (ص٢٦٤).

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ زور اور غلبے والا ہے۔ اللہ ان سے کہیں زیادہ طاقت والا ہے جن سے میں خوف کھاتا اور ڈرتا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اس کی اجازت سے (گر سکتے ہیں) تیرے فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اس کی پیروکاروں ، اور اس کے ساتھیوں کے شر سے خواہ جنوں سے ہوں یا انسانوں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا پشت پناہ بن جا، تیری تعریف عظیم ہے اور تیری پناہ مضبوط ہے اور تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

دشمن کے لیے بددعا

۞ ” اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ “[1]

”اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے (مخالف) گروہوں کو شکست سے دوچار فرما، اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔“

[1] صحيح البخاری ،رقم(٢٩٣٣) واللفظ له ، صحيح مسلم ،رقم (١٧٤٢)، سنن أبی داود ،رقم(٢٣٦١)،سنن الترمذی،رقم(١٦٧٨)،سنن ابن ماجه (٢٧٩٦).

لوگوں کے شر سے ڈریں تو یہ دعا مانگیں

"اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ" (1)

"اے اللہ! تو مجھے ان سے کافی ہو جا، جس طرح تو چاہے۔"

جسے ایمان میں شک ہو جائے وہ کیا کرے؟

- اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (2)
- اس چیز یا کام سے رک جائے جس میں شک ہو (3)
- پھر یہ کلمات کہے: "آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ" "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔" (4)
- ان کلمات کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھے:

﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ

(1) صحیح مسلم، رقم(۳۰۰۵)، مسندأحمد(۱۷/٦).

(2) صحیح البخاری، رقم(۳۲۷٦)، صحیح مسلم، رقم(۱۳٤)، سنن أبی داود، رقم(٤۷۲۲).

(3) صحیح البخاری، رقم(۳۲۷٦)، صحیح مسلم، رقم(۱۳٤).

(4) صحیح مسلم، رقم(۱۳٤)، مسند أحمد ط المیمنیة(۲/۳۳۱) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(٤۷۲۱).

شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ [الحدید۳] [1]

''وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔''

قرض سے نجات کی دعائیں

۞ '' اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ '' [2]

---

[1] **حسن**، سنن أبی داود، رقم(٥١١٠)، المختارة للضياء (١٠/٤٢٠)، تفسير ابن أبی حاتم(١٩٨٥/٦) وحسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب" رقم(١٣٦).

[2] **حسن**، سنن الترمذی، رقم (٣٥٦٣)، مسند أحمد ط الميمنية (١٥٣/١) وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٢٦٦).

تنبیہ:-مؤلف کی مفصل کتاب ''الذکر والدعاء والعلاج بالرقی من الکتاب والسنۃ'' کی تخریج کرنے والے شیخ یاسر بن فتحی المصری کو عجیب وہم ہوا ہے موصوف نے اس سند میں موجود ''عبدالرحمٰن بن اسحاق'' کو ''ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی'' سمجھ لیا جو کہ بالاتفاق ضعیف ہے، پھر اسی غلط فہمی میں موصوف نے اس حدیث کو ضعیف کہہ دیا[الذكر والدعاء ---(٣٩٥/١)]

جبکہ اس حدیث میں ''عبدالرحمٰن بن اسحاق'' سے مراد ''عبدالرحمٰن بن اسحاق القرشی المدنی'' ثقہ ہیں جیسا کہ مسند احمد وغیرہ کی سندوں میں صراحت موجود ہے۔ نیز دیکھیں: أنوار البدر فی وضع اليدين على الصدر: ص ٥٩٠ طبع بيت السلام۔

''اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام (کردہ) چیزوں سے کافی ہوجا اور مجھے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔''

۞ ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ'' [1]

''اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں پریشانی اور غم سے عاجز ہوجانے اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔''

قرآن اور نماز میں وسوسے سے بچاؤ کی دعا

۞ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ''

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

یہ دعا پڑھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیں [2]

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٦٣٦٣) واللفظ له، صحيح مسلم، رقم(٢٧٠٦)، سنن أبی داود، رقم(١٥٤٠)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٨٤) سنن النسائی (٥٤٥٠).

[2] **صحيح مسلم**، رقم(٢٢٠٣)، مسند أحمد ط الميمنية(٤/٢١٦).

اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ عثمان ابی العاص رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز میں اپنے وسوسہ کا ذکر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ تعلیم دی، عثمان ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ نے مجھ سے یہ چیز دور کردی۔

مشکلات کے حل کی دعا

"اَللّٰھُمَّ لاَ سَھْلَ اِلاَّ مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا ، وَّ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا" [1]

"اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر وہی جسے تو آسان کر دے اور تو مشکل کام جب چاہے آسان کر دیتا ہے۔"

گناہ کر بیٹھیں تو کیا کہیں اور کیا کریں؟

جو شخص کوئی گناہ کرے تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ [2]

شیطان کب بھاگتا ہے؟

شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی جائے تب [3]

---

[1] **صحیح** ، عمل الیوم واللیلة للسنی ،رقم (۳۵۱) واللفظ له ، صحیح ابن حبان،رقم(۹۷٤) وصححه الألبانی فی الصحیحة برقم(۲۸۸٦).

[2] **صحیح** ، سنن أبی داود ،رقم(۱۵۲۱) ، سنن الترمذی،رقم(٤۰٦) ، سنن ابن ماجه (۱۳۹۵)وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود (۵/۲۵۲)" رقم (۱۳٦۱)

[3] سورة المؤمنون: آیات (۹۷تا۹۸).

نیز وہ تمام احادیث جن میں مختلف مواقع سے شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے استعاذہ کی تعلیم دی گئی ان سے بھی ایک عمومی مسئلہ نکلتا ہے کہ ہر طرح کے شیطانی وسوسہ کا ایک علاج استعاذہ ہے۔

جب اذان ہو [1]

مسنون اذکار اور قرآن کی قرأت کریں تب [2]

[1] صحیح بخاری (۶۰۸) اور صحیح مسلم (۳۸۹) وغیرہ کی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نماز کے لیے جو اذان دی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگتا ہے، لیکن کیا غیر نماز والی اذان سے بھی شیطان بھاگتا ہے؟ یہ محتاجِ دلیل ہے، بلکہ نماز کے علاوہ محض شیطان بھگانے کے لیے اذان دینا ہی فی نفسہ ثابت نہیں۔

بعض روایات میں شیطان بھگانے کے لیے اذان دینے کی بات وارد ہے مگر یہ روایات ضعیف ہیں دیکھئے:[مسند أحمد ط الميمنية (۳/۳۰۵) ، مصنف عبد الرزاق، ت الأعظمي (۵/۱۶۰) وضعفه الألباني في الضعيفة برقم (۱۱۴۰)].

طبرانی وغیرہ میں اسی سلسلے کی کچھ اور روایات ہیں جو موضوع و من گھڑت ہیں۔غرض یہ کہ خاص شیطان کو بھگانے کے لیے اذان دینے سے متعلق کوئی بھی حدیث ثابت نہیں ہے۔

[2] صحیح حدیث ہے کہ گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگتا ہے، (صحیح مسلم، رقم ۷۸۰) درج ذیل چیزوں کے اہتمام سے بھی شیطان بھاگتا ہے:

صبح وشام کے اذکار، سونے اور بیدار ہونے کے اذکار، گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں، اس کے علاوہ دیگر تمام مسنون اذکار ، مثلاً سوتے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت، اسی طرح جس دن میں سو بار " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ " کہا اس دن وہ شیطان سے محفوظ رہے گا، دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (۱۰۵)۔اسی طرح (نمازوں کی) اذانیں بھی شیطان کو بھگاتی ہیں۔

تدبیر الٹ جانے پر بے بسی کی دعا

"قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ"[1]

"اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔"

نومولود کی مبارکبادی اور اس کا جواب

"بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ لَكَ وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَبَلَغَ اَشُدَّهٗ وَرُزِقْتَ بِرَّهٗ"[2]

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (٢٦٦٤) اس حدیث میں ہے:
"قوی مومن اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مؤمن سے، اور ہر ایک طرح کا مومن بہتر ہے، نفع بخش کاموں کی حرص رکھو اور اللہ سے مدد طلب کرتے رہو، اس میں عاجزی نہ دکھاؤ، اگر کوئی مصیبت لاحق ہو تو یوں نہ کہو کہ: اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو ایسا ہو جاتا، بلکہ کہو جو اللہ نے مقدر کیا اور چاہا وہ ہوا۔ کیونکہ "اگر" شیطانی عمل کا دروازہ کھولتا ہے"۔

[2] **ضعیف مقطوع** : **الأذکار النوویة للإمام النووی** (١/٣٦٣) امام نووی کی اس کتاب میں یہ اثر حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہے لیکن شاید یہ کتابت کی غلطی ہے اور صحیح "حسن" ہے، کیونکہ حسن بصری ہی کی طرف منسوب ایسے الفاظ ملتے ہیں، لیکن امام حسن بصری سے بھی یہ ثابت نہیں ہیں، ابن القیم نے حسن بصری کا قول ابن المنذر کے حوالے سے نقل کیا ہے (تحفۃ المودود ص ٢٩) لیکن ابن المنذر کی یہ سند دستیاب نہیں ہے، البتہ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ اس کی سند (مسند ابن الجعد ص ٤٨٨) میں موجود ہے، لیکن اس میں "ہیثم"، سخت ضعیف ہے۔ اس کی کچھ اور سندیں ہیں لیکن سب کی سب ضعیف ہیں ←

''اللہ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم عطا کرنے والے کا شکر کرو اور (یہ بچہ) اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو۔''

مبارکباد سننے والا جواب دیتے ہوئے کہے:

''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَّرَزَقَكَ اللّٰهُ مِثْلَهٗ وَاَجْزَلَ ثَوَابَكَ''[1]

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تم پر برکت فرمائے اور اللہ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے اور اللہ تمہیں اس جیسا عطا فرمائے اور تمہارا ثواب بہت زیادہ کرے۔''

← البتہ اس موقع پر حسن بصری سے یہ الفاظ ثابت ہیں: ''جَعَلَهُ اللّٰهُ مُبَارَكًا عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ'' [الدعاء للطبرانی، ت محمد سعید، رقم(٩٤٥) وإسناده حسن] یہی الفاظ ایوب السختیانی سے بھی ثابت ہیں [العیال لابن ابی الدنیا، رقم(٢٠٢) وإسناده حسن].
نبی ﷺ سے نومولود کے لیے برکت کی دعا دینا ثابت ہے، [صحیح البخاری، رقم(٥٤٦٧)] لیکن اس کا صیغہ بسند صحیح منقول نہیں ہے۔ مسند بزار میں یہ الفاظ مرفوعاً وارد ہیں: ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهِ وَجَعَلَهُ بَرًّا تَقِيًّا'' [مسند البزار، رقم(٧٣١٠)] اس کے رجال ثقہ ہیں لیکن سند مرسل ہے۔

[1] یہ امام نووی رحمہ اللہ کا خود کا قول ہے دیکھیں: الأذکار النوویة للإمام النووی (١/٣٦٣).

بچوں کو اللہ کی پناہ میں دینے کی دعا

۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے:

”أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ“ [1]

”میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔“

بیمار پرسی کے وقت مریض کے لیے دعائیں

۞ ”لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ“ [2]

”کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔“

---

[1] **صحيح البخاري**، رقم(٣٣٧١)، سنن أبي داود، رقم(٤٧٣٧)، سنن الترمذي، رقم (٢٠٦٠)، واللفظ لأصحاب السنن ـ سنن ابن ماجه، رقم(٣٥٢٥)
تنبيه:- بعض نے ”أَعُوْذُ“ کو سنن الترمذی، رقم (٢٠٦٠) کی طرف منسوب کر دیا ہے اور ”أُعِيذُكُمَا“ کو صحیح بخاری، رقم (٣٣٧١) کی طرف منسوب کر دیا ہے، جبکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔

[2] **صحيح البخاري**، رقم (٣٦١٦).

ذیل کے کلمات سات مرتبہ پڑھیں:

"اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ "[1]

"میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔"

بیمار پرسی کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو وہ بیٹھنے تک جنت کے میووں میں چلتا ہے۔ جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا

---

[1] **صحيح** سنن أبی داود ، رقم(٣١٠٦) ،سنن الترمذی، رقم(٢٠٨٣) وصححه الألبانی فی "صحيح سنن أبی داود "(٤٢٣/٨) رقم (٢٧١٩).
اس حدیث میں اس دعاء کی یہ فضیلت وارد ہے کہ جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس اسے پڑھے گا، جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو تو اللہ اسے شفاء دے دے گا۔

کرتے رہتے ہیں۔"[1]

زندگی سے ناامید مریض کی دعائیں

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"[2]

"اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔"

نبی کریم ﷺ وفات کے وقت اپنے ہاتھ پانی میں ڈال کر اپنے چہرہ

---

[1] **صحیح**، سنن أبی داود، رقم(٣٠٩٨) سنن الترمذی، رقم(٩٦٩)، سنن ابن ماجه، رقم(١٤٤٢) مسند أحمد ط المیمنیة(١/٨١) واللفظ له، وصححه الألبانی فی الصحیحة برقم(١٣٦٧).

"حکم بن عتیبہ" سے شعبہ نے روایت کیا ہے، پھر شعبہ کے بہت سارے شاگردوں کے ذریعہ یہ روایت مروی ہے، لہٰذا حکم کے عنعنہ پر اعتراض درست نہیں ہے، اور اس سند میں اعمش کا وجود نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اس کی بہت ساری سندیں ہیں تفصیل کے لیے دیکھئے: شیخ یاسر بن فتحی المصری کی تخریج کے ساتھ مؤلف کی اصل کتاب [الذکر والدعاء ...(١/٤٢٣-٤٢٨)].

البتہ اس کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے، لیکن الفاظ اجتہادی نہیں ہیں لہٰذا موقوف روایت بھی حکماً مرفوع ہے۔ شیخ یاسر بن فتحی المصری نے کئی موقوف روایات بھی پیش کی ہیں مثلاً: مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم(١١١٥٠) اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

[2] **صحیح البخاری**، رقم(٥٦٧٤)، صحیح مسلم، رقم(٢٤٤٤) سنن الترمذی، رقم(٣٤٩٦) سنن ابن ماجه، رقم(١٦١٩).

مبارک پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ. " "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً موت کی کئی سختیاں ہیں۔" [1]

" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ " [2]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ کے

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم(٤٤٤٩) .

[2] **صحيح** ، سنن الترمذی ،رقم(٣٤٣٠) واللفظ منه ،سنن ابن ماجه ، رقم(٣٧٩٤) و صححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(١٣٩٠).

ابواسحاق السبیعی نے سماع کی صراحت کردی ہے، دیکھئے:[التوحيد لابن منده ، رقم (١٦٠) السنن الكبری للنسائی،رقم (١٠١٠٨)مصنف عبدالرزاق،بتحقق أيمن الأزهری (٣/٢٣٩)رقم (٦٠٧٠)] لہٰذا بعض کا ابواسحاق السبیعی کے عنعنہ کے سبب اس روایت کو ضعیف قرار دینا غلط ہے، مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: أنوار النصيحة (ت/٣٤٣٠).

سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق ہی سے۔''

قریب الموت کو تلقین کرنے کا حکم

۞ جس کا آخری کلام ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' ہو وہ جنت میں جائے گا۔ [1]

مصیبت کے وقت نعم البدل مانگنے کی دعا

۞ ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا'' [2]

''یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ! مجھے میرے صدمے میں اجر دے اور مجھے بدلے میں اس سے زیادہ بہتر دے۔''

[1] **صحيح**، سنن أبى داود ،رقم(٣١١٦) ، مسند البزار ،رقم (٢٦٢٦) وصححه الألبانى فى تعليقه على ''هداية الرواة''(١٨٨/٢) رقم(١٥٦٤) .

[2] **صحيح مسلم**، رقم(٩١٨) واللفظ له ، سنن أبى داود ،رقم (٣١١٩).

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ[1] وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ"[2]

"اے اللہ! فلاں شخص کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بنا اور ہمیں اور اسے معاف فرما! اے رب العالمین! اور اس کے لیے اس کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کے لیے اس میں روشنی کر دے۔"

نماز جنازہ کی دعائیں

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ

---

[1] فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لیں گے جس کی وفات ہوئی ہے۔

[2] **صحيح مسلم**، رقم(۹۲۰) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(۳۱۱۸).

الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ]'' [1]

''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اس سے درگزر فرما اس کی مہمان نوازی اچھی کر اور اس کی قبر فراخ کر دے اور اس کے گناہ پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔ اور اسے گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے اور اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں اور بیوی جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

'' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ

[1] صحيح مسلم، رقم(٩٦٣)، واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم(١٥٠٠) السنن الكبرى للنسائي، رقم ١٩٨٣) وما بين المعكوفتين عندهما، وهو أيضا عند مسلم لكن بالشك، سنن الترمذي، رقم(١٠٢٥).

مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيمَانِ اَللّٰهُمَّ لَاَ تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ" [1]

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو معاف فرما دے، یاالٰہی! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو فوت کرے، اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔''

---

[1] **صحيح**، سنن أبى داود، رقم(٣٢٠١)، سنن ابن ماجه، رقم(١٤٩٨) و اللفظ له، سنن الترمذى، رقم(١٠٢٤)، سنن النسائى، رقم(١٩٨٦)، السنن الكبرى للبيهقى، ط الهند(٤١/٤) وصححه الألبانى فى "أحكام الجنائز" (ص١٢٤).

سنن أبي داود کی سند میں ''یحییٰ بن ابی کثیر'' کے عنعنہ پر اعتراض درست نہیں ہے، کیونکہ وہ تدلیس سے بری ہیں، بعض اہل علم نے ارسال کے معنی میں ان کے لیے تدلیس کا لفظ بولا ہے وہ حقیقی مدلس ہرگز نہیں ہیں، اس سلسلے میں علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے لیے دیکھئے: [الروض الداني، (ص ١٦٥، ١٦٦)] نیز دیکھئے: [الضعفاء للعقيلى، ت د مازن(٣٩٥/٦) وإسناده حسن، تهذيب الكمال للمزى (٧٨/١٠)].

سنن ابن ماجہ کی سند بھی صحیح ہے کیونکہ محمد بن اسحاق نے ''أمالي محمد بن إبراهيم الجرجاني'' میں سماع کی صراحت کردی ہے، (أمالي محمد بن إبراهيم الجرجاني، (ق ١٧٥/أ) اس کی سند صحیح ہے، لہٰذا محمد بن اسحاق کے عنعنہ پر اعتراض درست نہیں ہے۔

۞ ”اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ“[1]

”اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، پس تو اسے فتنۂ قبر اور آگ کے عذاب سے بچا اور تو وفا اور حق والا ہے پس تو اسے معاف فرما اور اس پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

۞ ”اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْٓ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ“[2]

---

[1] **صحيح**، سنن ابن ماجه، رقم (١٤٩٩) واللفظ له، سنن أبى داود، رقم (٣٢٠٢) الأوسط لابن المنذر (٥/٤٤١) وصرح الوليد بالسماع المسلسل عنده، وصححه الألبانى فى "أحكام الجنائز" (ص١٢٥).

[2] **حسن**، المستدرك للحاكم (١/٣٥٩) واللفظ له، الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم، رقم (٤٤٤) وصححه الحاكم و وافقه الذهبى والألبانى، انظر: أحكام الجنائز للألبانى (ص١٢٥).

یزید بن رکانہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں جیسا کہ امام حاکم نے صراحت کی ہے، لہٰذا ارسال کا ←

''اے اللہ! تیرا بندہ (یہ) تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہو گیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گنہگار تھا تو اس کی برائیوں سے درگزر کر۔''

بچے کی نماز جنازہ کی دعائیں

''اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ''[1]

''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچا۔''

← اعتراض درست نہیں ہے۔ تقریباً انہیں الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے دیکھیں: [صحیح ابن حبان، ت الأرنؤوط (رقم ۳۰۷۳)] لیکن اس کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے، بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں طرح صحیح ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اسے مرفوع بیان کیا ہے اور کبھی موقوف بیان کیا ہے۔

[1] **صحیح موقوف**: موطأ مالك ت عبد الباقی (۱/۲۲۸) واللفظ له، مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم (۱۱۹۳٦) وصححه الألبانی فی تحقیق المشکاة، رقم (۱٦۸۹).

اس روایت میں ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نماز جنازہ پڑھی، جس نے ابھی کوئی خطا نہ کی تھی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا میں یہ کلمات پڑھے۔

یہ دعا بڑے لوگوں کے جنازے میں بھی ایک طویل دعا کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے، اسی کتاب کا صفحہ (۱۴۸) دیکھیے۔

اگر درج ذیل کلمات پڑھیں تو بھی بہتر ہے:

”اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَّذُخْرًا لِّوَالِدَيْهِ وَشَفِيْعًا مُّجَابًا اَللّٰھُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَ اَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيْمِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَسْلَافِنَا وَ اَفْرَاطِنَا وَمَنْ سَبَقَنَا بِالْاِيْمَانِ“ [1]

”الٰہی! اسے میرِ منزل اور اپنے والدین کے لیے ذخیرہ بنادے اور (ان کے لیے) ایسا سفارشی بنادے جس کی سفارش قبول ہو۔ اے اللہ! اس کی وجہ سے ان دونوں کی ترازوئیں بھاری کردے اور اس کی وجہ سے ان کے اجر زیادہ کردے اور اسے صالح مومنوں کے ساتھ ملادے اور اسے ابراہیم (علیہ السلام) کی کفالت میں کردے اور اسے اپنی رحمت کے ساتھ دوزخ کے عذاب سے بچا اور اسے بدلے میں (ایسا) گھر دے جو اس کے گھر سے بہتر ہو اور گھر والے جو اس

[1] یہ کوئی حدیث نہیں ہے، بعض اہل علم کا محض اپنا قول ہے، ظاہر ہے کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں، اے اللہ ان لوگوں کو بخش دے جو ہمارے پیش رو، ہمارے میر ساماں ہیں اور (انہیں) جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے۔"

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّذُخْرًا"[1]

"اے اللہ! اسے ہمارے لیے میرِ منزل پیش رو اور ذخیرۂ آخرت بنادے۔"

تعزیت کے وقت یہ کلمات کہیں:

"اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ

---

[1] **حسن موقوف** ، السنن الکبری للبیهقی، ط الهند(٤/ ٩) وحسنه الألبانی فی "أحکام الجنائز" (ص ١٦١).

یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ مؤلف نے یہاں " اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّسَلَفاً وَّاَجْرًا" کے الفاظ کے ساتھ حسن بصری رحمہ اللہ کا عمل نقل کیا ہے۔ اس کی سند بھی صحیح ہے دیکھئے: [الدعاء للطبرانی، ت محمد سعید، رقم (١٢٠٣) ، صحیح البخاری تعلیقا(٢/ ٨٩) قبل الحدیث (١٣٣٥) واللفظ لهما، مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم(٣١٨٢٦) ، تغلیق التعلیق لابن حجر(٢/ ٤٨٤)].

بعض نے تغلیق التعلیق کی سند میں سعید اور ان کے استاذ قتادہ کے عنعنہ کے سبب اسے ضعیف کہا ہے لیکن طبرانی اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ دونوں راوی نہیں ہیں، یعنی دیگر کئی ثقہ رواۃ نے قتادہ کی متابعت کر دی ہے، لہٰذا اس روایت کو ضعیف بتلانا بالکل غلط ہے۔

بِأَجَلٍ مُّسَمًّى" [1]

"یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا۔ اور اس کے پاس ہر چیز وقت مقررہ کے ساتھ ہے۔"

یہ کہنے کے بعد لواحقین کو صبر کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی تلقین کرنی چاہیے۔

یہ دعا بھی دینا بہتر ہے:

"أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَآءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ" [2]

"اللہ تعالیٰ تیرا اجر بڑھائے اور تمہیں اچھے طریقے سے تسلی دے اور تمہارے فوت شدہ کو معاف کرے۔"

---

[1] **صحیح البخاری**، رقم(٧٣٧٧) ، صحیح مسلم ،رقم (٩٢٣) واللفظ لهما ، سنن أبی داود ،رقم(٣١٢٥) سنن النسائی،رقم(١٨٦٨) سنن ابن ماجه،رقم (١٥٨٨).

بعض کا یہ کہنا کہ بخاری و مسلم کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے، سراسر غلط ہے، حق یہ ہے کہ دونوں کے الفاظ بالکل یکساں ہیں۔

[2] یہ کوئی حدیث نہیں ہے، بعض اہل علم کا محض اپنا قول ہے، ظاہر ہے کہ اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

میت قبر میں اتارتے وقت کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" [3]

"اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (تمہیں دفن کرتے ہیں)۔"

میت دفن کرنے کے بعد کی دعا

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ" [1]

---

[1] **صحيح**، سنن أبی داود، رقم(٣٢١٣) واللفظ له، سنن الترمذی (١٠٤٦)، سنن ابن ماجه،رقم(١٥٥٠)،صحيح ابن حبان،رقم(٣١٠٩)، السنن الكبرى للنسائی، رقم (١٠٨٦١) وصححه الألبانی فی "الإرواء"(١٩٧/٣)رقم(٧٤٧).

ابن ماجہ، ابن حبان اور کئی روایات میں "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" کے الفاظ ہیں، جبکہ ترمذی کی روایت میں دونوں صیغوں کا ایک ساتھ ذکر ہے۔ اس روایت کو مرفوع اور موقوف بیان کرنے میں رواۃ کا اختلاف ہے، امام نسائی وغیرہ نے اسے موقوفاً ہی روایت کیا ہے، اور اکثر محدثین کی رائے یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہی ہے، جبکہ بعض محدثین نے مرفوع روایت کو بھی درست مانا ہے علامہ البانی رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے[الإرواء، رقم٧٤٧]

[2] یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ حدیث کے مفہوم کے مطابق مؤلف نے یہ الفاظ درج کیے ہیں حدیث اس طرح ہے:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔[سنن أبی داود، رقم(٣٢٢١) والحديث صحيح وصححه الألبانی فی "أحكام الجنائز:ص١٥٦]

''اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ اسے ثابت قدم رکھ۔''

زیارت قبور کی دعا

''السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ [وَاِنَّآ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ] [وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ] اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ''[1]

''ان گھروں (قبروں) کے مومن اور مسلمان مکینو! تم پر سلام ہو اور بلا شبہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اور ہم میں سے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اللہ رحم فرمائے۔ میں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

آندھی کی دعائیں

'' اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

[1] **صحيح مسلم** رقم (٩٧٥) والسياق له، صحيح مسلم، رقم (٩٧٤) ترقيم دارالسلام(٢٢٥٥) والزياده الأولى فيه (٢٢٥٦) والزيادة الثانية فيه، سنن النسائی، رقم (٢٠٤٠)، سنن ابن ماجه، رقم(١٥٤٧).

شَرِّهَا"﴿1﴾

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

﴿1﴾ یہ الفاظ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث کے مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے مؤلف نے اپنی طرف سے درج کیے ہیں، حدیث اس طرح ہے:

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا کو برا نہ کہو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہے، وہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے، البتہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو" [سنن ابن ماجه، رقم ۳۷۲۷ والحديث صحيح وصححه الألباني في "الصحيحة" برقم (۲۷۵۶)]

اس حدیث میں چونکہ حکم ہے کہ ہوا چلنے پر اللہ سے اس کے خیر کا سوال، اور اس کے شر سے پناہ طلب کرنی چاہیے، اس بنیاد پر مؤلف نے اپنی طرف سے مذکورہ صیغہ درج کر دیا ہے، لیکن مؤلف کا یہ طرز عمل درست معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ اس موقع کا صیغہ بھی خود اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جسے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کر دیا ہے، یہ صیغہ وہی ہے جسے مؤلف نے آگے نقل فرمایا ہے، لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اس موقع پر سنت سے ثابت شدہ الفاظ ہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

واضح رہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کے ایک طریق میں مذکورہ حکم کے ساتھ "اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ خَیْرَھَا، وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا" کا صیغہ بھی منقول ہے، دیکھئے: (السنن الکبری للنسائی، رقم ۱۰۶۹۹) لیکن یہ ثابت نہیں کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی "طلق بن السمح" ہے، اسے امام ابو حاتم نے مجہول کہا ہے (علل الحدیث لابن أبی حاتم ت، سعد الحمید (۵/ ۹۵) لہٰذا اس موقع پر وہی مفصل صیغہ پڑھنا چاہیے جو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ"[1]

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔"

بادل گرجنے کی دعا

"سُبْحَانَ الَّذِیْ ﴿یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَآئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ﴾"[2]

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم(۸۹۹) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(۵۰۹۹)، سنن الترمذی، رقم(۳۴۴۹).

[2] **صحیح موقوف**، موطأ مالك روایة أبی مصعب الزهری، (۲/۱۷۱) رقم (۲۰۹۴) المؤطا بروایاته الثمانیة، ت الهلالی(۴/۵۲۵)، الأدب المفرد للبخاری، ت عبد الباقی، رقم(۷۲۳) وصححه الألبانی فی "تخریج الکلم الطیب" رقم(۱۵۶)
یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت ہے، اس میں ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب ←

''پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف کے ساتھ یہ گرج تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے تسبیح کرتے ہیں۔''

قحط سالی سے بچاؤ اور بارش کی دعائیں

۞ '' اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ'' (1)

''اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مددگار، خوشگوار، سرسبز کرنے والی (اور) مفید ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلد ہو، نہ کہ دیر سے آنے والی۔''

۞ '' اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا '' (2)

← بادل کی گرج سنتے تو بات چیت بند کر دیتے اور مذکورہ کلمات پڑھتے، اور پھر فرماتے: یہ زمین والوں کے لیے سخت وعید ہے۔ یاد رہے کہ ان کلمات میں ''سُبْحَانَ الَّذِیْ'' کے بعد کے پورے الفاظ قرآن کی سورہ الرعد (۱۳) کی آیت (۱۳) کے ہیں۔

تنبیہ :- مؤطا مالک بروایت یحییٰ میں ''عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ'' کا نام ساقط ہے، جبکہ مؤطا کے دیگر نسخوں میں، اسی طرح امام مالک کے طریق سے دیگر کتب میں مروی اس روایت میں یہ نام موجود ہے۔

(1) **صحیح** ، سنن أبی داود ،رقم (١١٦٩) ، وصححه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (٤/٣٣٣) رقم(١٠٦٠).

(2) **صحیح البخاری**، رقم (١٠١٤)،صحیح مسلم ،رقم(٨٩٧) ، واللفظ لهما، سنن نسائی،رقم(١٥١٨).

''اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے۔''

''اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَآئِمَكَ ، وَ انْشُرْ رَّحْمَتَكَ ، وَ اَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ''[1]

''اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا، اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کردے۔''

بارش دیکھ کر کیا کہا جائے؟

''اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا''[2]

''اے اللہ! (اس) بارش کو فائدہ مند بنا۔''

---

[1] **حسن** ، سنن أبی داود ،رقم(١١٧٦) وحسن إسناده الألبانی فی ''صحیح أبی داود'' (٤/٣٤٠) رقم(١٠٦٧).
بعض کا سفیان ثوری کے عنعنہ کے سبب اسے ضعیف کہنا غلط ہے کیونکہ سفیان ثوری کے عنعنہ کے مقبول ہونے پر محدثین کا اجماع ہے دیکھئے: [انوار البدر (ص ۳۱۵ تا ۳۷۳)]. مزید یہ کہ بہت سے رواۃ نے سفیان کی متابعت بھی کی ہے تفصیل کے لیے دیکھیں: أنوار النصیحة (د/١١٧٦).

[2] **صحیح البخاری**،رقم (١٠٣٢)، واللفظ له ،سنن أبی داود ،رقم(٥٠٩٩)سنن النسائی،رقم(١٥٢٣)، سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٨٩).

بارش کے بعد کی دعا

"مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ"[1]

"ہم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ بارش سے نوازے گئے۔"

بارش ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو کیا کہا جائے؟

" اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ "[2]

"اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! (اس بارش کو تو) ٹیلوں پر، پہاڑوں کی چوٹیوں پر، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (برسا)۔"

چاند دیکھنے کی دعا

" اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ

---

[1] **صحيح البخاری**،رقم(٨٤٦)،صحيح مسلم ،رقم(٧١) ،سنن أبی داود ،رقم(٣٩٠٦).

[2] **صحيح البخاری**،رقم(١٠١٤)،صحيح مسلم ،رقم(٨٩٧)، واللفظ لهما ، سنن أبی داود ،رقم(١١٧٤)سنن النسائی،رقم(١٥٠٤).

وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ“ {1}

”اے اللہ! تو اسے امن، ایمان، سلامتی، اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔“

روزہ افطار کرتے وقت کی دعائیں

”ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ“ {2}

{1} **حسن لغيره**، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤/٢٨٥) واللفظ له، سنن الترمذی، رقم، (٣٤٥١) من حديث طلحه، سنن الدارمی، رقم(١٧٢٩) من حديث ابن عمر، و حسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم (١٨١٦) تفصیل کے لیے دیکھئے: **أنوار النصيحة** (ت/ ٣٤٥١).
مؤلف نے دارمی کے الفاظ نقل کیے تھے، لیکن ہم نے حاکم کے الفاظ درج کیے ہیں جو کہ تمام روایات میں موجود ہیں، چونکہ انفرادی طور پر ہر روایت کی سند میں ضعف ہے اس لیے کسی روایت کے منفرد الفاظ تائید سے خالی شمار ہوں گے اور حسن لغیرہ کا درجہ انہیں الفاظ کو مل سکتا ہے، جو سب روایات میں مشترک ہوں۔

{2} **حسن**، سنن أبی داود، رقم(٢٣٥٧)، المستدرك للحاكم، ط الهند (١/٤٢٢) و حسن إسناده الألبانی فی "الإرواء" (٤/٣٩) رقم(٩٢٠).
اس دعاء کو افطار کے بعد پڑھنا چاہیے جیسا کہ الفاظ کے معانی دلالت کرتے ہیں، علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
"أی بعد الإفطار"، ”یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء افطار کے بعد پڑھتے تھے“ [عون المعبود (٦/٣٤٥)]
اور افطار شروع کرتے وقت "بسم الله" ہی کہنا چاہیے۔

''پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔''

۞ '' اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ '' (1)

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیری رحمت کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں جس (رحمت) نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے کہ تو مجھے بخش دے۔''

---

(1) **ضعيف جدا**، سنن ابن ماجه ،رقم(١٧٥٣)،المستدرك للحاكم، ط الهند(١/٤٢٢) وضعفه الألباني في "الإرواء" (٤/٤١)رقم(٩٢١)

اس سند میں '''اسحاق بن عبداللہ المدنی'' کے تعین کے بارے میں اختلاف ہے۔اس کی وجہ اسحاق کے والد ''عبداللہ'' کے نام کے ضبط کا اختلاف ہے،بعض نے اسے 'عبیداللہ' بالتصغیر بتایا ہے، جبکہ بعض نے ''عبداللہ'' بالتکبیر بتلایا ہے۔اسحاق کی یہ روایت دو طریق سے مروی ہے۔

دونوں طرق کی تفصیل ملاحظہ ہو:

پہلا طریق: اسد بن موسیٰ:

اسد بن موسیٰ کی ثابت روایت میں بغیر کسی اختلاف کے ''اسحاق بن عبداللہ'' ہے [الترغیب لابن شاہین، ص۵۲ رقم (۱۴۰) وإسناده حسن الی أسد]

دوسرا طریق: ولید بن مسلم:

ولید بن مسلم سے ان کے دو شاگردوں نے یہ روایت بیان کی ہے، ایک ''الحکم بن موسیٰ'' اور دوسرے ''ہشام بن عمار''۔

☆حکم بن موسیٰ کی روایت:۔ حکم سے تین راویوں (محمد بن علی بن زید، حامد بن محمد، ابو یعلیٰ) نے ←

← اسے بیان کیا ہے اور تینوں نے بالاتفاق ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بیان کیا ہے۔محمد بن علی بن زید کی روایت کے لیے دیکھئے: (المستدرک للحاکم، ط الہند ۱/۴۲۲ وسندہ صحیح الی الحکم)، حامد بن محمد کی روایت کے لیے دیکھئے: (ذیل تاریخ بغداد لابن الدبیثی ۱/۳۳۴ وسندہ حسن الی حامد) ابویعلی کی روایت ابن السنی نے عمل الیوم واللیۃ میں نقل کی ہے اور اس کے بعض نسخوں میں ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے، جیسا کہ محققین نے صراحت کی ہے بلکہ شیخ عبدالقادر عطاء نے اپنے نسخہ میں ایسے ہی ضبط کیا ہے دیکھئے: (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ت البرنی ص ۲۸۹ حاشیہ)۔اور یہی درست ہے کیونکہ اس کے لیے دو رواۃ کی متابعت موجود ہے۔

ولید کے ایک چوتھے شاگرد ہشام بن خالد کی روایت میں بھی ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے دیکھیں: (نوادر الأصول للحکیم الترمذی، ت توفیق ۲/ ۱۸۵) مذکورہ رواۃ کے برخلاف حکم بن موسیٰ کے کسی بھی شاگرد کی روایت ثابت نہیں، مثلاً معجم ابن عساکر (۱/ ۳۰۷) میں محمد الحضرمی کی روایت سنداً ضعیف ہے نیز محقق کی شہادت کے مطابق مخطوطہ میں متعلقہ نام پر تصبیب کی علامت ہے جو غلطی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

☆ **ہشام بن عمار کی روایت:-** ھشام سے ان کے شاگرد عبید بن عبدالواحد کی روایت ثابت ہے، اس میں بغیر کسی اختلاف کے ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے، (شعب الإیمان، ت زغلول، رقم ۳۹۰۴ وسندہ صحیح الی عبید) یادر ہے کہ شعب الأیمان کے دوسرے محقق دکتور عبدالعلی نے جو تصغیر کے ساتھ ضبط کیا ہے یہ قطعی طور پر غلط ہے، کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کے بعد پوری صراحت کے ساتھ یہ بھی کہا ہے:

''**وشيخاي لم يثبتاه، فقالا: إسحاق بن عبد الله**'' ،یعنی میرے دونوں شیخ (یحییٰ بن ابراہیم اور امام حاکم) نے اپنی سند میں ''عبیداللہ'' نہیں بیان کیا ہے بلکہ ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بیان کیا ہے۔(شعب الإیمان ت، عبدالعلی، ۵/ ۴۰۸)

ہشام سے ان کے جس دوسرے شاگرد کی روایت ثابت ہے وہ امام ابن ماجہ ہیں، اور ←

➜ سنن ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں بھی ''اسحاق بن عبداللہ المدنی'' ہے دیکھئے:[سنن ابن ماجہ،النسخہ التیموریۃ، (ق ۱/ ۱۹۷/ ب)، نیز سنن ابن ماجہ مطبوعہ دارالتاصیل،ص (۲۴۲) حاشیہ نمبر (۳)، زوائد ابن ماجہ للبوصیری، ت محمد مختار حسین (ص ۲۵۴) رقم (۵۹۴)، تفسیر ابن کثیر، ت محمد حسین شمس الدین (۱/ ۳۷۵) لسان المیزان لابن حجر، ت أبی غدۃ (۲/ ۶۳)]

ظاہر ہے کہ ابن ماجہ کی روایت میں بھی صحیح نام ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے کیونکہ اس پر عبید بن عبدالواحد کی متابعت بھی موجود ہے۔

ہشام کے ان دونوں شاگردوں کے برخلاف ایک تیسرے شاگرد ''محمد بن أبی زرعۃ الدمشقی'' نے ''اسحاق بن عبیداللہ'' تصغیر کے ساتھ بیان کیا ہے، (الدعا للطبرانی، ت محمد سعید، رقم ۹۱۹) عرض ہے کہ، ان کی توثیق موجود نہیں ہے تاہم اگر یہ ثقہ بھی ہوتے تو ہشام کے دو شاگردوں کی متفقہ روایت کے مقابلے میں ان کے بیان کی کوئی حیثیت نہ ہوتی۔

پتہ چلا ھشام بن عمار کی روایت بھی الحکم بن موسیٰ کی روایت کے موافق ہے یعنی ان دونوں کے استاذ ولید بن مسلم نے ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بیان کیا ہے، اور اس بیان پر اسد بن موسی کی متابعت بھی موجود ہے جیسا کہ شروع میں گزر چکا، یعنی اسد بن موسیٰ اور ولید بن مسلم دونوں نے اپنے استاذ کا نام ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی بتایا ہے۔

اس تفصیل سے یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ اس سند میں ''اسحاق بن عبداللہ'' ہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس سے کون مراد ہے تو امام حاکم، امام ذہبی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے یہ احتمال ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد ''إسحاق بن عبداللہ بن أبی فروۃ، الأموی، المدنی'' ہوسکتا ہے [المستدرک للحاکم، ط الہند (۱/ ۴۲۲) ومعہ تعلیق الذہبی، إرواء الغلیل للألبانی (۴/ ۴۳)]

عرض ہے کہ یہی بات متعین ہے، اس کے متعدد دلائل ہیں، مثلاً اس کی ایک زبردست دلیل یہ ہے ➜

← کہ اس کے شاگرد ولید بن مسلم نے ایک روایت میں اس کا پورا نام ''إسحاق بن عبداللہ بن أبي فروۃ'' بتا دیا ہے، دیکھئے: [ذیل تاریخ بغداد لابن الدبیثی (۱/۳۴۴) واسنادہ حسن الی الولید، ابن حمیش ھوالحسین بن عمر بن عمران بن حمیش، ذکرہ الخطیب فی تلامیذ حامد بن محمد، انظر: تاریخ بغداد، مطبعۃ السعادۃ (۸/ ۱۶۹)]۔ ولید بن مسلم کے اساتذہ میں بھی اس کا تذکرہ ہے دیکھئے: [تہذیب الکمال للمزی (۲/ ۴۴۶)] نیز اسحاق کے ایک دوسرے شاگرد اسد بن موسیٰ نے اس کا پورا نام ''إسحاق بن عبد اللہ الأموی، من أهل المدينة'' بتایا ہے، دیکھئے: [الترغیب لابن شاہین، ص۵۲ رقم (۱۴۰) وإسنادہ حسن الی أسد] اور اس طبقہ میں اموی اور مدنی یہی راوی ہے، دیکھئے: [تہذیب الکمال للمزی (۲/ ۴۴۶)]

جب یہ واضح ہو گیا کہ یہ راوی ''إسحاق بن عبداللہ بن أبي فروۃ، الأموی، المدنی'' ہے، تو معلوم ہونا چاہیے کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے اسے کذاب کہا ہے، (الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم، ت المعلمی ۲/ ۲۲۸ وإسنادہ صحیح) اور کئی محدثین نے اسے متروک کہا ہے مثلاً دیکھئے: (تقریب التہذیب لابن حجر رقم ۳۶۸) لہٰذا یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

کچھ وضاحتیں:

۞ امام بخاری، امام ابوحاتم الرازی، امام ابوزرعہ رازی اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے اس اسحاق کو ''**إسحاق بن عبد اللہ** بن أبي مليكة'' بتلایا ہے (الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم، ت المعلمی :۲/ ۲۸۸) امام ابن حبان نے بھی ''**إسحاق بن عبداللہ المدنی**'' لکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن حبان کا بھی یہی موقف ہے [الثقات لابن حبان ط، العثمانیۃ (۶/ ۴۸) مطبوعہ نسخہ میں تصغیر کے ساتھ ذکر کرنا غلط ہے]

اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اسحاق کے والد کا نام ''عبداللہ'' تکبیر کے ساتھ ہی ہے۔ البتہ ان ائمہ نے اس کا تعین ''ابی فروہ'' کے بجائے ''ابن أبي مليكہ'' سے کیا ہے۔ اگر یہ بات مان لی جائے تو بھی یہ روایت ضعیف ہی رہے گی کیونکہ ابی ملیکہ مجہول ہے۔ ابن حبان نے مجاہیل کی توثیق والے اپنے منفرد اصول کے تحت اسے ثقات میں ذکر کر دیا۔

۞ ابن عساکر رحمہ اللہ نے اس اسحاق کو ''إسحاق بن عبيد اللہ بن أبي المهاجر'' بتایا ہے، اور انہیں کی ←

← پیروی میں ابن حجر اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''ابن أبي المهاجر'' مانا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ زیر بحث روایت میں اسحاق کو کئی رواۃ نے مدنی بتایا ہے جبکہ ''ابن أبي المهاجر'' شامی راوی ہے۔ بہر حال یہ راوی بھی مجہول ہی ہے لہٰذا اسے ماننے کی صورت میں بھی روایت ضعیف ہی رہے گی۔ یاد رہے کہ اس کو ابن حبان نے بھی ثقہ نہیں کہا ہے کیونکہ یہ شامی اور تصغیر کے ساتھ ہے اور ابن حبان نے جسے ثقہ کہا ہے وہ مدنی اور تکبیر کے ساتھ ہے۔ دکتور بشار نے بجا طور پر لکھا:

''أما قول ابن حجر في ترجمة''ابن أبي المهاجر:''ذكره ابن حبان في الثقات فليس بجيد لان ابن حبان لم يذكر غير إسحاق بن عبيد الله المدني وهو لا يقوم دليلا على أنه ابن أبي المهاجر''

ابن ابي المهاجر کے ترجمہ میں ابن حجر نے یہ کہا کہ: ''اسے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے'' تو یہ درست نہیں ہے، کیونکہ ابن حبان نے صرف ''اسحاق بن عبید اللہ المدنی'' کے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس میں اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ اس سے مراد ''ابن بي المهاجر'' ہے [تهذيب الكمال للمزی ۲/ ۴۵۸، واضح رہے کہ دکتور بشار نے اس سے ذرا پہلے ثقات کے مخطوطہ سے ''اسحاق بن عبد اللہ'' بغیر تصغیر کے نقل کیا ہے]

۞ امام بوصیری رحمہ اللہ سے عجیب وہم ہوا ہے انہوں نے اسحاق کو ''إسحاق بن عبد اللہ بن الحارث بن کنانۃ القرشی العامری'' سمجھ لیا، اور پھر اس سے متعلق توثیقات ذکر کر دیں [زوائد ابن ماجہ للبوصیری، ت محمد مختار حسین (ص ۲۵۴) رقم (۵۹۴)] حالانکہ یہ راوی اس طبقہ کا ہے ہی نہیں، اور اسے مان لینے کی صورت میں سند ہی منقطع ہو جائے گی۔

اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ بعض نے ''اسحاق'' کو نہ ''ابن أبي فروه'' تسلیم کیا ←

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے "بِسْمِ اللّٰهِ" "اللہ کے نام کے ساتھ، کھانا شروع کرتا ہوں۔" کہنا چاہیے۔ اور اگر اسے شروع میں بھول جائے تو اسے کہنا چاہیے، "بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ" "اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔" (1)

← نہ "ابن أبي مليكة" مانا، اور نہ ہی "ابن أبي المهاجر" سمجھا، بلکہ "إسحاق بن عبيد الله المدني" نام کی ایک فرضی شخصیت تصور کر کے امام بوصیری کی ذکر کردہ وہ توثیقات اس کے کھاتے میں ڈال دیں، جو کہ ایک دوسرے راوی سے متعلق تھیں۔ سبحان اللہ!

بہر حال ہماری نظر میں راجح وہی بات ہے جس کا احتمال امام حاکم، امام ذہبی اور علامہ البانی رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے اور دلائل کی روشنی میں یہ بات یقین تک پہنچ چکی ہے، یعنی اس سند میں "ابی فروہ" ہے جو کذاب و متروک ہے، لہٰذا بعض کا اسے حسن کہنا درست نہیں ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہنے والے بعض معاصرین کے بارے میں لکھا:

"حسنه الجهلة"، "جاہلوں نے اسے حسن کہا ہے" [ضعيف الترغيب والترهيب (١/٢٩٢)]

(1) **صحيح**، سنن الترمذي، رقم (١٨٥٨) واللفظ له، سنن أبي داود (٣٧٦٧)، سنن ابن ماجه (٣٢٦٤) من حديث عائشة، صحيح ابن حبان (٥٢١٣) من حديث ابن مسعود، مسند أبي يعلى الموصلي (٧١٥٣) من حديث امرأة، وصححه الألباني في "الإرواء" (٧/٢٤) رقم (١٩٦٥).

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے، اس کی سند میں "عبد الرحمٰن" پر تدلیس کا الزام دھرنا غلط ہے، اس کی وضاحت ہو چکی ہے، دیکھیے اسی کتاب کا صفحہ (١٢٦)۔ اسی طرح مسند أبو یعلی کی حدیث بھی صحیح ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جسے اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلایا اسے یہ کہنا چاہیے " اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ "، " اے اللہ! ہمارے لیے اس (کھانے) میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ بہتر کھانا کھلا۔". جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے اسے کہنا چاہیے:" اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ " "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے زیادہ دے۔"(1)

(1) **ضعيف**، سنن أبی داود ،رقم(٣٧٣٠) ، سنن الترمذی،رقم(٣٤٥٥) ،سنن ابن ماجه ، رقم(٣٣٢٢) وحسنه الألبانی فی الصحیحة برقم(٢٣٢٠).

اس روایت کا دارومدار "علی بن زید" پر ہے اس کے بارے میں:

☆ **امام جوزجانی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۵۹) نے کہا:**"واهي الحديث ضعيف" "**یہ سخت کمزور حدیث والا اور ضعیف ہے۔**"[أحوال الرجال للجوزجاني (ص: ١٩٤)]

☆ **محمد بن طاہر ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۰۷) نے کہا:**"علي بن زيد هذا متروك الحديث" "**علی بن زید متروک الحدیث ہے۔**"[تذكرة الحفاظ لابن القيسراني (ص: ١٤٨)]

☆ **امام احمد اور امام ابن معین نے اسے** "ليس بشیء" **کہا ہے۔اور یہ سخت جرح ہوتی ہے۔**[الكامل لابن عدی(٦/٣٣٥) واسناده حسن،الجرح والتعديل(٩/٢٠٤) واسناده صحيح]

امام مسلم رحمہ اللہ نے صرف ایک سند میں "ثابت البنانی" کے ساتھ ملا کر اس کی روایت لی ہے (صحیح مسلم رقم ۱۷۸۹) یعنی صحیح مسلم میں مستقل اس سے کوئی روایت نہیں ہے،لہٰذا اسے علی الاطلاق صحیح مسلم کا راوی بتلانا محل نظر ہے۔

سنن ابن ماجہ وغیرہ میں اس کی دوسری سند (اسماعیل بن عیاش، عن ابن جریج عن الزہری) ہے ←

➜ جس میں یہ راوی نہیں ہے لیکن اس میں کئی علتیں ہیں، بالخصوص ابن جریج کا عنعنہ ہے، اوران کا معاملہ عام مدلسین جیسا نہیں ہے، خود علامہ البانی رحمہ اللہ نے متعدد مقامات پر بطور خاص ان کے عنعنہ کو شدید ضعف شمار کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: (یزید بن معاویہ پر الزامات کا جائزہ، ص ۵۰۷، تا ۵۰۸)

ظاہر ہے ان دونوں سندوں کی پوزیشن ایسی نہیں ہے کہ انہیں باہم ملا کر حسن لغیرہ بنایا جا سکے، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ کو ابن جریج والی سند کا ایک اور طریق ملا جس میں ''ابن زیاد'' نامی راوی نے ابن جریج کی متابعت کرتے ہوئے زہری سے یہی روایت بیان کر رکھی ہے۔ دیکھیں: [الصحیحة (٥/ ٤١١)]

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ''ابن زیاد'' یا تو محمد الالہانی ہے یا عبدالرحمٰن افریقی ہے، اور بہر صورت یہ سند قابل استشہاد بن جاتی ہے۔ پھر علامہ رحمہ اللہ نے اس سند کو علی بن زید کی سند کے ساتھ ملا کر اس روایت کی تحسین کر دی ہے۔

عرض ہے کہ یہاں علامہ رحمہ اللہ سے ''ابن زیاد'' کے تعین میں تسامح ہوا ہے، اگر آں رحمہ اللہ سے اس کا صحیح تعین ہو جاتا، تو آپ ہرگز اس کی سند سے استشہاد نہ کرتے، دراصل اس سند میں ''ابن زیاد'' یہ ''عبداللہ بن زیاد بن سمعان'' ہے، جس کا تذکرۃ اسماعیل بن عیاش کے اساتذہ میں بھی ملتا ہے، اور زہری کے شاگردوں میں بھی، جبکہ علامہ البانی رحمہ اللہ کے ذکر کردہ دونوں رواۃ میں سے کوئی بھی امام زہری کا شاگرد نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اسی روایت کے ایک طریق میں ''ابن سمعان'' کی صراحت آ گئی ہے۔ دیکھئے: [المسند المستخرج لأبی نعیم، رقم (۷۹۱)، مطبوعہ نسخہ میں ابن سمھان چھپ گیا ہے]

لہٰذا یہ طے ہو جاتا ہے کہ اس سند میں ''ابن زیاد'' سے مراد ''عبداللہ بن زیاد بن سمعان'' ہی ہے۔ اور یہ سخت ضعیف ومتروک راوی ہے بلکہ متعدد ائمہ نے اسے کذاب کہا ہے، (عام کتب رجال) لہٰذا اس کی سند جو سب سے بہتر ظاہر ہو رہی تھی، حقیقت میں یہ سب سے بدتر ہے، اور اس سے استشہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

کھانا کھانے سے فارغ ہونے کی دعائیں

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ" (1)

"ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے یہ کھانا مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔"

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" (2)

"ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا، (یعنی جو کچھ کھایا وہ مابعد کے لیے کافی نہیں، بلکہ تیری نعمتیں برابر ہو رہی ہیں اور وہ کبھی ختم ہونے والی نہیں کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ اسے وداع کیا گیا (یہ وداع "رخصت کرنے، چھوڑنے" سے ہے یعنی

(1) **حسن**، سنن الترمذی، رقم(٣٤٥٨)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٢٨٥) واللفظ لهما، سنن أبی داود، رقم(٤٠٢٣) وحسنه الألبانی فی "الإرواء" (٤٨/٧) رقم(١٩٨٩).

(2) **صحيح البخاری**، رقم(٥٤٥٨)، سنن أبی داود، رقم(٣٨٤٩) واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم(٣٢٨٤)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٥٦).

یہ ہمارا آخری کھانا نہیں ہے بلکہ جب تک زندگی ہے کھاتے رہیں گے)اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب۔"

مہمان کی میزبان کے لیے دعا

۞ " اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ "[1]

"اے اللہ! ان کے لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے ان کو دیں، اور انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔"

کھلانے یا پلانے والے کے لیے دعا

۞ " اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ "[2]

"اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔"

افطاری کرانے والے کے لیے دعا

۞ " اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ

---

[1] **صحيح مسلم**،رقم(٢٠٤٢)،سنن أبی داود ،رقم(٣٧٢٩) ، سنن الترمذی،رقم(٣٥٧٦) .

[2] **صحيح مسلم**،رقم(٢٠٥٥) ، مسند أحمد(٢/٦) واللفظ له.

الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ ‘‘ (1)

’’روزے دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔‘‘

نفلی روزے میں دعوت قبول نہ کرنے والے کی دعا

۞ ’’رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ’’جب تم میں سے کسی کو (کھانے کی) دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیے، اگر وہ روزے سے ہو تو اسے دعا کرنی چاہیے اور اگر وہ روزے سے نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے‘‘ (فَلْیُصَلِّ کا معنی ہے ’’اسے دعا کرنی چاہیے‘‘) (2)

---

(1) **صحیح** ، سنن أبی داود ،رقم(٣٨٥٤)،سنن ابن ماجه،رقم(١٧٤٧) ، وصححه الألبانی فی آداب الزفاف(ص ١٧٠) .

اس دعا کی روزے دار کے ساتھ، یا افطاری کرانے والے کے ساتھ، کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہے بلکہ یہ ہر اس شخص کے لیے عام ہے جسے کوئی کھانا کھلائے، اور جس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی کے گھر افطار کرنے کے بعد یہ کلمات کہے تو وہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں: [آداب الزفاف للألبانی (ص ١٧٠)]

(2) **صحیح مسلم** ، رقم(١٤٣١) ، سنن أبی داود ،رقم(٢٤٦٠) ، سنن الترمذی،رقم(٧٨٠).

روزے دار کو کوئی شخص گالی دے تو وہ کیا کہے

"اِنِّیْ صَآئِمٌ ، اِنِّیْ صَآئِمٌ" [1]

"بلاشبہ میں روزے سے ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں۔"

نیا پھل دیکھتے وقت کی دعا

"اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا" [2]

"اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت فرما، اور ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے لیے ہمارے صاع (ماپنے کے پیمانے) میں برکت فرما، اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت فرما۔"

چھینک کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔"

[1] صحیح بخاری ، رقم(١٨٩٤) صحیح مسلم ،رقم(١١٥١) واللفظ له ، سنن أبی داود ،رقم(٢٣٦٣).

[2] صحیح مسلم ، رقم(١٣٧٣) واللفظ له ، سنن الترمذی،رقم(٣٤٥٤)،سنن ابن ماجه،رقم(٣٣٢٩).

اوراس کے دوست یا بھائی کو کہنا چاہیے: ” یَرْحَمُكَ اللّٰهُ “ ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے“۔اور جب اس کا بھائی یہ کہہ دے تو چھینکنے والا یہ کہے: ”یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ“ ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے۔“ [1]

۞ اگر کوئی غیر مسلم چھینک آنے پر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ“ کہے تو اسے کہا جائے:

”یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ“ [2]

”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے۔“

دولہا دلہن کو مبارک باد دینے کی دعا

۞ ” بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ “ [3]

[1] **صحیح البخاری**،رقم(٦٢٢٤) واللفظ له ، سنن أبی داود ،رقم(٥٠٣٣)،سنن الترمذی،رقم(٢٧٤٧).

[2] **صحیح** ، سنن أبی داود ،رقم(٥٠٣٨)،سنن الترمذی،رقم(٢٧٣٩) الأدب المفرد للبخاری، رقم(٩٤٠) وصححه الألبانی فی ”الإرواء“ (١١٩/٥) رقم(١٢٧٧).

[3] **صحیح** ، سنن أبی داود ،رقم(٢١٣٠)، واللفظ لهما ، سنن الترمذی،رقم(١٠٩١)،سنن ابن ماجه،رقم(١٩٠٥) وصححه الألبانی فی ”آداف الزفاف“ (ص ١٧٥).

''اللہ تیرے لیے برکت کرے، اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر (بھلائی) میں جمع کرے۔''

شادی کرنے والے کا اپنی بیوی کو دعا، اور نئی سواری خریدتے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شادی کرے یا خادمہ (لونڈی) خریدے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے:

'' اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ''[1]

''اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا''۔ اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا پڑھے۔''

---

[1] **صحيح**، سنن أبي داود، رقم(٢١٦٠) واللفظ له، سن ابن ماجه، رقم(٢٢٥٢) خلق أفعال العباد للبخاري، ت الفهيد، رقم(٢٠٨) وصححه الألباني في ''آداف الزفاف'' (ص ١٧٥).

بیوی کے پاس آنے سے پہلے کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" [1]

"اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان (مردود) سے بچا اور (اس اولاد کو بھی) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔"

غصہ آجانے کے وقت کی دعا

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" [2]

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔"

---

[1] **صحيح البخاری،** رقم(١٤١) ، صحيح مسلم ،رقم(١٤٣٤)،سنن أبی داود ،رقم(٢١٦١)، سنن الترمذی،رقم(١٠٩٢)واللفظ لهم ، سنن ابن ماجه،رقم(١٩١٩).

[2] **صحيح البخاری،** رقم(٦١١٥) ،صحيح مسلم ،رقم(٢٦١٠)، سنن أبی داود ، رقم (٤٧٨١) ، سنن الترمذی ،رقم (٣٤٥٢).

حدیث کی ان چاروں کتابوں میں نیز اور بھی متعدد کتب احادیث میں مکمل صیغہ تعوذ **(أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم)** کے الفاظ موجود ہیں، اسی طرح قرآن میں بھی ﴿**فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم**﴾ (١٦/ النحل ٩٨) کے الفاظ موجود ہیں، لہٰذا بعض مشائخ کا یہ فرمانا قطعاً درست نہیں کہ یہ صیغہ قرآن وحدیث کی نص کے بجائے لوگوں کے عمل سے ثابت ہے۔

مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت کی دعا

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا" ⓵

"ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں بہت سوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔"

دوران مجلس کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک ہی مجلس میں اٹھنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو دفعہ یہ کہتے:

"رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ" ⓶

⓵ **حسن** ، سنن الترمذی،رقم(٣٤٣٢)، من حديث أبی هريرة ، المعجم الأوسط للطبرانی،رقم(٥٣٢٤) من حديث ابن عمر، واللفظ لهما، مسند البزار، رقم (٥٨٣٨)وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٦٠٢) وبرقم(٢٧٣٧).

⓶ **صحيح** ، سنن الترمذی،رقم(٣٤٣٤) واللفظ له ، سنن أبی داود ،رقم(١٥١٦)،سنن ابن ماجة،رقم(٣٨١٤) ، مسندأحمد(٢/٢١) صحيح ابن حبان ،رقم(٩٢٧) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٥٥٦) .

''اے میرے رب مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، انتہائی معاف کرنے والا ہے۔''

کفارۂ مجلس کی دعا

۞ ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ''[1]

''اے اللہ! پاک ہے تو اپنی تعریفوں سمیت۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

مغفرت کی دعا دینے والے کو کیا کہا جائے؟

۞ جو شخص کہے: ''غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ'' ''اللہ تجھے معاف فرمائے'' ۔اسے کہو:

---

[1] **صحيح** ، سنن أبى داود ،رقم(٤٨٥٩)، من حديث أبى برزه، سنن الترمذى،رقم (٣٤٣٣) من حديث أبى هريرة واللفظ لهما ،سنن النسائى،رقم(١٣٤٤) من حديث عائشة ، المستدرك للحاكم، ط الهند(٥٣٧/١)من حديث جبيروصححه الألبانى فى "صحيح الترغيب والترهيب"(٢١٦/٢) وفى"الصحيحة" برقم(٨١) وبرقم(٣١٦٤).

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ،یا قرآن کی تلاوت کرتے یا نماز ادا کرتے تو آخر میں مذکورہ کلمات پڑھتے۔[السنن الكبرى للنسائى ، رقم(١٠٠٦٧) عمل اليوم والليله للنسائى ،رقم (٣٠٨)وصححه الألبانى فى الصحيحة (٤٩٥/٧)]

"وَلَكَ" "اور تجھے بھی معاف کرے۔"(1)

حسن سلوک کرنے والے کے لیے دعا

"جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً"(2)

"اللہ تمہیں (اس سے) زیادہ بہتر بدلہ دے۔"

دجال سے محفوظ رہنے کے وظائف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورۂ کہف کی شروع کی دس آیتیں حفظ کرے گا، وہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔"(3)

اسی طرح ہر نماز کے آخری تشہد میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا بھی اس سے تحفظ کا باعث ہے۔(4)

---

(1) **صحيح**، السنن الكبرى للنسائى، رقم (١٠١٨٣)، عمل اليوم والليلة للنسائى، رقم (٤٢١)، الشمائل المحمدية للترمذى ط إحياء التراث، رقم (٢٢) وصححه الألبانى فى "مختصر الشمائل" رقم (٢٠).

(2) **صحيح**، سنن الترمذى، رقم (٢٠٣٥)، صحيح ابن حبان، ت الأرنؤوط، رقم (٣٤١٣) وصححه الألبانى فى "صحيح الترغيب والترهيب" (١/٥٧١).
سلیمان بن تیمی کا عنعنہ مقبول ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انہیں دوسرے طبقہ میں رکھا ہے، نیز دیکھئے: أنوار النصيحة (ت/٢٠٣٥)

(3) **صحيح مسلم**، رقم (٨٠٩)، سنن أبى داود، رقم (٤٣٢٣).

(4) دیکھئے اسی کتاب کا صفحہ (٦٧)۔

محبت کا اظہار کرنے والے کے لیے دعا

جو شخص کہے: " اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ " "مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے"۔

جواب میں دوسرا شخص کہے: " اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ " "وہ ہستی (اللہ تعالیٰ) بھی تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو نے مجھ سے محبت کی۔"[1]

مال و دولت خرچ کرنے والے کے لیے دعا

" بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ " [2]

"اللہ تیرے اہل وعیال اور تیرے مال میں برکت دے۔"

قرض کی ادائیگی کے وقت دعا

" بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَآءُ " [3]

---

[1] **حسن**، سنن أبی داود (٥١٢٥) وحسنه الألبانی فی تعلیقه علی "هدایة الرواة" (٤٤١/٤) رقم(٤٩٤٤) وانظر: الصحیحة ،رقم (٤١٧) ورقم(٤١٨) و رقم(٣٢٥٣).

[2] **صحیح البخاری**، رقم(٢٠٤٩) ، سنن الترمذی،رقم(١٩٣٣)،سنن النسائی ، رقم(٣٣٨٨) .

[3] **صحیح** ، سنن النسائی ،رقم(٤٦٨٣) واللفظ له ،سنن ابن ماجة ، رقم(٢٤٢٤) وحسنه الألبانی فی "الإرواء" (٢٢٤/٥) رقم(١٣٨٨).

’’اللہ تجھے تیرے اہل وعیال اور مال میں برکت عطا فرمائے، قرض کا صلہ تو صرف اور صرف شکریہ اور ادا ہی ہے۔‘‘

شرک سے محفوظ رہنے کی دعا

۞ ’’ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ وَاَنَآ اَعۡلَمُ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَآ اَعۡلَمُ ‘‘ [1]

’’اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں (کسی کو) تیرا شریک ٹھہراؤں جب کہ میں جانتا بھی ہوں، اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی بخشش مانگتا ہوں جنہیں میں نہیں جانتا۔‘‘

برکت کی دعا دینے والے کو کیا کہا جائے؟

’’ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ ‘‘ ’’اللہ تجھ میں برکت کرے۔‘‘ کہنے والے کو کہا جائے:

---

[1] **حسن لغيره** ، الأدب المفرد للبخاري، ت عبد الباقي،رقم (٧١٦) من حديث أبي بكر، واللفظ له ، مصنف ابن أبي شيبة، ت الشثري،رقم(٣١٥٢٥) من حديث أبي موسى ، وحسنه الألباني في "صحيح الترغيب والترهيب"(١/١٢١) وفي "الضعيفة"، تحت الرقم (٣٧٥٥).

"وَفِيْكَ بَارَكَ اللّٰهُ"[1]

"اور اللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت دے۔"

بدشگونی سے اظہار برأت کی دعا

"اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ"[2]

"اے اللہ! نہیں ہے کوئی بدشگونی مگر تیری ہی بدشگونی (تیرے ہی حکم سے)

---

[1] **حسن**، عمل اليوم والليلة للنسائي،رقم(٣٠٣) ،عمل اليوم والليلة لابن السني، ت البرني،رقم(٢٧٨) وقال الألباني : "إسناده جيد" ، أنظر:تخريج الكلم الطيب للألباني،رقم٢٣٩).

"عبید بن أبی الجعد" کو ابن حجر رحمہ اللہ نے "صدوق" کہا ہے۔(تقریب التہذیب لابن حجر،رقم ٤٣٦٦)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی ٣٥٤) نے بھی انہیں ثقہ کہا ہے، نیز فرمایا: "عبيد بن أبي الجعد يروي عن جماعة من الصحابة"، " عبید بن أبی الجعد صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں"[الثقات لابن حبان ط االعثمانية(١٣٨/٥)] **لہٰذا بعض کا بلا کسی دلیل، اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے عبید بن أبی الجعد کے سماع کا انکار نا قابل التفات ہے۔**

[2] **صحيح** ، عمل اليوم والليلة لابن السني، ت البرني،رقم(٢٩٢) واللفظ له ، المعجم الكبير للطبراني ط،دار الصميعي ، (٢٢/١٣) رقم (٣٨) ←

اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری ہی بھلائی (تیری ہی مشیئت سے) اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

سواری پر بیٹھنے کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ [1]، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

← وصححه الألبانی فی "الصحيحة" تحت الرقم (١٠٦٥)

بعض نے اس سند پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ابن لہیعہ مدلس تھے، اور جس روایت میں انہوں نے سماع کی صراحت کی ہے، اسے ان کے شاگرد نے اختلاط کے بعد روایت کیا ہے۔ عرض ہے کہ "المعجم الکبیر للطبرانی" میں ابن لہیعہ نے سماع کی صراحت بھی کی ہے اور اس سند میں ان سے روایت کرنے والے "عبداللہ بن یزید ابو عبدالرحمٰن المقری ء" ہیں، اور انہوں نے ابن لھیعہ سے ان کے اختلاط سے پہلے سنا ہے۔ [تهذيب التهذيب لابن حجر، ط الهند (٣٧٨/٥)]

لہٰذا یہ دونوں اعتراضات بے معنی ہیں۔

[1] قوسین کی دونوں آیات سورۃ الزخرف، رقم (۴۳) آیات (۱۳،۱۴) کی ہیں۔

فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّآ أَنْتَ ''[1]

''اللہ کے نام سے ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کردیا ورنہ ہم اسے قابو میں کرلینے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تو پاک ہے یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔''

آغاز سفر کی دعا

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، سُبْحَانَ

---

[1] **صحيح**، سنن أبي داود، رقم(٢٦٠٢)، واللفظ له، سنن الترمذي، رقم(٣٤٤٦) المنتخب من مسند عبد بن حميد، رقم(٨٨)، المستدرك للحاكم، ط الهند(٢/٩٨)، وصححه الألباني في "صحيح أبي داود"(٧/٥٤) رقم(٢٣٤٢).

مؤلف کی کتاب میں ''سُبْحَانَكَ'' کے بعد ''اَللّٰهُمَّ'' ہے لیکن تلاش بسیار کے بعد بھی، اس حدیث کے کسی طریق میں اس کا سراغ نہیں مل سکا، لہٰذا ہم نے اسے حذف کردیا ہے اور سنن ابی داود کے الفاظ درج کیے ہیں۔

الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ“[1]

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں کر لینے والے نہیں تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی لمبی مسافت ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے اور (تو ہی ہمارا) جانشین

[1] **صحيح مسلم**، رقم (١٣٤٢) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(٢٥٩٩)، سنن الترمذی، رقم(٣٤٤٧).

ہے گھر والوں میں۔اے اللہ! میں سفر کی مشقت (اس کے) تکلیف دہ منظر اور مال اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

نبی اکرم ﷺ سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے:

"آيِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" [1]

"(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے کی دعا

" اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ

[1] **صحيح مسلم**، رقم (١٣٤٢) واللفظ له، سنن أبى داود،رقم(٢٥٩٩)، سنن الترمذى،رقم(٣٤٤٧).

مَا فِيهَا" [1]

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں اوران چیزوں کے رب جن پر یہ سایہ کیے ہوئے ہیں! اورساتوں زمینوں اوران چیزوں کے رب جنہیں یہ اٹھائے ہوئے ہیں! اورشیطانوں اوران کے رب جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے! اورہواؤں اور ان چیزوں کے رب جو انہوں نے اڑائی ہیں۔ہم تجھ سے اس بستی اس کے باشندوں اوراس (بستی) میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اورہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس کے شر سے اوراس کے باسیوں کے شر سے اور(ان چیزوں کے) شر سے جوان میں ہیں۔"

بازار میں داخل ہونے کی دعا

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ

[1] **صحيح** ، سنن النسائى الكبرى، الأرناؤوط، رقم(٨٧٧٥) واللفظ له ، شرح مشكل الآثار للطحاوى ،رقم (٢٥٢٩) ، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤٤٦/١) وصححه الألبانى فى "الصحيحة" برقم(٢٧٥٩).
مؤلف کی کتاب میں موجود بعض صیغے ہمیں اس روایت کے کسی بھی طریق میں نہیں ملے، لہٰذا ہم نے امام نسائی کے الفاظ درج کردیئے ہیں، جواس سلسلے کی سب سے صحیح ترین روایت ہے۔

الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"[1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور سب تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، مرتا نہیں اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر (کامل) قدرت رکھتا ہے۔"

سواری پھسلنے کے وقت کی دعا

۞ "بِسْمِ اللّٰهِ"[2]

"اللہ کے نام کے ساتھ۔"

---

[1] **صحیح**، سنن الترمذی، رقم(٣٤٢٨) واللفظ له، سنن ابن ماجه، رقم (٢٢٣٥)، الدعاء للطبرانی، رقم٧٩٣)، المستدرك للحاكم، ط الهند(١/٥٣٩) و حسنه الألبانی فی "تخریج الکلم الطیب" رقم(٢٣٠) وانظر الصحیحة رقم (٣١٣٩) اس روایت کی طبرانی وغیرہ کی سند حسن لذاتہ ہے، اس کی سند میں "ابوخالد الأحمر" یہ "سلیمان بن حیان" ہے جو صدوق راوی ہے۔

[2] **صحیح**، سنن أبی داود، رقم(٤٩٨٢) وصححه الألبانی فی "تخریج الکلم الطیب"، رقم(٢٣٨).

مسافر کی مقیم کے لیے دعا

"اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ "[1]

"میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔"

مقیم کی مسافر کے لیے دعائیں

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ "[2]

"میں تمھارے دین، تمھاری امانت اور تمھارے آخری عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔"

"زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ"[3]

---

[1] **حسن**، سنن ابن ماجه ،رقم (۲۸۲۵) ، عمل اليوم والليلة لابن السنی، ت البرنی،رقم(٥٠٥) واللفظ له، وحسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب"رقم(١٦٨)وفی "الصحيحة" برقم(١٦).

[2] **صحيح**، سنن أبی داود ،رقم(٢٦٠٠)سنن الترمذی،رقم(٣٤٤٣)، سنن ابن ماجة،رقم(٢٨٢٦) وصححه الألبانی فی "صحيح أبی داود "(٣٥٣/٧)رقم(٢٣٤٠) وفی "الصحيحة" برقم(١٤).

[3] **حسن**، سنن الترمذی،رقم(٣٤٤٤)واللفظ له، صحيح ابن خزيمة ، رقم(٢٥٣٢)،وحسنه الألبانی فی "تخريج الكلم الطيب"رقم(١٧١) ، سیار بن حاتم صدوق وحسن الحدیث ہے۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے، تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لیے بھلائی آسان کردے تم جہاں بھی ہو۔''

دوران سفر تسبیح و تکبیر

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تو ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے۔ اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تو ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہتے تھے۔ [1]

دوران سفر صبح کے وقت کی دعا

''سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ'' [2]

''ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف سنی اور ہم پر اس کے جو اچھے انعامات ہوئے (ان کا تذکرہ بھی سنا) اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر مہربانی فرما، (ہم یہ دعا کرتے ہیں) اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے آگ (کے عذاب) سے۔''

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم (٢٩٩٣)، صحيح ابن خزيمة، رقم (٢٥٦٢).

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٢٧١٨)، واللفظ له، سنن أبی داود، رقم (٥٠٨٦).

دوران سفر یا سفر کے بغیر کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"[1]

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔"

سفر سے واپسی کی دعا

رسول اللہ ﷺ بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ"[2]

"اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (۲۷۰۸)، سنن الترمذی، رقم (۳۴۳۷)، سنن ابن ماجه، رقم(۳۵٤۷) .

[2] **صحیح البخاری**، رقم (٦٣٨٥)، واللفظ له، صحیح مسلم، رقم(۱۳٤٤)، سنن أبی داود ،رقم(۲۷۷۰)، سنن الترمذی، رقم(۹۵۰).

ہے، ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، (اور) اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے تمام (مخالف) گروہوں کو شکست دے دی۔"

خوشی یا ناخوشی کی بات سننے والا کیا کہے؟

رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی خوش کن خبر آتی تو آپ فرماتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ"

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کے انعام کے باعث ہی نیک کام مکمل ہوتے ہیں۔"

اگر کوئی ناپسندیدہ معاملہ سامنے آتا تو آپ ﷺ فرماتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ"[1]

---

[1] **حسن لغيره** ، سنن ابن ماجه،رقم(٣٨٠٣)، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤٩٩/١) وصححه من حديث عائشة ، مسند البزار،رقم(٥٣٣)من حديث علی ، الأسامی والكنى لأبی أحمد الحاكم(ق١٧٩/أ) من حديث ابن عباس ، وحسنه الألبانی فی "الصحيحة"(الطبعة الجديدة) برقم(٢٦٥) وفی الطبعة القديمة كان متوقفا عن القطع بتحسنه.

”ہر حال میں ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔“

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

✿ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔“ (1)

✿ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔“ (2)

✿ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”وہ آدمی بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“ (3)

✿ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے

---

(1) **صحيح مسلم** ،رقم (٣٨٤)،سنن أبي داود ،رقم(٥٢٣)،سنن الترمذي،رقم(٣٦١٤)سنن النسائي ،رقم (٦٧٨) .

(2) **صحيح** ، سنن أبي داود ،رقم(٢٠٤٢)وصححه الألباني في "صحيح أبي داود "(٦/٢٨٢)رقم(١٧٨٠).

(3) **صحيح** ،سنن الترمذي،رقم(٣٥٤٦)،وصححه الألباني في تعليقه على "هداية الراواة"(١/٤٢٠)رقم(٨٩٣)،ونحوه عند القاضي اسماعيل في "فضل الصلاة على النبي ﷺ" رقم(١٦) وصححه الألباني في تحقيقه.

پھرتے رہتے ہیں، وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔'' [1]

✪ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب بھی کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔'' [2]

کثرت سے سلام کہنے کی تلقین

✪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ تم مومن نہیں ہو گے اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک کہ تم باہم محبت نہ کرو گے، کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے! آپس میں سلام کثرت سے کہو۔'' [3]

✪ صحابی رسول عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تین چیزیں ایسی ہیں جو شخص انہیں جمع کر لے گا وہ ایمان کو سمیٹ لے گا: ☆ اپنے آپ سے

---

[1] **صحيح**، سنن النسائی، رقم(۱۲۸۲) فضل الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقاضی إسماعيل رقم(۲۱) وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(۲۸۵۳).

[2] **حسن**، سنن أبی داود، رقم(۲۰۴۱) وحسنه الألبانی فی "صحيح أبی داود"(۲۸۱/۶)رقم(۱۷۷۹).

[3] **صحيح مسلم**، رقم (۵٤)، سنن أبی داود، رقم(۵۱۹۳)، سنن الترمذی، رقم(۲٦۸۸)، سنن ابن ماجة، رقم(٦۸).

انصاف کرنا۔☆ لوگوں کو بے دریغ سلام کہنا۔☆ تنگدست ہونے کے باوجود (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا۔“ ⟨1⟩

❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ: ”ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کھانا کھلا، اور جسے تم پہچانتے ہو اور جسے نہیں پہچانتے (سب کو) سلام کہو۔“ ⟨2⟩

کافر کے سلام کا جواب

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جب اہل کتاب (یہودی اور عیسائی)

⟨1⟩ **صحيح موقوف**، مصنف ابن أبی شيبة، ت الشثری، رقم(٣٢٤٦١)، شعب الإيمان للبيهقی، ط الرشد، رقم (١٠٧٢٦)، تهذيب الآثار للطبری، رقم (١٩٤) وعلقه البخاری قبل الحديث (٢٨) وصححه الألبانی فی ”تخريج الكلم الطيب“ رقم(٢٩٧).
بیہقی کی سند میں ابواسحاق السبیعی نے سماع کی صراحت کردی ہے، نیز طبری کی سند میں ابواسحاق کے شاگرد شعبہ ہیں جو ابواسحاق اور اپنے دیگر اساتذہ کی صرف مصرح بالسماع روایت ہی نقل کرتے ہیں۔

⟨2⟩ **صحيح البخاری**، رقم(١٢)، صحيح مسلم، رقم(٣٩)، سنن أبی داود، رقم(٥١٩٤)، سنن النسائی، رقم(٥٠٠٠)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٢٥٣).

تمہیں سلام کہیں تو تم کہو: ”وعلیکم“ ”اور تم پر بھی۔“ (1)

مرغ بولنے اور گدھا رینکنے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا کرو، مثلاً کہو: ” اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ “ ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔“ (کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے)۔

اور جب تم گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو کہو: ” اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ “ ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔“ کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ (2)

رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھے کے رینکنے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرو کیونکہ یہ ایسی

(1) **صحيح البخارى**، رقم(٦٢٥٨)،صحيح مسلم ،رقم(٢١٦٣)سنن أبى داود ، رقم(٥٢٠٧) ،سنن الترمذى،رقم(٣٣٠١)،سنن ابن ماجة ،رقم(٣٦٩٧).

(2) **صحيح البخارى** ،رقم(٣٣٠٣)، صحيح مسلم ،رقم(٢٧٢٩)، سنن النسائى الكبرى، الأرناؤوط،رقم(١٠٧١٣) وورد عنده صيغة التعوذ كاملا ،سنن أبى داود رقم(٥١٠٢) ،سنن الترمذى،رقم(٣٤٥٩).

چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھ پاتے۔“ [1]

ایسے شخص کے لیے دعا جسے گالی یا تکلیف دی ہو

بشری تقاضے کے تحت اگر آپ ﷺ کسی پر ناراض ہو کر اس کے متعلق نازیبا الفاظ کہتے تو پھر اس کے لیے یہ دعا کرتے:

” اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَالِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ [2]

”اے اللہ! جس کسی مومن کو میں نے برا بھلا کہا پس تو اسے اس مومن کے لیے قیامت کے دن اپنی طرف قربت کا ذریعہ بنا دے۔“

مسلمان دوسرے مسلمان کی تعریف میں کیا کہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو ہر صورت اپنے دوست

---

[1] **صحيح**، سنن أبی داود، رقم(٥١٠٣)، صحيح ابن حبان، ت الأرنؤوط، رقم (٥٥١٨)، مسند أبی يعلی الموصلی، رقم (٢٣٢٧) وصححه الألبانی فی تعليقه علی ”هداية الرواة“(٤/ ١٩٠)رقم(٤٢٣٢).
ابن حبان اور ابو یعلی کی روایت میں محمد بن اسحاق نے سماع کی صراحت کر دی ہے۔

[2] **صحيح البخاری**، رقم(٦٣٦١)، واللفظ له، صحيح مسلم، رقم(٢٦٠١).
مسلم کے الفاظ میں یہ بھی ہے: ”اسے اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنا دے۔“

کی تعریف کرنی ہو (بشرطیکہ وہ یہ چیز جانتا ہو) تو اسے یہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں: ”میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص ایسے اور ایسے (مثلاً: متقی، نیک، عالم باعمل، دیانتدار وغیرہ) ہے، تاہم اللہ تعالیٰ اس کا محاسب ہے، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا۔“ [1]

جب مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟

۞ ”اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ، [2] [وَاجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ] [3]

[1] **صحیح بخاری**، رقم(٢٦٦٢)، صحیح مسلم، رقم (٣٠٠٠) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(٤٨٠٥)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٧٤٤).

[2] **صحیح موقوف**، الأدب المفرد للبخاری، ت عبد الباقی، رقم(٧٦١)، مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم(٣٨٤٤٦)، الزهد لأحمد بن حنبل، رقم(١١٥٠) وصححه الألبانی فی ”صحیح الأدب المفرد“(ص ٢٨٤).

مبارک بن فضالہ نے ابن أبی شیبہ کی روایت میں سماع کی صراحت کردی ہے، لہٰذا جس نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے وہ غلطی پر ہے۔

[3] **منقطع**، مصنفات أبی العباس الأصم، رقم(٢٧٨)، شعب الإیمان، ط، الرشد (٦/٥٠٤)، عن بعض السلف واللفظ لهما، ونحوه فی المجتنی لابن درید، ط العثمانیة(ص ١٥) ومن طریقه أخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق (٣٣٢/٣) عن أبی بکر الصدیق وسنده منقطع، وذکره الألبانی فی ”صحیح الأدب المفرد“(ص ٢٨٤) وسکت علی هذه الزیادة .

’’اے اللہ! میری اس وجہ سے گرفت نہ فرمانا، جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور مجھے وہ معاف فرمادے جو یہ نہیں جانتے اور مجھے اس سے زیادہ بہتر بنادے جو یہ (میرے بارے) میں گمان رکھتے ہیں۔‘‘

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا لبیک کیسے کہے؟

۞ ’’لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ‘‘ [1]

’’اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘

حجرِ اسود کے قریب جا کر اللہ اکبر کہنا

۞ نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو اس کی طرف، اپنے پاس موجود کسی چیز (خم دار چھڑی) کے

---

[1] **صحيح البخاری**، رقم(١٥٤٩)صحيح مسلم،رقم(١١٨٤)،سنن أبی داود ،رقم(١٨١٢)سنن الترمذی،رقم(٨٢٥)،سنن النسائی ،رقم(٢٧٤٨)،سنن ابن ماجة ، رقم(٢٩١٨) .

ذریعے سے اشارہ کرتے اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے۔ (1)

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا

نبی کریم ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (2)

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

صفا اور مروہ کے مقام پر پڑھی جانے والی دعا

رسول اللہ ﷺ جب صفا کے قریب ہوئے تو فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ "بلاشبہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے شروع کیا۔"

پھر نبی ﷺ نے صفا سے آغاز فرمایا۔ اس کے اوپر چڑھتے گئے یہاں تک کہ

---

(1) صحیح البخاری، رقم (١٦١٣) "الشی" (کسی) چیز سے مراد چھڑی ہے۔

(2) **حسن**، سنن أبی داود، رقم (١٨٩٢) وحسنه الألبانی فی "صحیح أبی داود" (١٤١/٦)، رقم (١٦٥٣) آیت سورۃ البقرۃ (٢٠١/٢) کی ہے۔

بیت اللہ کو دیکھا پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے:

”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ“

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے (مخالف) گروہوں کو شکست دی۔“

پھر اس کے درمیان دعا فرمائی اس طرح تین دفعہ کہا، حدیث لمبی ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے مروہ پر بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا۔ [1]

یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کی دعا

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دعا یوم عرفہ کی دعا ہے، اور (اس

---

[1] **صحیح مسلم**، رقم (١٢١٨) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم (١٩٠٥) سنن ابن ماجه رقم (٣٠٤٧) آیت سورۃ البقرۃ (۲/۱۵۸) کی ہے۔

دن) جو کچھ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے افضل یہ ہے:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "(1)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"

مشعر حرام کے پاس ذکر واذکار

❁ نبی ﷺ قصوا (اونٹنی) پر سوار ہو گئے، جب مشعر حرام (مزدلفہ) پہنچے تو قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کلمات توحید کہتے رہے۔ خوب روشنی ہونے تک یہیں ٹھہرے رہے، پھر سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔(2)

---

(1) **حسن لغيره** ، سنن الترمذي، رقم(٣٥٨٥) من حديث عبدالله بن عمرو ، فضل عشر ذی الحجة للطبرانی، رقم(٥١) من حديث علی، واللفظ لهما، موطأ مالك ت الباقی (١/٢١٤) من حديث طلحة مرسلا وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(١٥٠٣).

(2) **صحيح مسلم**، رقم(١٢١٨) واللفظ له ، سنن أبی داود ،رقم(١٩٠٥).

رمی جمرات کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر

۞ رسول اللہ ﷺ تینوں جمرات کے پاس جب بھی کنکری پھینکتے ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور پہلے اور دوسرے جمرے کے بعد دعا بھی فرماتے۔ تاہم آخری جمرے کو رمی کرتے ہوئے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس ٹھہرے بغیر واپس ہو جاتے۔ [1]

تعجب اور خوشی کے وقت کی دعا

۞ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' [2]

''اللہ پاک ہے۔''

۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' [3]

---

[1] **صحيح البخارى**، رقم(۱۷۵۳) واللفظ له ، سنن النسائى ، رقم(۳۰۸۳).

[2] **صحيح البخارى**، رقم(۶۲۱۸) سنن الترمذى (۲۱۹۶) من حديث أم سلمة ، صحيح البخارى، رقم(۲۸۳)، صحيح مسلم ، رقم(۳۷۱) ، سنن أبى داود ، رقم(۲۳۱) سنن النسائى ، رقم(۲۶۹) من حديث أبى هريرة .

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا تعلق خوشی کے موقع سے ہے، جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق تعجب کے موقع سے ہے۔

[3] **صحيح البخارى**، رقم(۴۷۴۱) ، صحيح مسلم ، رقم(۲۲۲) من حديث أبى سعيد ، صحيح بخارى، رقم(۶۱۰)، صحيح مسلم ، رقم(۱۳۶۵)، سنن النسائى، رقم(۳۳۸۰) سنن الترمذى، رقم(۱۵۵۰) من حديث أنس .

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق خوشی کے موقع سے ہونا زیادہ ظاہر ہے، جبکہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق تعجب کے موقع سے ہے۔

”اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

خوشخبری ملنے پر کیا کریں

”نبی اکرم ﷺ کو کسی خوش کن چیز کی اطلاع ملتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔“ (1)

جسم میں تکلیف محسوس ہو تو کیا کہیں؟

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جسم کے جس حصے میں تکلیف ہو، اس پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین دفعہ کہو: ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ”اللہ کے نام سے۔“

اور سات دفعہ کہو: ”أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَآ أَجِدُ وَأُحَاذِرُ“ (2)

”میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔“

---

(1) **حسن**، سنن أبی داود، رقم(٢٧٧٤)، سنن الترمذی، رقم(١٥٧٨)، سنن ابن ماجة، رقم(١٣٩٤)، وحسنه الألبانی فی ”الإرواء“ (٢/٢٢٦) رقم(٤٧٤).

(2) **صحیح مسلم**، رقم(٢٢٠٢) واللفظ له، سنن أبی داود، رقم(٣٨٩١)، سنن الترمذی، رقم(٢٠٨٠)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٥٢٢).

اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے ہاں یا اپنے مال میں خوش کن چیز دیکھے تو [اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے] کیونکہ نظر (لگ جانا) حق ہے۔“ (1)

گھبراہٹ کے وقت کیا کہا جائے

” لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ “ (2)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“

عام جانور یا اونٹ ذبح کرتے وقت کی دعا

”بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ [اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ] اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ

---

(1) **صحيح**، مسند أحمد(٣/٤٤٧) والسياق له، سنن ابن ماجة، رقم(٣٥٠٩)، المستدرك للحاكم، ط الهند(٤/٢١٥) والزيادة التى بين المعكوفتين عندهما، موطأ مالك ت عبد الباقى(٢/٩٣٨)، وصححه الألبانى فى ”الصحيحة“ برقم(٢٥٧٢).

(2) **صحيح بخارى**، رقم(٣٣٤٦)، صحيح مسلم، رقم(٢٨٨٠)، سنن الترمذى، رقم(٢١٨٧)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٩٣٥).

مِنُ[....] [1] ''(میں) اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ! تو (اسے) [....] کی طرف سے قبول فرما۔''

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم(١٩٦٦)، التسمية والتكبير فيه، صحيح مسلم رقم (١٩٦٧) الجملة الأخيرة فيه، مستخرج أبي عوانة ،رقم(٧٧٩٨) والزيادة التي بين المعكوفتين عنده وإسناده صحيح.

بعض کا یہ کہنا کہ '' اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ'' سے لے کر آخر تک کے الفاظ ثابت نہیں، بالکل غلط ہے کیونکہ آخری جملہ '' اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِن'' تو صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث، رقم (١٩٦٧) میں ثابت ہے۔ اور رہے '' اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ '' کے الفاظ، تو یہ بھی مستخرج ابو عوانہ رقم (٧٧٩٨) میں ثابت ہیں، اس کی سند میں قتادہ سے شعبہ نے روایت کیا ہے، اور قتادہ سے جب شعبہ روایت کریں تو ان کا عنعنہ حجت ہوتا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان الفاظ والی ایک اور روایت کو حسن کہا ہے، [تعليق على هداية الرواة(٢/١٢٨) حاشيه رقم(٢)]

معلوم ہوا یہ روایت بالکل صحیح ہے، لہٰذا بعض کا دیگر طرق سے آنکھیں بند کر کے صرف بیہقی کی سند دیکھ کر اسے ضعیف کہہ دینا بہت بڑا تساہل ہے۔

نوٹ:- مؤلف کی کتاب میں ''مِنِّیْ'' ہے، ''ی'' کا اضافہ مؤلف کی طرف سے ہے اگر کوئی شخص خود اپنی طرف سے ذبح کرے تو وہ ''منی'' کہے گا، لیکن کوئی دوسرے کی طرف سے ذبح کرے تو ''من'' کہہ کر اس کے بعد اس شخص کا نام ذکر کرے گا۔

سرکش شیاطین کے مکروفریب سے بچنے کی دعا

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ"[1]

"میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد آگے نہیں گزر سکتا، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا

[1] **حسن** ، مسند أحمد(٣/٤١٩) ،مصنف ابن أبی شیبة، ت الشثری، رقم(٣١٦٠١)، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ت البرنی ، رقم (٦٣٧) وحسنه الألبانی فی "الصحیحة" برقم (٢٩٩٥).

مؤلف کی کتاب میں " وَبَرَأَ وَذَرَأَ" ہے، جبکہ مسند أحمد وغیرہ میں یہ ترتیب نہیں ہے، لہٰذا ہم نے الفاظ مسند أحمد وغیرہ کے مطابق درج کیے ہیں۔

اوراس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے اے نہایت رحم کرنے والے۔"

توبہ واستغفار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ معافی مانگتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔"[1]

" نیز نبی ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو سے زیادہ مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔"[2]

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ کلمات "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" (تین بار) کہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے خواہ لڑائی سے بھاگا ہو۔"[3]

---

[1] **صحيح البخاري**، رقم(٦٣٠٧) واللفظ له ، سنن الترمذی، رقم(٣٢٥٩).

[2] **صحيح مسلم** ، رقم (٢٧٠٢)، واللفظ له ، سنن أبی داود ،رقم(١٥١٥) .

[3] **صحيح** ، سنن أبی داود ،رقم(١٥١٧)، سنن الترمذی، رقم(٣٥٧٧)، المستدرك للحاكم، ط الهند(١/٥١١) واللفظ له، وصححه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٢٧٢٧) مؤلف نے "ثلاثا" (تین بار) کا لفظ درج نہیں کیا ہے، حالانکہ دعاء کے منقولہ الفاظ حاکم کی روایت میں ہیں اور اس میں یہ لفظ بھی موجود ہے۔

۞ "آپ ﷺ نے فرمایا: "رب تعالیٰ بندے کے سب سے نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔" (1)

۞ "نبی ﷺ نے فرمایا: "بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ نزدیک سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو۔" (2)

۞ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو دفعہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔" (3)

حمد وثنا، تکبیر اور لا الہ الا اللہ کی فضیلت

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ کہے: "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" (پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت)۔ تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف ہو جاتے ہیں۔" (4)

---

(1) **صحيح**، سنن الترمذى رقم(٣٥٧٩)، واللفظ له، سنن النسائى، رقم(٥٧٢) و صححه الألبانى فى "صحيح أبى داود"(٢٣/٥)تحت الرقم(١١٥٨).

(2) **صحيح مسلم**، رقم (٤٨٢)،سنن أبى داود،رقم(٨٧٥)، سنن النسائى،رقم(١١٣٧) .

(3) **صحيح مسلم**، رقم (٢٧٠٢)، ، سنن أبى داود،رقم(١٥١٥) .

(4) **صحيح البخارى**، رقم(٦٤٠٥)، صحيح مسلم،رقم(٢٦٩١)، سنن الترمذى،رقم(٣٤٦٨)،سنن ابن ماجة،رقم(٣٨١٢) .

"نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دس دفعہ یہ دعا پڑھے:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" "اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ہی بادشاہت اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔"

وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کیے۔" [1]

"آپ ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے زبان پر ہلکے پھلکے ہیں (لیکن) میزان میں انتہائی وزنی اور اللہ تعالیٰ کو از حد محبوب ہیں۔ (اور وہ یہ ہیں) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" "پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت، پاک ہے اللہ بہت عظمت والا۔" [2]

"آپ ﷺ نے فرمایا: "میں یہ (کلمات) کہوں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ

[1] **صحيح البخاری**، رقم(٦٤٠٤)، صحيح مسلم ،رقم(٢٦٩٣) واللفظ له ، سنن الترمذی،رقم(٣٥٥٣).

[2] **صحيح بخاری**، رقم(٦٦٨٢)،صحيح مسلم ،رقم(٢٦٩٤)،سنن ابن ماجة ، رقم(٣٨٠٦) واللفظ لهم، سنن الترمذی،رقم(٣٤٦٧).

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" "اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"
تو مجھے یہ عمل ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے" [1]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرنے سے عاجز ہے؟ ہم نشینوں میں سے کسی نے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکی کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہے۔ تو اس کے (نامۂ اعمال) میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔" [2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ایک دفعہ کہتا ہے: "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ" "پاک ہے اللہ عظمتوں والا اپنی تعریفوں کے ساتھ"۔ اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔" [3]

---

[1] **صحيح مسلم**، رقم (٢٦٩٥)، سنن الترمذی، رقم(٣٥٩٧).

[2] **صحيح مسلم**، رقم (٢٦٩٨) .

[3] **صحيح** ، سنن الترمذی، (٣٤٦٤) وحسنه الألبانی فی "الصحيحة" برقم(٦٤)
ابوالزبیر کا اصطلاحی مدلس ہونا ثابت نہیں، بعض نے کتاب سے غیر مسموع حدیث کی روایت کے معنی میں انہیں مدلس کہا ہے، لیکن یہ اصطلاحی تدلیس نہیں ہے بلکہ کتاب سے روایت ہے، اور وہ بھی ایسی کتاب سے، جن کی ساری احادیث کو ابوالزبیر نے یا تو خود جابر رضی اللہ عنہ سے سن رکھا ہے یا کسی اور واسطے سے جابر رضی اللہ عنہ سے ←

۞ ''آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـاللّٰـهِ'' ''گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔'' (1)

۞ '' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت زیادہ پیارے ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ''اللہ

← سنا ہے، خود ابو الزبیر کا بیان ہے:
''منه ما سمعت، ومنه ما حدثت عنه'' اس (صحیفہ) میں سے بعض وہ احادیث ہیں جن کو میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے براہ راست سنا ہے اور بعض کو کسی اور نے مجھے جابر کے حوالے سے بیان کیا ہے [الضعفاء للعقیلی، ت د مازن (٣٨٢/٥) وإسناده صحيح]
چونکہ ابو الزبیر کے پاس جابر رضی اللہ عنہ کا اصل صحیفہ موجود تھا، اس لیے جابر رضی اللہ عنہ کی وہ احادیث جنہیں ابو الزبیر نے کسی کے واسطے سے سنا تھا، اور وہ اس صحیفہ میں موجود تھیں، انہیں ابو الزبیر نے براہ راست کتاب سے بیان کر دیا ہے، اس طرز عمل کا نام بھی تدلیس ہے اور ابو الزبیر کو اسی معنی میں بعض نے مدلس کہا ہے۔ لیکن اس طرح کے مدلس کا عنعنہ رد نہیں ہوتا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں أنوار الصحیفہ (ت/٣٤٦٤).

(1) **صحيح البخاری**، رقم (٤٢٠٥)، صحيح مسلم، رقم (٢٧٠٤)، سنن أبی داود، رقم (١٥٢٦)، سنن الترمذی، رقم (٣٤٦١)، سنن ابن ماجة، رقم (٣٨٢٤).

پاک ہے تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔" ان میں سے جو بھی پہلے کہہ لیا جائے کوئی حرج نہیں۔"[1]

"ایک بدو (اعرابی) آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: "مجھے کچھ کلام سکھائیں جو میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا: کہو:

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ "" اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے بہت زیادہ اور پاک ہے اللہ جو ساری کائنات کا رب ہے برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ غالب (اور) حکمت والے ہی کی توفیق سے۔"

اعرابی کہنے لگا یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح کہو: " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ " "اے اللہ مجھے معاف فرما دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت

---

[1] صحیح مسلم، رقم (٢١٣٧) واللفظ له، سنن ابن ماجة، رقم(٣٨١١).

دے اور مجھے رزق دے۔"(1)

"جب کوئی مسلمان ہوتا تو نبی کریم ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے حکم فرماتے کہ ان کلمات سے دعا کیا کرو۔" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" "اے اللہ مجھے معاف فرما دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے۔"(2)

"آپ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل ذکر:" لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ" ہے، اور سب سے افضل دعا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔"(3)

"باقیات صالحات (باقی رہنے والے عمل) یہ ہیں:

---

(1) **صحيح مسلم**، رقم(٢٦٩٦) واللفظ له، سنن أبي داود، رقم(٨٣٢).
ابوداود کی روایت کے اخیر میں ہے: جب اعرابی چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنے ہاتھ خیر سے بھر لیے۔

(2) **صحيح مسلم**، رقم(٢٦٩٧) واللفظ له، سنن ابن ماجة، رقم(٣٨٤٥).
صحیح مسلم میں اس روایت کے ایک طریق کے اخیر میں یہ اضافہ ہے: "یہ الفاظ تیرے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کردیں گے"۔

(3) **حسن**، سنن الترمذي، رقم(٣٣٨٣)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٨٠٠) وحسنه الألباني في تعليقه على "هداية الرواة"(٢/٤٣٥) رقم(٢٢٤٦) "الصحيحة" برقم(١٤٩٧).

”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

”اللہ پاک ہے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔“ (1)

نبی ﷺ تسبیح کیسے گنتے تھے؟

”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تسبیح گنتے دیکھا (بعض روایت میں یہ بھی ہے) ”اپنے داہنے ہاتھ پر۔“ (2)

مختلف نیکیاں اور جامع آداب

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کی جب ابتداء ہو یا (آپ ﷺ نے

---

(1) **حسن**، مسند أحمد(۷۱/۱) وصححه الألباني في ”الصحيحة“ برقم(۳۲٦٤).

(2) **حسن**، سنن أبي داود، رقم(۱۵۰۲)، سنن الترمذي، رقم(۳٤۸٦) وصححه الألباني في ”صحيح سنن أبي داود“(۲۳۷/۵) رقم(۱۳٤٦) دیکھئے: أنوار النصيحة(د/۱۵۰۲).

فرمایا) جب شام ہوتو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور دروازے بند کرلو اور اس وقت اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ باندھ دو۔ اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سونے سے پہلے) بجھا دیا کرو۔"[1]

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

---

[1] صحيح البخارى، رقم(٥٦٢٣)، صحيح مسلم، (٢٠١٢)، سنن أبى داود ،رقم(٣٧٣١)، سنن الترمذى، رقم(١٨١٢)، سنن ابن ماجة، رقم(٣٤١٠).

فہرست